بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 71

شمارہ 48

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

6 / جمادی الاوّل 1444 ہجری قمری ● 1 / فتح 1401 ہجری شمسی ● 1 / دسمبر 2022ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَاِذَا قُرِیَٔ الۡقُرۡاٰنُ
فَاسۡتَمِعُوۡا لَہٗ
وَاَنۡصِتُوۡا لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ
(اعراف:205)

(ترجمہ) اور جب قرآن پڑھا جائے تو اُسے غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25 / نومبر 2022 کو مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ) سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

فحشاء کے سوا باقی تمام کج خُلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

حسنِ معاشرت

عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

’’فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں۔‘‘

اور فرمایا:

’’ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں۔ ہم کو خدا نے مرد بنایا اور درحقیقت یہ ہم پر اتمام نعمت ہے۔ اسکا شکر یہ ہے کہ عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں۔‘‘

ایک دفعہ ایک دوست کی درشت مزاجی اور بدزبانی کا ذکر ہوا اور شکایت ہوئی کہ وہ اپنی بیوی سے سختی سے پیش آتا ہے۔ حضورؑ اس بات سے بہت کبیدہ خاطر ہوئے اور فرمایا: ’’ہمارے احباب کو ایسا نہ ہونا چاہیے۔‘‘

حضور بہت دیر تک معاشرتِ نسواں کے بارہ میں گفتگو فرماتے رہے اور آخر پر فرمایا:

’’میرا یہ حال ہے کہ ایک دفعہ میں نے اپنی بیوی پر آوازہ کسا تھا اور میں محسوس کرتا تھا کہ وہ بانگ بلند دل کے رنج سے ملی ہوئی ہے اور بایں ہمہ کوئی دل آزار اور درشت کلمہ منہ سے نہیں نکالا تھا۔ اسکے بعد مَیں بہت دیر تک استغفار کرتا رہا اور بڑے خشوع اور خضوع سے نفلیں پڑھیں اور کچھ صدقہ بھی دیا کہ یہ درشتی زوجہ پر کسی پنہانی معصیت الٰہی کا نتیجہ ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 418، مطبوعہ قادیان 2018)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کھیتی یا درخت سے پرندوں کے کھانے کا ثواب

(2320) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان بھی کوئی پودہ لگاتا ہے یا کھیتی بوتا ہے اور پھر اس سے کوئی پرندہ یا انسان یا چوپایہ کھاتا ہے تو یہ (کھیتی اور درخت) اس کیلئے ثواب کا موجب بن جائے گا۔

حفاظت یا نگرانی کی خاطر کتا پالنے کی اجازت

(2322) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے کتا رکھا تو اسکے اعمال سے ہر روز ایک قیراط کم ہو جائے گا، سوائے اس کتے کے جو کھیتی یا جانوروں کی حفاظت کی غرض سے رکھا جائے۔

(2323) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے ایسا کتا رکھا جو نہ اس کو کھیتی میں فائدہ دیتا ہو اور نہ بکریوں کی حفاظت میں تو ہر روز اسکے ثواب اعمال سے ایک قیراط کم ہو جائے گا۔

(صحیح بخاری، جلد 3، کتاب الحرث والمزارعۃ، مطبوعہ 2008 قادیان)

......☆......☆......☆......

انسان کو اپنے اعمال میں بہت ہوشیار اور محتاط رہنا چاہئے کیونکہ اعمال کا مٹانا بہت مشکل امر ہے

پس بڑی احتیاط کی ضرورت ہے، انسان کے عمل کا نتیجہ خواہ جلدی نکلے خواہ دیر سے مگر نکلے گا ضرور

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورہ بنی اسرائیل کی آیت 14 وَکُلَّ اِنۡسَانٍ اَلۡزَمۡنٰہُ طٰٓئِرَہٗ فِیۡ عُنُقِہٖ ؕ وَنُخۡرِجُ لَہٗ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ کِتٰبًا یَّلۡقٰىہُ مَنۡشُوۡرًا (ترجمہ: اور (ہم نے ذمہ وار بنایا ہے) ہر انسان کو (اسطرح کہ) ہم نے اس کی گردن میں اسکے عمل کو باندھ دیا ہے اور ہم قیامت کے دن اس (کے اعمال) کی ایک کتاب نکال کر اسکے سامنے رکھ دینگے جسے وہ (بالکل) کھلی ہوئی پائے گا) کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اس آیت میں فرماتا ہے کہ ہم نے انسان کا عمل اسکی گردن میں باندھ دیا ہے یا گردن کے ساتھ چسپاں کر دیا ہے اور قیامت کے دن اسے اسکے سامنے ایک کتاب کی صورت میں نکالیں گے جسے وہ کھلی ہوئی پائے گا یعنی اس کے مطابق اس سے سلوک ہوگا۔ کیونکہ کھاتہ کا رجسٹر یا حساب لکھنے کیلئے کھولا جاتا ہے یا حساب چکانے کیلئے۔

اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہر انسان کو سمجھ لینا چاہئے کہ اسکا کوئی فعل ضائع نہیں ہوتا کیونکہ ہم نے اسکے ساتھ اس کا عمل گردن میں چسپاں کر دیا ہے۔ گردن میں چسپاں کرنے کے الفاظ یہ بتانے کیلئے استعمال کئے ہیں کہ اسکے ساتھ اس کا تعلق دائمی ہے، جب تک وہ رہے گا اس کے اعمال کا اثر بھی رہے گا۔

عمل کیلئے جو طائر کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اس سے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ جیسے طائر اُڑ جاتا ہے اور نظر نہیں آتا ویسے ہی انسان اپنے عمل کو بھول جاتا ہے بلکہ دوسرے لوگ بھی بھول جاتے ہیں۔ لیکن یہ طائر وہ ہے جو ایک رسی سے انسان کی گردن سے بندھا ہوا ہے۔ اس لئے گو وہ اڑ جائے اور نظر نہ آئے مگر اس سے تعلق انسان کا نہیں ٹوٹتا۔ ایک نہ ایک دن اس کے نتائج ظاہر ہو کر ہی رہتے ہیں۔

دوسرے یہ بتایا ہے کہ جیسے پرندے کے پاؤں میں لمبی رسی باندھ کر اسے چھوڑ دیا جاتا ہے تو وہ اس رسی کی حد تک اڑ کر چلا جاتا ہے۔ اسی طرح انسانی اعمال کا حال ہے کہ بعض دفعہ وہ معمولی نظر آتے ہیں لیکن ان کا اثر دُور تک جاتا ہے۔

اس آیت میں انسان کو بتایا ہے کہ انسان کو اپنے اعمال میں بہت ہوشیار اور محتاط رہنا چاہئے کیونکہ جب کیا ہوا عمل اسکے اختیار میں نہیں رہتا اور اسکا اثر بھی بہت وسیع ہے، نظروں سے بھی غائب ہے اور ساتھ بھی لگا ہوا ہے، تو ان سب باتوں سے معلوم ہوا کہ اس کا مٹانا بہت مشکل امر ہے۔ پس بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس کے عمل کا نتیجہ خواہ جلدی نکلے خواہ دیر سے مگر نکلے گا ضرور۔ کیونکہ گو بعض دفعہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ پرندہ کی طرح اُڑ گیا ہے مگر چونکہ یہ پرندہ گردن سے بندھا ہوا

باقی صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

اس شمارہ میں

خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 11 / نومبر 2022ء (مکمل متن)
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)
رپورٹ دورہ امریکہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
اہم سوالات کے جوابات از حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
نماز جنازہ حاضر و غائب
خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب
اعلان وصایا
خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

127 واں جلسہ سالانہ قادیان 23، 24 اور 25 / دسمبر 2022ء کو منعقد ہوگا

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 127 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 23، 24 اور 25 / دسمبر 2022ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور اس کے بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ امریکہ (ستمبر، اکتوبر 2022ء)

’’مسجد بیت الاکرام‘‘ ڈیلس سے ’’مسجد بیت الرحمٰن‘‘ میری لینڈ کیلئے روانگی

مسجد بیت الرحمٰن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا والہانہ استقبال

میری لینڈ میں جماعتی عمارات و انتظامات کا معائنہ، غانا کے سفیر کی حضور انور سے ملاقات

احباب جماعت کی اپنے پیارے امام کے ساتھ انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں اور ایمان افروز تاثرات

رپورٹ : مکرم عبدالماجد طاہر صاحب، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن، یو.کے

(9/ اکتوبر 2022ء بروز اتوار)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 6 بجکر 10 منٹ پر ’’مسجد بیت الاکرام‘‘ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں نماز فجر ادا کرنے والوں کی تعداد ہزاروں میں تھی۔ مسجد کے دونوں ہال مرد و خواتین سے بھرے ہوئے تھے۔ مارکیز بھی نمازیوں سے بھری ہوئی تھیں اور ایک بڑی تعداد کیلئے مسجد کے باہر کھلے احاطہ میں صفیں بچھائی گئی تھیں۔ یہ سارا احاطہ بھی نمازیوں سے بھرا ہوا تھا۔

امریکہ کی مختلف جماعتوں اور بڑے دور دراز کے علاقوں سے ہزاروں میل کے سفر طے کر کے احباب ڈیلس آ کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضور انور کی اقتدا میں نمازیں ادا کرتے ہیں اور دیدار کا کوئی لمحہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد جب حضور انور اپنی رہائشگاہ کی طرف جا رہے ہوتے ہیں تو راستہ کے دونوں اطراف مرد و خواتین اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنی فدائیت اور خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہیں۔ السلام علیکم حضور اور انی معك یا مسرور کی صدائیں ان کے دل کی گہرائیوں سے نکل رہی ہوتی ہیں۔ بڑا ہی روحانی برکتوں سے معمور ماحول اور خوشی و مسرت کا سماں ہوتا ہے۔ جس سے مرد و خواتین، بچے بوڑھے، چھوٹے بڑے سبھی فیض پا رہے ہیں۔

نمازوں کی ادائیگی کیلئے ہر ایک کی خواہش ہوتی ہے کہ اُسے مسجد کے اندر جگہ ملے۔ لیکن مسجد کے اندر تو جگہ محدود ہے، صرف 225/ افراد سما سکتے ہیں۔ جبکہ نماز پڑھنے والوں کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ ڈیلس (Dallas) میں یہ نظارہ ہر روز دیکھنے کو ملتا تھا کہ نماز کے وقت سے دو دو تین تین گھنٹے قبل مسجد کے اندر جانے کیلئے لائن لگ جاتی تھی تاکہ مسجد کے اندر جانے کیلئے جگہ پکی ہو جائے۔ یہ خلافت کے عاشق اور فدائی دو دو تین تین گھنٹے قطاروں میں محض اس لیے کھڑے رہتے تھے کہ مسجد کے اندر جا کر اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں نماز ادا کر سکیں۔

ڈیلس (Dallas) میں جمعۃ المبارک کے روز تو یہ نظارہ بھی دیکھنے کو ملا کہ نمازِ فجر جو صبح سوا چھ بجے ہوتی تھی اور اِسکے بعد پانچ تا سات منٹ کا درس ہوتا ہے۔ جب نماز اور درس ختم ہوئے اور ایک دفعہ مسجد جمعہ کی تیاری کیلئے خالی ہوئی تو اُسی وقت نمازِ جمعہ کیلئے مسجد کے باہر لائنیں لگنی شروع ہو گئیں حالانکہ جمعہ کا وقت ایک بجے تھا۔ یہ فدائی اور عاشق پانچ چھ گھنٹے قبل ہی مسجد کے اندر نماز پڑھنے کیلئے لائنوں میں کھڑے ہو گئے۔ ایک صاحب کہنے لگے کہ معلوم نہیں زندگی میں دوبارہ موقع آتا ہے یا نہیں۔ اس لیے ہم آج اس موقع کو کھونا نہیں چاہتے۔ اب ہم پانچ چھ گھنٹے اندر جانے کیلئے انتظار کریں گے۔ آج اس روئے زمین پر نظر دوڑائیں تو ایسی محبت، عشق اور فدائیت کی داستانیں جماعت احمدیہ کے علاوہ اور کہیں نہیں ملیں گی۔

ڈیلس سے میری لینڈ کیلئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق ڈیلس سے میری لینڈ ’’مسجد بیت الرحمٰن‘‘ کیلئے روانگی تھی۔ آج صبح سے ہی احباب کی ایک بہت بڑی تعداد اپنے آقا کو الوداع کہنے کیلئے جمع تھی۔

10 بجکر 50 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ باہر احباب کا ہجوم مسلسل نعرے لگا رہا تھا۔ حضور انور کی رہائشگاہ سے باہر تین فیملیز کھڑی تھیں، جن کے گھروں میں قافلہ کے ممبران کو ٹھہرایا گیا تھا۔ حضور انور یہاں کچھ دیر کیلئے رُکے اور ان فیملیز سے گفتگو فرمائی۔ ان میں سے ایک فیملی نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور انور ان کے بیٹے کی شرٹ پر دستخط فرما دیں۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت بیٹے نے جو شرٹ پہنی ہوئی تھی اس پر اپنے دستخط فرمائے۔

بعد ازاں حضور انور احباب کے درمیان سے گزرتے ہوئے مسجد بیت الاکرام کے سامنے کھلے احاطہ میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق لوکل مجلس عاملہ جماعت ڈیلس، ضیافت ٹیم، خدام کی سیکیورٹی ٹیم اور دیگر کارکنان نے گروپس کی صورت میں تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

مرد و خواتین مسلسل نعرے بلند کر رہے تھے اور بچیاں الوداعی نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور ازراہِ شفقت ایک بار پھر اپنے ان عشاق کے درمیان تشریف لے آئے اور اپنا ہاتھ بلند کر کے ان کے نعروں اور سلام کا جواب دیتے۔ کچھ دیر کیلئے حضور انور بچیوں کے پاس بھی رُکے جو نظمیں پڑھ رہی تھیں۔

11 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور سب کو السلام علیکم کہا اور قافلہ ڈیلس (Dallas) کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ Fort Worth کیلئے روانہ ہوا۔

جماعت احمدیہ امریکہ نے آج کے اس سفر کیلئے بھی American Air Lines کے ایک چارٹرڈ جہاز ERJ175 کا انتظام کیا تھا۔ حضور انور کی آمد سے قبل سفر کرنے والے تمام احباب کا سامان جہاز میں Load کیا جا چکا تھا۔ جہاز میں سفر کرنے والے احباب کی تعداد 69 تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور قافلہ کے ممبران کے علاوہ اس جہاز میں سفر کرنے والوں میں مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ یو ایس اے صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب، نائب امراء میں سے مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب، مکرم وسیم ملک صاحب اور مکرم اظہر حنیف صاحب نائب امیر و مبلغ انچارج امریکہ شامل تھے۔ علاوہ ازیں انتصار ملہی صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ امریکہ، ڈاکٹر فیضان عبداللہ چیئرمین میڈیکل ایسوسی ایشن یو ایس اے، مکرم منعم نعیم صاحب چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ امریکہ، مکرم شریف عودہ صاحب امیر جماعت کبابیر اور ڈاکٹر تنویر احمد صاحب بطور ڈیوٹی ڈاکٹر ساتھ شامل تھے۔

محترمہ امۃ المصور صاحبہ ممبر نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ امریکہ اور محترمہ نقاشہ احمد صاحبہ ممبر نیشنل عاملہ لجنہ امریکہ بھی اس سفر میں شامل تھیں۔ اس کے علاوہ مختلف جماعتوں کے صدران، دیگر عہدیداران، نیشنل عاملہ کے بعض سیکرٹریاں اور مربیان کرام شامل تھے۔ امریکن ایئرلائن کے Eric Adduchio بطور کوآرڈینیٹر اس سفر میں شامل تھے۔

اس سفر کیلئے بھی جو بورڈنگ کارڈ مہیا کیا گیا تھا اُس پر بھی Khilafat Flight 2022 لکھا ہوا تھا۔ فلائٹ کا نمبر KF-2022 تھا۔ بورڈنگ کارڈ کے ایک طرف یہ الفاظ درج تھے۔

Ahmadiyya Muslim
Community USA
100. 1920.-2020

Centennial Khilafat Flight 2022
in the Company of Hazrat
Mirza Masroor Ahmad
Khalifatul Masih V(aba)

11 بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئرپورٹ تشریف آوری ہوئی۔ جہاز ایئرپورٹ کے ایک پرائیویٹ ایریا میں پارک کیا گیا تھا۔ ایک خصوصی انتظام کے تحت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی کو جہاز کی سیڑھیوں کے پاس لے جایا گیا جہاں سے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی جہاز میں سوار ہوئے۔

12 بجکر 10 منٹ پر جہاز ڈیلس کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ Fort Worth سے Baltimore کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ کیلئے روانہ ہوا اور قریباً دو گھنٹے 35 منٹ کے سفر کے بعد بالٹی مور (میری لینڈ) کے وقت کے مطابق تین بجکر 45 منٹ پر بالٹی مور ایئرپورٹ پر اُترا۔ میری لینڈ سٹیٹ کا وقت ڈیلس (ٹیکساس) سے ایک گھنٹہ آگے ہے۔

4 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرپورٹ سے باہر تشریف لائے تو مکرم فلاح الدین شمس صاحب نائب امیر امریکہ، مکرم مختار احمد ملہی صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری، مکرم سید شمشاد احمد ناصر مبلغ سلسلہ امریکہ اور مکرم ڈاکٹر عدیل عبداللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ نے حضور انور کو خوش آمد کہا۔ بعد ازاں ایئرپورٹ سے جماعت احمدیہ امریکہ کے مرکز مسجد بیت الرحمٰن کیلئے روانگی ہوئی۔

’’مسجد بیت الرحمٰن‘‘ میری لینڈ میں حضور انور کا والہانہ استقبال

اپنے پیارے آقا کے استقبال اور حضور انور کے چہرہ مبارک کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے امریکہ کے اس خطہ کے دور دراز شہروں اور بستیوں میں آباد حضور انور کے عشاق ہزاروں کی تعداد میں صبح سے ہی بیت الرحمن پہنچنا شروع ہو گئے تھے اور مرد و خواتین اور بچوں بوڑھوں کا ایک ہجوم تھا جو اپنے پیارے اور محبوب آقا کے دیدار کیلئے بیتاب تھا۔

میری لینڈ، بالٹی مور اور واشنگٹن کی جماعتوں

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

یقیناً تمام لوگوں میں سب سے بڑھ کر مجھ سے اپنی رفاقت اور اپنے مال کے ذریعہ نیکی کرنے والا ابوبکر ہی ہے، اگر مَیں اپنی امّت میں سے کسی کو خلیل بنانے والا ہوتا تو مَیں ابوبکر کو بناتا لیکن اسلام کی برادری اور محبت ہی ہے، مسجد میں کوئی دروازہ نہ رہے مگر بند کر دیا جائے سوائے ابوبکر کے دروازے کے (الحدیث)

حضرت ابوبکر صدیقؓ لوگوں میں سب سے زیادہ اہلِ عرب کے حسب ونسب کو جاننے والے تھے

اہلِ مکہ کے نزدیک حضرت ابوبکرؓ ان کے بہترین لوگوں میں سے تھے

حضرت ابوبکر علم الانساب کی طرح ایامِ عرب یعنی عربوں کی باہم جنگوں کی تاریخ کے بھی بہت بڑے عالم تھے

’’ابوبکرؓ کی فضیلت وہ ذاتی فراست تھی جس نے ابتدا میں بھی اپنا نمونہ دکھایا اور انتہا میں بھی، گویا ابوبکرؓ کا وجود مَجْمُوْعَۃُ الْفِرَاسَتَیْن تھا‘‘ (حضرت مسیح موعودؑ)

اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو اپنی آیات کے مورد صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کیلئے چنا اور آپؓ کے صدق وثبات کے باعث آپؓ کی تعریف کی

حضرت ابوبکرؓ بہت صاحب فراست تھے اور آپ کو تعبیر الرؤیا کا فن بھی بہت آتا تھا

مخالف بھی حضرت ابوبکر کی نیکی اور اخلاقِ فاضلہ کے قائل تھے

چاہیے کہ ابن ابی قحافہ لوگوں کو نماز پڑھائیں

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقبِ عالیہ کا ایمان افروز بیان

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 11 رنومبر 2022ء بمطابق 11 رنبوت 1401 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ ۬ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ ○

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ہو رہا تھا۔ آپؓ کی سیرت پر کچھ بیان ہوا تھا۔ اس بارے میں جو روایات ہیں اس میں یہ بھی ہے کہ آپ حسب ونسب کے ماہر تھے اور شعری ذوق بھی رکھنے والے تھے۔ لکھا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ لوگوں میں سب سے زیادہ اہلِ عرب کے حسب ونسب کو جاننے والے تھے۔

جبیر بن مطعم جو کہ اس فن یعنی علم الانساب میں کمال تک پہنچے ہوئے تھے انہوں نے کہا مَیں نے نسب کا علم حضرت ابوبکرؓ سے سیکھا ہے۔ خاص طور پر قریش کا حسب ونسب کیونکہ حضرت ابوبکرؓ قریش میں سے قریش کے حسب ونسب اور جو اچھائیاں اور برائیاں اُن کے نسب میں تھیں ان کا آپ سب سے زیادہ علم رکھنے والے تھے اور آپ اُن کی برائیوں کا تذکرہ نہیں کرتے تھے۔ اسی وجہ سے آپ حضرت عقیل بن ابوطالبؓ کی نسبت ان میں زیادہ مقبول تھے یعنی قریش میں زیادہ مقبول تھے۔ حضرت عقیلؓ حضرت ابوبکرؓ کے بعد قریش کے حسب ونسب اور ان کے آباؤ اجداد اور ان کی اچھائیوں اور برائیوں کے بارے میں سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ مگر حضرت عقیلؓ قریش کو ناپسندیدہ تھے کیونکہ وہ قریش کی برائیاں بھی گنوا دیتے تھے۔ حضرت عقیلؓ مسجد نبویؐ میں نسب ناموں، عرب کے حالات وواقعات کا علم حاصل کرنے کے لیے حضرت ابوبکرؓ کے پاس بیٹھا کرتے تھے۔

اہلِ مکہ کے نزدیک حضرت ابوبکرؓ ان کے بہترین لوگوں میں سے تھے چنانچہ جب بھی انہیں کوئی مشکل پیش آتی تو آپؓ سے مدد طلب کرتے تھے۔ (السیرۃ الحلبیہ، جلد 1، صفحہ 390، باب اول الناس ایماناً بہ ﷺ، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

بیان ہوا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کو انسابِ عرب بالخصوص قریش کے نسب کا علم سب سے زیادہ ہے۔ چنانچہ جب قریش کے شعراء نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں اشعار کہے تو حضرت حسان بن ثابتؓ کے سپرد یہ خدمت ہوئی کہ وہ اشعار میں ہی ان کے ہجو کا جواب دیں۔ حضرت حسانؓ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ تم قریش کی ہجو کیسے کہو گے جبکہ مَیں خود بھی قریش میں سے ہوں۔ اس پر حضرت حسانؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپؐ کو ان سے ایسے نکال لوں گا جیسے آٹے سے بال یا مکھن سے بال نکال لیا جاتا ہے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ تم حضرت ابوبکرؓ کے پاس جاؤ اور ان سے قریش کے نسب کے بارے میں پوچھ لیا کرو۔ حضرت حسانؓ کہتے تھے کہ پھر میں اشعار لکھنے سے پہلے حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور وہ میری قریش کے مَردوں اور عورتوں کے بارے میں راہنمائی فرماتے۔ چنانچہ جب حضرت حسانؓ کے اشعار مکہ جاتے تو مکہ والے کہتے کہ ان اشعار کے پیچھے ابوبکر کی راہنمائی اور مشورہ شامل ہے۔

(ماخوذ از سیرت سیدنا صدیق اکبر، از استاذ عمر ابوالنصر، مترجم اردو، صفحہ 817-818)

حضرت ابوبکر علم الانساب کی طرح ایامِ عرب یعنی عربوں کی باہم جنگوں کی تاریخ کے بھی بہت بڑے عالم تھے۔

اسی طرح حضرت ابوبکرؓ گو کہ باقاعدہ شاعر تو نہ تھے لیکن شعری ذوق خوب تھا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سیرت نگاروں نے یہ بحث اٹھائی ہے کہ آپؓ نے باقاعدہ طور پر شعر کہے تھے یا نہیں اور کچھ سیرت نگاروں نے نفی کی ہے کہ آپؓ نے اشعار کہے ہوں گے البتہ بعض سیرت نگاروں نے حضرت ابوبکرؓ کے کچھ اشعار کا بھی ذکر کیا ہے۔ اسی طرح حضرت ابوبکرؓ کے اشعار پر مشتمل، پچیس قصائد پر مشتمل ایک مخطوطہ جو کہ ترکی کے کتب خانے سے دستیاب ہوا ہے وہاں پڑا ہوا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ حضرت ابوبکرؓ کے اشعار ہیں۔ اس میں کسی لکھنے والے نے یہاں تک لکھا ہے کہ مجھے ان اشعار کی حضرت ابوبکرؓ کی طرف نسب کی تصدیق الہامی طور پر ہوئی ہے۔ طبقاتِ ابنِ سعد اور سیرت ابنِ ہشام نے یہی لکھا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے کچھ اشعار کہے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر آپؐ کی تدفین کے بعد حضرت ابوبکرؓ کے اشعار یہ بیان کیے جاتے ہیں یعنی ترجمہ یہ ہے کہ اے آنکھ! تجھے سید دو عالَم صلی اللہ علیہ وسلم پر رونے کے حق کی قسم! تُو روتی رہ اور اب تیرے آنسو کبھی نہ تھمیں۔ اے آنکھ! خِنْدِف یعنی قبیلہ قریش کے بہترین فرزند پر آنسو بہا جو کہ شام کے وقت لحد میں چھپا دیے گئے ہیں۔ پس بادشاہوں کے بادشاہ، بندوں کے والی اور عبادت کرنے والوں کے رب کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ہو۔ پس حبیب کے بچھڑ جانے کے بعد اب کیسی زندگی۔ دس جہانوں کو زینت بخشنے والی ہستی کی جدائی کے بعد کیسی آراستگی۔ پس جس طرح ہم سب زندگی میں بھی ساتھ ہی تھے، کاش موت بھی ہم سب کو ایک ساتھ گھیرے میں لے لیتی۔ (سیرت سیدنا صدیق اکبر، از استاذ عمر ابوالنصر، مترجم اردو صفحہ 818-822) یہ اشعار کا ترجمہ ہے۔

آپؓ کی فراست کے بارے میں آتا ہے کہ بہت صاحبِ فراست تھے۔ حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو اختیار دیا ہے دنیا کا یا اس کا جو اللہ کے پاس ہے۔ تو اس نے جو اللہ کے پاس ہے اسے پسند کیا ہے۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے تو مَیں نے اپنے دل میں کہا اس بزرگ کو کیا بات رُلا رہی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے بندے کو دنیا یا جو اسکے پاس ہے پسند کرنے کے

متعلق اختیار دیا ہے تو پھر اس نے جو اللہ عزّوجل کے پاس ہے اسے چن لیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ بندے تھے اور حضرت ابوبکرؓ ہم سب سے زیادہ علم رکھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر! مت رو۔ آگے ان کی روایت میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر! مت رو۔

یقیناً تمام لوگوں میں سب سے بڑھ کر مجھ سے اپنی رفاقت اور اپنے مال کے ذریعہ نیکی کرنے والا ابوبکر ہی ہے۔ اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بنانے والا ہوتا تو میں ابوبکر کو بناتا لیکن اسلام کی برادری اور محبت ہی ہے۔ مسجد میں کوئی دروازہ نہ رہے مگر بند کر دیا جائے سوائے ابوبکر کے دروازے کے۔

(صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب الخوخۃ والممر فی المسجد، روایت نمبر 466)

فراست کے حوالے سے یہ حوالہ دوبارہ پیش کیا۔ یہ دروازوں کا جو حوالہ ہے پہلے بھی کہہ چکا ہوں۔ اس کی ایک تشریح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمائی ہے جو آگے بیان کروں گا۔ بہرحال حضرت مصلح موعودؓ اسی واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری ایام آئے تو آپ ایک دن آپؐ تقریر کیلئے کھڑے ہوئے اور صحابہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اے لوگو! اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ ہے اس کو اس کے خدا نے مخاطب کیا اور کہا اے میرے بندے! میں تجھے اختیار دیتا ہوں کہ چاہے تو دنیا میں رہ اور چاہے تو میرے پاس آ جا۔ اس پر اس بندے نے خدا کے قرب کو پسند کیا۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تو حضرت ابوبکرؓ رو پڑے۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں'' یہاں حضرت عمرؓ کے حوالے سے بات ہو رہی ہے۔ ''حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ مجھے ان کا رونا دیکھ کر سخت غصہ آیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو کسی بندے کا واقعہ بیان فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختیار دیا کہ وہ چاہے تو دنیا میں رہے اور چاہے تو خدا تعالیٰ کے پاس چلا جائے۔ اور اس نے خدا تعالیٰ کے قرب کو پسند کیا، یہ بڈھا کیوں رو رہا ہے؟ مگر حضرت ابوبکرؓ کی اتنی ہچکی بندھی، اتنی ہچکی بندھی کہ وہ کسی طرح رکنے میں ہی نہیں آتی تھی۔'' آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''ابوبکر سے مجھے اتنی محبت ہے کہ اگر خدا کے سوا کسی کو خلیل بنانا جائز ہوتا تو میں ابوبکرؓ کو بناتا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دنوں کے بعد وفات پا گئے تو اس وقت ہم نے سمجھا کہ ابوبکرؓ کا رونا سچا تھا اور ہمارا غصہ بیوقوفی کی علامت تھا۔'' (اسوۂ حسنہ، انوار العلوم، جلد 17، صفحہ 102)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ جن کو قرآن مجید کا یہ فہم ملا تھا کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ (المائدہ:4) پڑھی تو حضرت ابوبکرؓ رو پڑے۔ کسی نے پوچھا کہ یہ بڈھا کیوں روتا ہے؟ تو آپؑ نے یعنی حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ مجھے اس آیت سے پیغمبر خدا، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی بو آتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام بطور حکام کے ہوتے ہیں جیسے بندوبست کا ملازم جب اپنا کام کر چکتا ہے تو وہاں سے چل دیتا ہے۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام جس کام کے واسطے دنیا میں آتے ہیں جب اس کو کر لیتے ہیں تو پھر وہ اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ پس جب اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ کی صدا پہنچی تو حضرت ابوبکرؓ نے سمجھ لیا کہ یہ آخری صدا ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کا فہم بہت بڑھا ہوا تھا اور یہ جو احادیث میں آیا ہے کہ مسجد کی طرف سب کھڑکیاں بند کی جاویں۔ یہ کھڑکی کی وضاحت بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرما دی کہ کھڑکیاں بند کرنے سے کیا مراد ہے۔ فرمایا کہ یہ جو حدیث میں آیا ہے کہ مسجد کی طرف سب کھڑکیاں بند کر دی جاویں مگر ابوبکر کی کھڑکی مسجد کی طرف کھلی رہے گی اس میں یہی سرّ ہے کہ مسجد چونکہ مظہر اسرارِ الٰہی ہوتی ہے اس لیے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی طرف یہ دروازہ بند نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کے اسرار، راز، باتوں میں گہرائی، اللہ تعالیٰ کی باتوں میں جو حکمت ہے وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہمیشہ کھلی رہے گی۔ بعد میں بھی کھلتی چلی جائے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام استعارات اور مجاز سے کام لیتے ہیں۔ جو شخص خشک ملاؤں کی طرح یہ کہتا ہے کہ نہیں ظاہر ہی ظاہر ہوتا ہے وہ سخت غلطی کرتا ہے۔ مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے بیٹے سے یہ کہنا کہ یہ دہلیز بدل دے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سونے کے کڑے دیکھنا وغیرہ امور اپنے ظاہری معنوں پر نہیں تھے بلکہ استعارہ اور مجاز کے طور پر تھے۔ ان کے اندر ایک اور حقیقت تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ غرض مدعا یہی تھی کہ حضرت ابوبکرؓ کو فہم قرآن سب سے زیادہ دیا گیا تھا اس لیے حضرت ابوبکرؓ نے یہ استدلال کیا۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ میرا تو یہ مذہب ہے کہ اگر یہ معانی بظاہر معارض بھی ہوتے تب بھی تقویٰ اور دیانتداری کا تقاضا تو یہ تھا کہ ابوبکر ہی کی مانتے یعنی لوگ انہی کی بات مانتے مگر یہاں تو ایک لفظ بھی قرآن مجید میں ایسا نہیں ہے جو حضرت ابوبکرؓ کے معنوں کا معارض ہو۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ مولویوں سے پوچھو کہ ابوبکر دانشمند تھے کہ نہیں۔ کیا وہ ابوبکر نہ تھے جو صدیق کہلایا۔ کیا یہی وہ شخص نہیں جو سب سے پہلے خلیفہ رسول اللہ کا بنا۔ جس نے اسلام کی بہت بڑی خدمت کی کہ خطرناک ارتداد کی وبا کو روک دیا۔ فرماتے ہیں: اچھا اَور باتیں جانے دو۔ یہی بتاؤ کہ حضرت ابوبکرؓ کو منبر پر چڑھنے کی ضرورت کیوں پیش آئی تھی۔ پھر تقویٰ سے یہ بتاؤ کہ انہوں نے جو مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوۡلٌ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهِ الرُّسُلُ (آل عمران:145) پڑھا تو اس سے استدلال تام کرنا تھا یا ناقص کہ ایک بچہ بھی کہہ سکتا کہ عیسیٰ کو موتی سمجھنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 1 صفحہ 441-442، ایڈیشن 1984ء) یعنی مکمل یہ آیت پڑھنے کا مطلب ہی یہ تھا کہ ایک بڑا واضح اور ٹھوس دلیل دی جائے نہ کہ ناقص دلیل۔

پھر ایک اَور موقع پر اسی بات کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ کی آیت دو پہلو رکھتی ہے۔ ایک یہ کہ تمہاری تطہیر کر چکا۔ دوم کتاب مکمل کر چکا...... کہتے ہیں جب یہ آیت اتری تو ابوبکر رو پڑے۔ کسی نے کہا اے بڈھے۔ کیوں روتا ہے؟ آپؓ نے جواب دیا کہ اس آیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی بو آتی ہے۔ کیونکہ یہ مقررشدہ بات ہے کہ جب کام ہو چکتا ہے تو اس کا پورا ہونا ہی وفات پر دلالت کرتا ہے۔ جیسا دنیا میں بندوبست ہوتے ہیں اور جب وہ ختم ہو جاتا ہے تو عملہ وہاں سے رخصت ہوتا ہے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ والا قصہ سنا تو فرمایا سب سے سمجھدار ابوبکرؓ ہے اور یہ فرمایا کہ اگر دنیا میں کسی کو دوست رکھتا تو ابوبکر کو رکھتا اور فرمایا۔ ابوبکر کی کھڑکی مسجد میں کھلی رہے باقی سب بند کر دو۔ کوئی پوچھے کہ اس میں مناسبت کیا ہوئی'' اس سے کیا مراد ہے کہ دوست رکھتا، پھر کھڑکی کھلی رہے گی۔ آپ مناسبت بیان فرما رہے ہیں کہ ''تو یاد رکھو کہ مسجد خانہ خدا ہے جو سرچشمہ ہے تمام حقائق و معارف کا۔ اس لئے فرمایا کہ ابوبکرؓ کی اندرونی کھڑکی اس طرف ہے تو اس کیلئے یہ بھی کھڑکی رکھی جاوے۔ یہ بات نہیں کہ اَور صحابہؓ محروم تھے۔'' ان میں بھی بڑے بڑے فراست والے تھے لیکن سب سے زیادہ حضرت ابوبکرؓ میں تھی ''بلکہ ابوبکرؓ کی فضیلت وہ ذاتی فراست تھی جس نے ابتداء میں بھی اپنا نمونہ دکھایا اور انتہاء میں بھی۔ گویا ابوبکرؓ کا وجود مَجۡمُوۡعَةُ الۡفِرَاسَتَیۡنِ تھا۔'' (ملفوظات، جلد 8، صفحہ 399-400، ایڈیشن 1984ء)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ''(حضرت ابوبکر) صدیقؓ صاحب تجربہ اور صاحب فراست لوگوں میں سے تھے۔ آپؓ نے بہت سے پیچیدہ امور اور ان کی سختیوں کو دیکھا اور کئی معرکوں میں شامل ہوئے اور ان کی جنگی چالوں کا مشاہدہ کیا۔ اور آپؓ نے کئی صحرا کو ہسار روندے اور کتنے ہی ہلاکت کے مقامات تھے جن میں آپ بے دریغ گھس گئے۔ اور کتنی کج راہیں تھیں جن کو آپؓ نے سیدھا کیا۔ اور کئی جنگوں میں آپؓ نے پیش قدمی کی اور کتنے ہی فتنے تھے جن کو آپ نے نیست و نابود کیا اور کتنی ہی سواریاں تھیں جن کو آپ نے سفروں میں دبلا کیا'' یعنی بے شمار سفر کیے کہ سواریاں تھک جاتی تھیں ''اور بہت سے مراحل طے کئے یہاں تک کہ آپ صاحب تجربہ و فراست بن گئے۔ آپؓ مصائب پر صبر کرنے والے اور صاحب ریاضت تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو اپنی آیات کے مورد صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کیلئے چنا اور آپؓ کے صدق و ثبات کے باعث آپؓ کی تعریف کی۔

یہ اشارہ تھا اس بات کا کہ آپؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیاروں میں سے سب سے بڑھ کر ہیں۔ آپؓ حریت کے خمیر سے پیدا کئے گئے اور وفا آپؓ کی گھٹی میں تھی۔ اس وجہ سے آپؓ کو خوفناک اہم امر اور ہوش رُبا خوف کے وقت منتخب کیا گیا اور اللہ علیم و حکیم ہے۔ وہ تمام امور کو ان کے موقع و محل پر رکھتا اور پانیوں کو ان کے (مناسب حال) سرچشموں سے جاری کرتا ہے۔ سو اس نے ابن ابی قحافہ پر نگاہِ التفات ڈالی اور اس پر خاص احسان فرمایا۔ اور اسے ایک یگانہ روزگار شخصیت بنا دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور وہ بات کرنے والوں میں سب سے سچا ہے۔'' یعنی اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا، اللہ تعالیٰ بات کرنے والوں میں سب سے سچا ہے۔ کیا فرمایا۔ ''اِلَّا تَنۡصُرُوۡهُ فَقَدۡ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذۡ اَخۡرَجَهُ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا ثَانِیَ اثۡنَیۡنِ اِذۡ هُمَا فِی الۡغَارِ اِذۡ یَقُوۡلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنۡزَلَ اللّٰهُ سَكِیۡنَتَهٗ عَلَیۡهِ وَاَیَّدَهٗ بِجُنُوۡدٍ لَّمۡ تَرَوۡهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِیۡنَ كَفَرُوا السُّفۡلٰی ؕ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الۡعُلۡیَا ؕ وَاللّٰهُ عَزِیۡزٌ حَكِیۡمٌ (سورۃ التوبۃ آیت 40) اگر تم اس (رسول) کی مدد نہ بھی کرو تو اللہ (پہلے بھی) اسکی مدد کر چکا ہے جب اسے ان لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا (وطن سے) نکال دیا تھا اس حال میں کہ وہ دو میں سے ایک تھا۔ جب وہ دونوں غار میں تھے اور وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ غم نہ کر یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پس اللہ نے اس پر اپنی سکینت نازل کی اور اسکی ایسے

ارشاد باری تعالیٰ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوۡرَ ۬ؕ

(الانعام:2)

ترجمہ: تمام حمد اللہ ہی کی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیرے اور نور بنائے۔

طالب دعا: بی۔ایم خلیل احمد ولد مکرم بی۔ایم۔بشیر احمد صاحب وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد باری تعالیٰ

قُلۡ لِّمَنۡ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ قُلۡ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰی نَفۡسِهِ الرَّحۡمَةَ ؕ (الانعام:13)

ترجمہ: پوچھ کہ کس کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے؟

کہہ دے کہ اللہ ہی کا ہے۔ اس نے اپنے اوپر رحمت فرض کر رکھی ہے۔

طالب دعا: محمد منیر احمد ولد مکرم غلام محمد سنوری صاحب مرحوم وافراد خاندان (صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی)

لشکروں سے مدد کی جن کو تم نے کبھی نہیں دیکھا اور اس نے ان لوگوں کی بات نیچی کر دکھائی جنہوں نے کفر کیا تھا اور بات اللہ ہی کی غالب ہوتی ہے اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔‘‘

(سرالخلافہ مترجم، صفحہ 60-62، روحانی خزائن، جلد 8، صفحہ 339)

حضرت ابوبکرؓ کو تعبیر الرؤیا کا فن بھی بہت آتا تھا۔

لکھا ہے کہ علم تعبیر میں حضرت ابوبکر صدیقؓ بڑا ملکہ رکھتے تھے۔ علم تعبیر میں آپؓ کو سب سے زیادہ فوقیت حاصل تھی۔ یہاں تک کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں آپؓ خوابوں کی تعبیر بتایا کرتے تھے۔ امام محمد بن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ سب سے بڑے معبّر تھے۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ از محمد الیاس عادل، صفحہ 174)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیان کردہ چند خوابوں کی تعبیریں بیان کی جاتی ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ احد سے واپسی کے موقع پر ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں نے خواب میں ایک بادل دیکھا ہے جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا اور میں نے دیکھا کہ لوگ اپنے ہاتھوں میں اس سے لے رہے تھے۔ کوئی زیادہ لینے والا کوئی تھوڑا لینے والا اور میں نے ایک رسی دیکھی جو آسمان تک پہنچی ہوئی تھی اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے اسے پکڑا اور اسکے ذریعہ اوپر چلے گئے۔ اسکے بعد ایک اَور شخص نے اسے پکڑا اور وہ بھی اس کے ذریعہ اوپر چلا گیا۔ اسکے بعد ایک اَور شخص نے اسے پکڑا اور وہ بھی اوپر چلا گیا۔ پھر اسکے بعد ایک اَور شخص نے اس رسی کو پکڑا اور وہ ٹوٹ گئی۔ پھر اس کیلئے جوڑ دی گئی اور وہ اس کے ذریعہ اوپر چڑھ گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اس کی تعبیر کرنے دیجیے۔ اجازت ہو تو میں تعبیر کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی تعبیر کرو تو حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ سایہ کرنے والا بادل تو اسلام ہے اور جو شہد اور گھی اس میں سے ٹپک رہا تھا وہ قرآن ہے۔ اس کی شیرینی اور اس کی لطافت اور لوگ اس سے جو شہد اور گھی لے رہے ہیں اس سے مراد قرآن حاصل کرنے والا ہے۔ یعنی قرآن کریم کا علم حاصل کرنے والا زیادہ یا تھوڑا۔ اور وہ رسی جو آسمان تک پہنچی ہوئی ہے تو وہ حق ہے جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو لیا اور اس کے ذریعہ آپؐ بلند ہو گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس کو ایک اَور آدمی لے گا اور اسکے ذریعہ بلند ہو گا۔ پھر ایک اَور، وہ بھی اس کے ذریعہ بلند ہو گا۔ پھر ایک اَور، اور وہ منقطع ہو جائے گی۔ پھر اس کیلئے جوڑی جائے گی اور وہ اس کے ذریعہ بلند ہو گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے کچھ صحیح کہا اور کچھ غلطی کی ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قسم دیتا ہوں آپؐ مجھے ضرور بتایئے جو میں نے ٹھیک کہا اور جو میں نے غلطی کی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر قسم نہ دو۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب تعبیر الرؤیا، باب تعبیر الرؤیا، حدیث نمبر 3918)

یعنی آپ نہیں چاہتے تھے کہ جو صحیح تعبیر ہے وہ اس وقت واضح طور پر بتائی جائے۔ اس لیے آپؐ نے فرمایا کہ قسم نہ دو۔ بس ٹھیک ہے جتنی تم نے کر دی ہے وہی کافی ہے۔

ابن شہاب سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خواب دیکھا۔ اس خواب کو حضرت ابوبکرؓ کے سامنے بیان کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ جیسے میں اور تم ایک زینے پر چڑھے ہوں اور میں تم سے اڑھائی زینے آگے بڑھ گیا ہوں۔ انہوں نے کہا خیر ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ آپؐ کو اس وقت تک باقی رکھے گا کہ آپؐ اپنی آنکھوں سے وہ چیز دیکھ لیں جو آپؐ کو مسرور کرے اور خوش کرے اور آپؐ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرے۔ آپ نے ان کے سامنے اسی طرح تین مرتبہ دہرایا۔ تیسری مرتبہ فرمایا کہ اے ابوبکر! میں نے خواب دیکھا کہ جیسے میں اور تم ایک زینے پر چڑھے۔ میں تم سے اڑھائی سیڑھی آگے بڑھ گیا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ آپؐ کو اپنی رحمت اور مغفرت کی طرف اٹھا لے گا اور میں آپؐ کے بعد اڑھائی سال تک زندہ رہوں گا۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 132، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2012ء)

حضرت ابوبکرؓ نے اس کی یہ تشریح کی اور اسی طرح ہوا۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے خواب میں اپنے حجرے میں تین چاند گرتے ہوئے دیکھے تو میں نے اپنی خواب اپنے والد حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سامنے بیان کی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین حضرت عائشہؓ کے حجرے میں عمل میں آئی تو حضرت ابوبکرؓ نے آپؓ سے کہا یہ تمہارے چاندوں میں سے ایک ہے اور یہ ان میں سے بہترین ہے۔ (مؤطا کتاب الجنائز، باب ماجاء فی دفن المیت، حدیث نمبر 546، دار الفکر بیروت 2002ء)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ کالی بکریوں کا ریوڑ میری پیروی کر رہا ہے اور ان کے پیچھے خاکستری رنگ کی بکریوں کا ریوڑ ہے۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ عرب آپ کی پیروی کریں گے اور پھر عجم ان کی پیروی کریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے نے بھی یہی تعبیر کی ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 10، صفحہ 125، کتاب الایمان والرؤیا، حدیث 31101، الفاروق للحدیثہ 2008ء)

یہ تو خوابوں کا ذکر تھا۔

اب یہ ذکر ہے کہ مَردوں میں سب سے پہلے مسلمان کون تھا؟

تو اس بارے میں یہی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کا ہی کہا جاتا ہے۔ حضرت عمار بن یاسرؓ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ابتدائی زمانے میں دیکھا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف پانچ غلام اور دو عورتیں اور حضرت ابوبکرؓ تھے۔ (صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب قول النبی ﷺ لو کنت متخذا خلیلا، حدیث نمبر 3660)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اپنی تصنیف سیرت خاتم النبیین میں تفصیلی نوٹ لکھا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں اور انہوں نے یہ بحث کی ہے کہ سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کون ایمان لایا تھا؟ چنانچہ آپؓ لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے مشن کی تبلیغ شروع کی تو سب سے پہلے ایمان لانے والی حضرت خدیجہؓ تھیں جنہوں نے ایک لحہ کیلئے بھی تردّد نہیں کیا۔ حضرت خدیجہؓ کے بعد مَردوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والے کے متعلق مورخین میں اختلاف ہے۔ بعض حضرت ابوبکر عبداللہ بن ابی قحافہ کا نام لیتے ہیں۔ بعض حضرت علیؓ کا جن کی عمر اس وقت صرف دس سال کی تھی اور بعض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہؓ کا۔ مگر ہمارے نزدیک یہ جھگڑا فضول ہے۔ حضرت علیؓ اور زید بن حارثہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے آدمی تھے اور آپؐ کے بچوں کی طرح آپؐ کے ساتھ رہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا تھا اور ان کا ایمان لانا۔ (یعنی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا اس پر ان کو یقین تھا اور ایمان تھا اس لیے یہ کہنا کہ آپ ایمان لائے تو یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کیونکہ ان کی عمر چھوٹی تھی اور گھر کے فرد تھے) بلکہ ان کی طرف سے تو شاید کسی قولی اقرار کی بھی ضرورت نہ تھی۔ پس ان کا نام بیچ میں لانے کی ضرورت نہیں اور جو باقی رہے ان سب میں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمہ طور پر مقدم اور سابق بالایمان تھے۔

حضرت ابوبکرؓ اپنی شرافت اور قابلیت کی وجہ سے قریش میں بہت مکرم و معزز تھے اور اسلام میں تو ان کو وہ رتبہ حاصل ہوا جو کسی اَور صحابی کو حاصل نہیں تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے ایک لحہ کیلئے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ میں شک نہیں کیا بلکہ سنتے ہی قبول کیا اور پھر انہوں نے اپنی ساری توجہ اور اپنی جان اور مال کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی خدمت میں وقف کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ میں ابوبکر کو زیادہ عزیز رکھتے تھے اور آپؐ کی وفات کے بعد وہ آپؐ کے پہلے خلیفہ ہوئے۔ اپنی خلافت کے زمانہ میں بھی انہوں نے بے نظیر قابلیت کا ثبوت دیا۔ حضرت ابوبکرؓ کے متعلق یورپ کا مشہور مستشرق سپرنگر لکھتا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آغازِ اسلام میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اس بات کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خواہ دھوکا کھانے والے ہوں مگر دھوکا دینے والے ہرگز نہیں تھے بلکہ صدقِ دل سے اپنے آپ کو خدا کا رسول یقین کرتے تھے۔ اور سر ولیم میور کو بھی سپرنگر کی اس رائے سے کُلّی اتفاق ہے۔

حضرت خدیجہؓ، حضرت ابوبکرؓ، حضرت علیؓ اور زید بن حارثہؓ کے بعد اسلام لانے والوں میں پانچ اشخاص تھے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تبلیغ سے ایمان لائے اور یہ سب کے سب اسلام میں ایسے جلیل القدر اور عالی مرتبہ اصحاب نکلے کہ چوٹی کے صحابہ میں شمار کیے جاتے تھے۔ ان کے نام یہ ہیں۔ اول حضرت عثمان بن عفانؓ۔ دوسرے عبدالرحمٰن بن عوف۔ تیسرے سعد بن ابی وقاص۔ چوتھے زبیر بن عوام۔ پانچویں طلحہ بن عبیداللہ۔ یہ پانچوں اصحاب عشرہ مبشرہ میں سے ہیں یعنی ان دس اصحاب میں داخل ہیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے خاص طور پر جنت کی بشارت دی تھی اور جو آپ کے نہایت مقرب صحابی اور مشیر شمار ہوتے تھے۔ (ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے، صفحہ 121 تا 123)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک موقع پر جماعت کو مالی تحریک کر رہے تھے تو اس میں آپ نے

ارشاد نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَیں بنی آدم کا سردار ہوں

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد)

طالبِ دُعا: نعیم الحق صاحب اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ پنکال، صوبہ اڈیشہ)

ارشاد نبوی ﷺ

قیامت کے دن مَیں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں گا
اور سب سے پہلا ہوں گا جس کی شفاعت قبول کی جائے گی

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد)

طالبِ دُعا: خورشید احمد گنائی صاحب و اہل خانہ (امیر جماعت احمدیہ رشی نگر، صوبہ جموں کشمیر)

اس کو اس واقعہ کے ساتھ بھی جوڑا۔ آپؓ لکھتے ہیں کہ ''مومن ایسی تحریکوں پر گھبراتا نہیں'' یعنی مالی تحریکوں پر یا قربانی کی تحریکوں پر ''بلکہ خوش ہوتا ہے اور اس کو فخر ہوتا ہے کہ تحریک سب سے پہلے مجھ تک پہنچی۔ وہ ڈرتا نہیں بلکہ اس پر اس کو ناز ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کا وہ شکریہ ادا کرتا ہے اور سب سے زیادہ اس کی راہ میں قربانی کرتا ہے اور درجہ بھی سب سے بڑھ کر پاتا ہے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ جو جو قربانیاں حضرت ابوبکرؓ نے کیں یا جس جس خدمت کا ان کو موقع حاصل ہوا ہے وہ آرزو کرتے تھے کہ مجھے سب سے پہلے ان قربانیوں کا کیوں موقع ملا۔'' کبھی سوچا ہوگا، خواہش کی ہوگی کہ کیوں مجھے موقع ملا۔ ''انہوں نے بڑی خوشی کے ساتھ اپنے آپ کو خطرات میں ڈالا اور خدا کی راہ میں تکلیفیں اٹھائیں۔ اس لئے انہوں نے وہ درجہ پایا جو حضرت عمرؓ بھی نہ پا سکے کیونکہ جو پہلے ایمان لاتا ہے اس کو سب سے پہلے قربانیوں کا موقع ملتا ہے حالانکہ خطرات حضرت عمرؓ کے ایمان لانے کے وقت بھی تھے۔ تکلیفیں دی جاتی تھیں۔ نمازیں نہیں پڑھنے دیتے تھے۔ صحابہ وطنوں سے بے وطن ہو رہے تھے۔ پہلی ہجرتِ حبشہ جاری تھی۔ ترقیوں کا زمانہ ان کے ایمان لانے کے بہت بعد شروع ہوا مگر پھر بھی جو مرتبہ حضرت ابوبکرؓ کو ابتدا میں ایمان لانے اور ابتداء میں قربانیوں کا موقع میسر آنے کی وجہ سے حاصل ہوا، حضرت عمرؓ اس کی برابری نہ کر سکے۔ یہی وجہ ہے ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کا اختلاف ہو گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ تم لوگ جس وقت اسلام سے انکار کر رہے تھے اس وقت ابوبکر نے اسلام کو قبول کیا اور جس وقت تم اسلام کی مخالفت کر رہے تھے اس نے اسلام کی مدد کی اب تم اس کو کیوں دکھ دیتے ہو۔ تو ان کے پہلے ایمان لانے اور قربانیوں کا اظہار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حالانکہ تکلیفیں حضرت عمرؓ نے بھی اٹھائیں اور قربانیاں انہوں نے بھی کی تھیں۔ پس حضرت ابوبکرؓ کو اس سبقت پر فخر حاصل تھا۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ یہ چاہتے ہوں گے کہ کاش! فتح مکہ کے وقت ان کو ایمان لانے کا موقع ملتا بلکہ اگر دنیا کی بادشاہت کو بھی ان کے سامنے رکھ دیا جاتا تو حضرت ابوبکرؓ اس کو نہایت حقیر بدلہ قرار دیتے اور منظور نہ کرتے بلکہ وہ اس مرتبہ کے معاوضہ میں دنیا کی بادشاہت کو پاؤں سے ٹھوکر مارنے کی تکلیف بھی گوارا نہ کرتے۔''

(من انصاری الی اللہ، انوار العلوم، جلد 9، صفحہ 30-31)

پس یہ ان کی قربانیوں کا صلہ تھا اور اس طرح اللہ تعالیٰ درجہ بہ درجہ صلہ دیتا ہے۔

غلاموں کے آزاد کروانے کے بارے میں لکھا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے تھے کہ اَبُوْبَکْرٍ سَیِّدُنَا وَاَعْتَقَ سَیِّدَنَا یَعْنِیْ بِلَالًا۔ (صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، بَابُ مَنَاقِبِ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حدیث نمبر 3754)

ابوبکر ہمارے سردار ہیں اور انہوں نے ہمارے سردار کو آزاد کیا۔ ان کی مراد حضرت بلالؓ سے تھی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آغاز اسلام میں اپنے مال سے سات غلاموں کو آزاد کروایا جنہیں اللہ کی وجہ سے تکلیف دی جاتی تھی۔ ان غلاموں کے نام یہ ہیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ۔ عامر بن فُہیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ زِنِّیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ نَہدِیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی بیٹی رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی بیٹی بنی مُؤَمَّل کی ایک لونڈی اور اُمّ عُبَیس۔ (الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، جلد 3، صفحہ 247، عبداللہ بن عثمان، دار الفکر بیروت 2001ء)

مخالف بھی حضرت ابوبکرؓ کی نیکی اور اخلاق فاضلہ کے قائل تھے چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ''ابوبکرؓ جیسا انسان جس کا سارا مکہ ممنونِ احسان تھا۔ وہ جو کچھ کماتے تھے غلاموں کو آزاد کرانے میں خرچ کر دیتے تھے۔ آپؓ ایک دفعہ مکہ کو چھوڑ کر جا رہے تھے کہ ایک رئیس آپؓ سے راستہ میں ملا اور اس نے پوچھا ابوبکر تم کہاں جا رہے ہو؟ آپؓ نے فرمایا اس شہر میں اب میرے لئے امن نہیں ہے میں اب کہیں اَور جا رہا ہوں۔ اس رئیس نے کہا تمہارے جیسا نیک آدمی اگر شہر سے نکل گیا تو شہر برباد ہو جائے گا۔ میں تمہیں پناہ دیتا ہوں تم شہر چھوڑ کر نہ جاؤ۔ آپؓ اُس رئیس کی پناہ میں واپس آ گئے۔ آپؓ جب صبح کو اٹھتے اور قرآن پڑھتے تو عورتیں اور بچے دیوار کے ساتھ کان لگا لگا کر قرآن سنتے کیونکہ آپؓ کی آواز میں بڑی رِقّت، سوز اور درد تھا اور قرآن کریم چونکہ عربی میں تھا ہر عورت، مرد، بچہ اسکے معنی سمجھتا تھا اور سننے والے اس سے متاثر ہوتے تھے۔ جب یہ بات پھیلی تو مکہ میں شور پڑ گیا کہ اس طرح تو سب لوگ بے دین ہو جائیں گے۔ آخر لوگ اُس رئیس کے پاس گئے اور اس سے کہا کہ تم نے اس کو پناہ میں کیوں لے رکھا ہے۔ اس رئیس نے آ کر آپؓ سے کہا کہ آپ اس طرح قرآن نہ پڑھا کریں۔ مکہ کے لوگ اس سے ناراض ہوتے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا پھر اپنی پناہ تم واپس لے لو میں تو اس سے باز نہیں آ سکتا۔ چنانچہ اس رئیس نے اپنی پناہ واپس لے لی۔ یہ آپؓ کے تقویٰ اور طہارت کا کتنا زبردست ثبوت ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ لوگ شدید دشمن تھے اور آپ کو گالیاں بھی دیا کرتے تھے لیکن ابوبکرؓ کی پاکیزگی کے وہ اتنے قائل تھے کہ اس رئیس نے کہا آپ کے نکل جانے سے شہر برباد ہو جائے گا۔'' (تفسیر کبیر، جلد 10، صفحہ 327)

امامتِ نماز کے بارے میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عدم موجودگی میں جن چند احباب کو مسجد نبوی میں نماز پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی ان میں حضرت ابوبکرؓ بھی ہیں اور حضرت ابوبکرؓ کی ایک خصوصی سعادت یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری ایام میں تو بالخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق نمازیں پڑھانے کی سعادت میسر آئی۔ اس بارے میں متفرق روایات ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ جن میں ابوبکر ہوں ان کیلئے مناسب نہیں کہ ان کے علاوہ کوئی اَور ان کی امامت کروائے۔ (سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی بکرؓ، حدیث نمبر 3673)

اسود بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھے کہ اتنے میں ہم نے نماز پر باقاعدگی اور اسکی عظمت کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بیماری سے بیمار ہوئے جس میں آپؐ فوت ہو گئے تھے تو نماز کا وقت ہوا اور اذان دی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو آپؐ سے عرض کیا گیا کہ ابوبکر رقیق القلب ہیں۔ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو وہ لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر وہی عرض کیا گیا کہ رقیق القلب ہیں تو آپؐ نے تیسری مرتبہ پھر فرمایا اور کہا تم یوسف والیاں ہوں۔ یعنی اس طرح کی باتیں کر رہی ہو۔

ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔

تب حضرت ابوبکرؓ نماز پڑھانے کیلئے نکلے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طبیعت میں کچھ افاقہ محسوس کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپؐ کو دو آدمیوں کے درمیان سہارا دیا جا رہا تھا۔ وہ کہتی ہیں مجھے یہ ایسا ہی یاد ہے گویا کہ میں اب بھی دیکھ رہی ہوں کہ آپؐ کے پاؤں بیماری کی وجہ سے زمین پر لکیریں ڈال رہے تھے یعنی صحیح طرح چل نہیں سکتے تھے۔ پاؤں اٹھا نہیں سکتے تھے تو پاؤں زمین میں گھسٹ رہے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے جب آپ کو اس طرح آتے ہوئے دیکھا تو چاہا کہ پیچھے ہٹ جائیں مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارۃً فرمایا کہ اپنی جگہ پر ہی رہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لایا گیا یہاں تک کہ آپؐ حضرت ابوبکرؓ کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ اعمش سے کہا گیا اور کیا نبیؐ نماز پڑھا رہے تھے اور حضرت ابوبکرؓ آپ کی نماز کی اقتدا میں پڑھتے تھے اور لوگ حضرت ابوبکرؓ کی نماز کی اقتدا میں پڑھتے تھے تو انہوں نے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ کے بائیں طرف بیٹھے اور حضرت ابوبکرؓ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

(صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب حد المریض ان یشھد الجماعۃ، حدیث نمبر 664)

حضرت انس بن مالک انصاریؓ نے، یہ راوی کہتے ہیں کہ، مجھے بتایا۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی اور خدمت کی اور آپ کی صحبت میں رہے۔ پھر بتایا کہ ابوبکر اُن لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بیماری میں جس میں آپؐ کی وفات ہو گئی یہاں تک کہ جب پیر کا دن ہوا اور وہ نماز میں صفوں میں تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرے کا پردہ اٹھایا۔ آپؐ ہمیں دیکھ رہے تھے اور آپؐ کھڑے ہوئے تھے۔ گویا کہ آپؐ کا چہرۂ مبارک قرآنِ مجید کا ورق تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر تبسم فرمایا اور ہمیں خیال ہوا کہ ہم نبیؐ کو دیکھنے کی وجہ سے خوشی سے آزمائش میں پڑ گئے ہیں۔ اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ایڑھیوں کے بل پیچھے ہٹے تا وہ صف میں مل جائیں اور وہ سمجھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کیلئے باہر تشریف لا رہے ہیں مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارۃً فرمایا کہ اپنی نماز پوری کرو اور پردہ ڈال دیا اور آپؐ اسی دن فوت ہو گئے۔ (صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب اھل العلم والفضل احق بالامامۃ، حدیث نمبر 680)

ایک روایت میں ہے کہ انہی دنوں میں ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے نماز پڑھائی تھی۔ اسکی تفصیل یوں ملتی ہے کہ حضرت عبداللہ بن زَمْعَہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری شدید ہو گئی اور مَیں مسلمانوں کی ایک جماعت میں آپؐ کی خدمت میں موجود تھا۔ حضرت بلالؓ نے آپ کو نماز کیلئے بلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ حضرت عبداللہ بن زمعہؓ باہر نکلے تو دیکھا حضرت عمرؓ لوگوں میں تھے اور حضرت ابوبکرؓ موجود نہ تھے۔ کہتے ہیں مَیں نے کہا کہ اے عمرؓ! کھڑے ہو جائیں اور لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ وہ آگے بڑھے اور اللہ اکبر کہا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آواز سنی، (حضرت عمرؓ کی آواز، بلند آواز ہوتی تھی) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر کہاں ہیں؟ اللہ اس کا انکار کرتا ہے اور مسلمان

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اُس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے، اسکے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اسکی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 118)

طالبِ دُعا: صبیحہ کوثر و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بھونیشور، صوبہ اڈیشہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ

وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا

(تجلیات الٰہیہ، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 409)

طالبِ دُعا: نور جہاں بیگم و افراد خاندان (جماعت احمدیہ کولکاتہ، صوبہ مغربی بنگال)

بھی۔ اللہ اس کا انکار کرتا ہے اور مسلمان بھی۔ آپ نے حضرت ابوبکرؓ کو بلا بھیجا۔ وہ آئے اور بعد اس کے کہ حضرت عمرؓ نماز پڑھا چکے تھے پھر انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ یہ بھی ایک روایت ہے۔

ایک اَور روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کی آواز سنی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے یہاں تک کہ آپؐ نے اپنا سر مبارک اپنے حجرہ سے بلند کر کے دیکھا۔ پھر فرمایا: نہیں۔ نہیں۔ نہیں۔ چاہیے کہ ابن ابی قُحافہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ آپؐ نے یہ ناراضگی سے فرمایا۔

(سنن ابوداؤد، کتاب السنۃ، باب فی استخلاف ابی بکرؓ، حدیث نمبر 4660-4661)

اس روایت کی مزید تفصیل مسند احمد میں یہ ملتی ہے کہ جب حضرت عمرؓ کو اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے حضرت عبداللہ بن زَمْعہؓ سے جنہوں نے حضرت عمرؓ سے کہا تھا کہ آپ نماز پڑھائیں کہا کہ مَیں نے تو سمجھا تھا کہ تمہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے نماز پڑھانے کا کہا جائے وگرنہ مَیں کبھی بھی نماز نہ پڑھاتا۔ تو اس پر انہوں نے، عبداللہ بن زمعہؓ نے کہا کہ نہیں۔ مَیں نے جب دیکھا کہ حضرت ابوبکرؓ نظر نہیں آ رہے تو خود ہی یہ سوچا کہ اس کے بعد آپ ہی نماز پڑھانے کے اہل ہیں۔ اس لیے میں نے خود آپؓ کی خدمت میں نماز پڑھانے کی درخواست کی تھی۔ مجھے براہ راست نہیں کہا گیا تھا۔ یہ مسند کی روایت ہے۔ (مسند احمد بن حنبل، جلد 6، صفحہ 412-413، حدیث عبداللہ بن زمعۃ، حدیث نمبر 19113 عالم الکتب بیروت 1998ء)

آپؓ کی شفقتِ اولاد کے بارے میں لکھنے والے لکھتے ہیں، ایک مصنف نے لکھا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کو اپنی اولاد سے بہت محبت تھی۔ اپنے قول و عمل سے وہ اکثر اس بات کا اظہار بھی کرتے رہتے تھے۔ بڑے صاحبزادے حضرت عبدالرحمٰن الگ مکان میں رہتے تھے لیکن ان کے گھر کا خرچ حضرت ابوبکرؓ نے اپنے ذمہ لے رکھا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ کی بڑی صاحبزادی حضرت اسماءؓ کی شادی حضرت زبیر بن عوامؓ سے ہوئی تھی۔ وہ شروع شروع میں بہت تنگدست تھے۔ گھر میں کوئی خادم یا خادمہ رکھنے کی مقدرت نہ تھی اس لیے حضرت اسماءؓ کو بہت کام کرنا پڑتا۔ وہ آٹا گوندھتی تھیں۔ کھانا پکاتی تھیں۔ پانی بھرتی تھیں۔ ڈول سیتی تھیں اور کافی فاصلے سے کھجور کی گٹھلیاں سر پر لاد کر لاتی تھیں یہاں تک کہ گھوڑے کو چارہ بھی کھلاتی تھیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو جب ان حالات کا علم ہوا تو انہوں نے ایک خادم بھیجا جو گھوڑے کو چارہ کھلاتا اور اس کی دیکھ بھال کرتا تھا۔ حضرت اسماءؓ کہتی ہیں کہ خادم بھیج کر گویا اباجان نے مجھے آزاد کر دیا۔

(صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب الغیرۃ، حدیث نمبر 5224)

ایک اَور واقعہ لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابوبکرؓ کو اپنی بیوی عاتکہ سے محبت تھی۔ اس کی وجہ سے انہوں نے جہاد پر جانا چھوڑ دیا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ یہ برداشت نہ کر سکتے تھے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ کو حکم دیا کہ تم نے بیوی کی وجہ سے جہاد پر جانا چھوڑ دیا ہے تو اسے طلاق دے دو۔ تو انہوں نے اس حکم کی تعمیل تو کر دی لیکن عاتکہ کے فراق میں بڑے پُردرد اشعار کہے۔ حضرت ابوبکرؓ کے کانوں تک یہ اشعار پہنچے تو ان کا دل پسیج گیا اور انہوں نے حضرت عبداللہؓ کو رجوع کرنے کی اجازت دے دی۔ (سیرۃ خلیفۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدنا حضرت ابو بکر صدیقؓ از طالب ہاشمی، صفحہ 349 تا 351، حسنات اکیڈمی لاہور)

حضرت بَراءؓ نے بیان کیا کہ میں حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ ان کے گھر والوں کے پاس اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ ان کی بیٹی حضرت عائشہؓ لیٹی ہوئی ہیں۔ انہیں بخار ہو گیا تھا۔ میں نے دیکھا کہ انہوں نے یعنی حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عائشہؓ کے رخسار پر بوسہ دیا اور ان کی طبیعت پوچھی کہ اے میری بیٹی! تم کیسی ہو؟

(صحیح بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب ھجرۃ النبیؐ واصحابہ، حدیث نمبر 3918)

یہ ذکر ان شاء اللہ آئندہ بھی کچھ بیان ہوگا۔

......☆......☆......☆......

بقیہ تفسیر کبیر از صفحہ اوّل

ہے آخر ایک دن واپس آئے گا اور انسان کو اپنے کئے کا مزہ چکھنا پڑے گا۔ دوسری جگہ قرآن کریم میں فرمایا کہ فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ خَیۡرًا یَّرَہٗ ○ وَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ○ (سورہ زلزال) کہ کوئی شخص اگر سرخ چیونٹی کے برابر بھی نیک یا بد عمل کریگا یا ہوا کے زرّہ کے برابر بھی نیک یا بد عمل کرے تو وہ اس کا انجام کا ضرور دیکھ لے گا۔ اس آیت کا یہ مطلب نہیں کہ توبہ قبول نہ ہوگی توبہ تو ضرور قبول ہوگی مگر گناہ کرنے والا پیچھے ضرور رہ جائے گا مثلاً فرض کر لو کہ دو انسان ہیں جو نیکی میں برابر ہیں ان میں سے ایک نے ایک بدی کی اور پھر توبہ کی۔ اسکے گناہ کو تو خدا تعالیٰ ضرور معاف کر دے گا مگر جب اس نے بدی کی، دوسرے شخص نے اسکے مقابل نیکی کی تو یہ توبہ کرنے والا تو اسی پہلے درجے پر رہا مگر دوسرا اس سے آگے نکل گیا۔ پس اس غلطی کرنے والے شخص کو خدا تعالیٰ معاف تو کر دے گا لیکن یہ نہ ہوگا کہ اس کو اس دوسرے شخص کے ساتھ ملا دے جس نے بدی نہیں کی تھی۔ وہ تو بہر حال اس سے ایک درجہ بڑھا ہی رہے گا۔ پس ہر عمل کا ایک اثر ہے جو باقی رہتا ہے۔ اب تو اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کو سمجھانے کیلئے انسان کو وائرلیس ٹیلیگرافی یا ٹیلیفون کا علم بھی بخش دیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ باریک سے باریک حرکت بھی جوّ میں دور تک مرتعش ہوتی چلی جاتی ہے۔ پس انسان کو اعمال میں بہت محتاط ہونا چاہئے کیونکہ ہر عمل ایک بیج کی طرح ایک نیا پودہ پیدا کرتا ہے جو بغیر اس کے علم کے بڑھتا رہتا ہے۔

(تفسیر کبیر، جلد 4، صفحہ 312، مطبوعہ قادیان 2010ء)

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20/اکتوبر 2022ء بروز جمعرات 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

(1) مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سردار غلام مصطفیٰ ڈوگر صاحب مرحوم (برنٹ ووڈ، یو.کے)

14/اکتوبر 2022ء کو 86 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ انتہائی نیک، پرہیز گار، صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، بہت ملنسار، غرباء کا خیال رکھنے والی اور خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا گہرا تعلق رکھنے والی ایک بزرگ خاتون تھیں۔ تلاوت قرآن کریم کا باقاعدگی سے التزام کرتی تھیں۔ چندوں میں باقاعدہ اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں اور بہت سے پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔ مرحومہ کے بڑے بیٹے مکرم فضل عمر ڈوگر صاحب صدر جماعت برنٹ ووڈ کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(2) مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم نور احمد شاکر صاحب (یو.کے)

16/اکتوبر 2022ء کو 71 سال کی عُمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ مکرم میر نور الدین صاحب (آف ربوہ) کی بڑی بیٹی اور حضرت مولوی الف دین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ مرحومہ نماز و روزہ کی پابند، بہت ملنسار، انتہائی مہمان نواز اور خلافت کیساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔ اپنے گاؤں میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کے ساتھ انتہائی محبت سے پیش آتیں اور ہمیشہ ان کی مدد کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ کو کچھ عرصہ اپنی مقامی مجلس میں سیکرٹری تربیت کے طور پر خدمت کرنے کی بھی توفیق ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ چار بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم صلاح الدین میر صاحب (مربی سلسلہ یوکے) کی پھوپھی تھیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم حمید احمد صاحب (ریٹائرڈ معلم وقف جدید ربوہ)

18/ستمبر 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کا تعلق چک نمبر 559 ضلع ننکانہ سے تھا۔ ابتدائی تعلیم وہیں سے حاصل کی اور مختلف جگہ ملازمت کرنے کے بعد 1987ء میں زندگی وقف کی اور 2017ء میں ریٹائر ہوئے۔ آپ کو کشمیر، پنجاب اور سندھ کے بعض علاقوں میں 30 سال تک بطور معلم سلسلہ خدمت کا موقع ملا۔ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، تہجد گزار، ایک نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم سعید احمد صاحب امریکہ میں مقیم ہیں اور آجکل مجلس خدام الاحمدیہ فورٹ ورتھ (ڈیلس) کے ناظم عمومی کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(2) مکرمہ مقصودہ بانو خان صاحبہ اہلیہ مکرم محمد امجد خان صاحب (سڈنی، آسٹریلیا)

11/10/ستمبر 2022ء کی درمیانی رات 65 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، ہنس مکھ، بہت نیک اور باوفا خاتون تھیں۔ آپ مسجد بیت الہدیٰ سڈنی آسٹریلیا کیلئے عورتوں کی وقار عمل کی ٹیم کی رکن تھیں۔ چندوں میں باقاعدہ اور جماعتی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ چار بیٹے شامل ہیں۔ ان کے ایک بیٹے سہیل خان صاحب امریکن ایئر لائن میں کام کرتے ہیں۔ حضور کے حالیہ دورہ امریکہ کے دوران سفری انتظامات کے سلسلہ میں انہیں بھی خدمت کی توفیق ملی۔

(3) مکرم شیراز احمد چوہدری صاحب ابن مکرم چودھری نذیر احمد صاحب (لاہور)

5/جون 2022ء کو 49 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ گھر میں نماز سنٹر بنایا ہوا تھا۔ جماعت کیلئے مسجد بنانے کا شوق تھا اور اس مقصد کیلئے آپ نے جماعت کو زمین بھی خرید کر دی تھی۔ مرحوم موصی تھے۔

(4) مکرمہ فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب (مٹھی تھرپارکر ضلع میرپور خاص)

29/جولائی 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے 1969ء میں اپنے خاوند کے ساتھ جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ آپ مٹھی شہر کی پہلی احمدی خاتون تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز، بہت دیندار ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ کے ایک نواسے معلم سلسلہ ہیں۔ ایک نواسہ مدرسۃ الظفر میں اور ایک پوتا جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم ہے۔

اللہ تعالیٰ مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

کیا اسلام میں مذہب کے معاملہ میں جبر کرنا جائز ہے؟

ابتدائی اسلامی لڑائیوں پر نظر ڈالنے سے پیشتر ہمارا فرض ہے کہ ہم یہ دیکھیں کہ اسلام مذہبی معاملات میں جبر کرنے کے متعلق کیا تعلیم دیتا ہے۔ یعنی کیا اسلامی تعلیم کی رو سے یہ جائز ہے کہ لوگوں کو جبراً اسلام میں داخل کیا جاوے اور تلوار کے ذریعہ اسلام پھیلایا جاوے۔ اگر اسلام جبر کی اجازت دیتا ہے تو پھر بیشک معاملہ مشتبہ ہو جائے گا کیونکہ اس صورت میں اس بات کا امکان ہوگا کہ شاید ابتدائی اسلامی جنگیں بھی لوگوں کو بزور مسلمان بنانے کی غرض سے کی گئی ہوں، لیکن اگر یہ ثابت ہو کہ اسلامی تعلیم کی رو سے مذہب میں جبر ممنوع ہے تو پھر یہ ایک قوی ثبوت اس بات کا ہوگا کہ یہ ابتدائی اسلامی لڑائیاں لوگوں کو جبراً مسلمان بنانے کی غرض سے نہ تھیں بلکہ ان کی وجوہات کوئی اور تھیں۔ کیونکہ یہ ہرگز ممکن نہیں اور کوئی عقل مند اسے قبول نہیں کرسکتا کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ نے ایسے برملا طور پر اس تعلیم کے خلاف قدم مارا ہو جو وہ خدا کی طرف منسوب کر کے لوگوں کو سناتے تھے اور جس پر ان کی قومی ہستی کا دارومدار تھا۔

اب ہم قرآن شریف پر نظر ڈالتے ہیں تو وہاں صریح طور پر جبری اشاعت کے خلاف احکام پاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۖ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ’’اے رسول! تو کہہ دے لوگوں سے کہ یہ اسلام حق ہے تمہارے رب کی طرف سے پھر اس کے بعد جو چاہے اس پر ایمان لے آئے اور جو چاہے انکار کر دے۔‘‘

پھر فرماتا ہے: قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ یعنی ’’اے رسول! تو لوگوں سے کہہ دے کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق آتا ہے پس اب جو شخص ہدایت کو قبول کرے گا تو اس کا فائدہ خود اسی کے نفس کو ہوگا اور جو غلط راستہ پر چلے گا اس کا وبال بھی خود اسی کی جان پر ہے اور میں کوئی تمہاری ہدایت کا ذمہ دار نہیں ہوں۔‘‘

پھر فرماتا ہے: لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۣ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۤ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ یعنی ’’دین کے معاملہ میں جبر نہیں ہونا چاہئے۔ ہدایت اور گمراہی کا معاملہ پوری طرح کھل چکا ہے۔ پس اب جو شخص گمراہی کو چھوڑ کر اللہ پر ایمان لے آئے گا وہ گویا ایک نہایت مضبوط کڑے کو پکڑ لے گا جو کبھی نہیں ٹوٹ سکتا اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔‘‘

اس قرآنی آیت کی عملی تشریح میں ایک حدیث آتی ہے کہ فَلَمَّا اُجْلِيَتْ بَنُو نَضِيْرٍ كَانَ فِيْهِمْ مِنْ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ فَقَالُوْا لَا نَدَعُ اَبْنَاءَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ یعنے جب بنونضیر مدینہ سے جلاوطن کئے گئے تو ان میں وہ لوگ بھی تھے جو انصار کی اولاد تھے۔ انصار نے انہیں روک لینا چاہا؟ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قرآنی آیت کے ماتحت کہ دین کے معاملہ میں جبر نہ ہونا چاہئے انصار کو منع فرمایا کہ ایسا نہ کریں۔‘‘ پھر حضرت عمرؓ کے زمانۂ خلافت کے متعلق وثیق رومی کی ایک روایت آتی ہے کہ كُنْتُ مَمْلُوْكًا لِعُمَرَ فَكَانَ يَقُوْلُ اَسْلِمْ...قَالَ فَاَبَيْتُ فَقَالَ لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ اَعْتَقَنِيْ فَقَالَ اِذْهَبْ حَيْثُ شِئْتَ۔ یعنی وثیق رومی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں میں ان کا غلام ہوتا تھا۔ آپؓ مجھ سے فرماتے رہتے تھے کہ مسلمان ہو جاؤ مگر میں انکار کرتا تھا اور حضرت عمرؓ یہ کہہ کر خاموش ہو جاتے تھے کہ اچھا لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ یعنی دین کے معاملہ میں جبر جائز نہیں ہے۔‘‘ پھر جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے مجھے خود بخود آزاد کر دیا اور فرمایا اب جہاں چاہتے ہو چلے جاؤ۔

پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے: وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ۭ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ’’یعنی اے رسول! کہہ دے اہل کتاب اور مشرکین سے کہ کیا تم اسلام کو قبول کرتے ہو؟ یعنی ان کو اسلام کا پیغام پہنچا دے۔ پھر اگر وہ اسلام کو قبول کرلیں تو جانو کہ وہ ہدایت پا گئے، لیکن اگر وہ تیری دعوت کو رد کر دیں تو تیرا کام تو صرف پیغام کا پہنچا دینا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خود دیکھ رہا ہے۔‘‘

قرآن شریف کی یہ آیات جن کو میں نے ان کے نازل ہونے کی تاریخ کے مطابق ترتیب کے ساتھ درج کیا ہے اس بات کا ایک قطعی ثبوت ہیں کہ اسلامی تعلیم کی رو سے دین کے معاملہ میں جبر کرنا جائز نہیں ہے بلکہ اسلام نے دین کے معاملہ کو ہر شخص کے ضمیر پر چھوڑ دیا ہے کہ جس مذہب کو کوئی شخص اپنے لئے پسند کرے اختیار کرے۔ ان آیات میں سے سورۃ کہف کی آیت مکی زمانہ کی ہے۔ سورۃ یونس کی آیت بعض محققین کے نزدیک مکی زمانہ کے آخری ایام کی ہے اور بعض کے نزدیک مدنی ہے۔ سورۃ بقرۃ کی آیت مدینہ کے ابتدائی سالوں کی ہے جبکہ اسلامی جنگوں کا آغاز ہوا تھا اور سورۃ آل عمران کی آیت مدینہ کے آخری زمانہ کی ہے جبکہ مکہ اور طائف وغیرہ فتح ہو چکے تھے اور عرب کی جنگوں کا قریباً خاتمہ تھا۔ گویا یہ مختلف آیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف زمانوں میں نازل ہوئی تھیں اور آخری آیت آپؐ کی وفات کے قریب نازل ہوئی تھی اور یہ ساری آیات قطعی اور یقینی طور پر جبری اشاعت کو ممنوع قرار دیتی ہیں اور رسول کا صرف یہ کام بتاتی ہیں کہ وہ اپنی تعلیم کو کھول کھول کر لوگوں کو سنا دے۔ آگے ماننا نہ ماننا لوگوں کا اپنا کام ہے۔ اب کیا یہ ممکن ہے کہ اس صریح اور واضح تعلیم کے ہوتے ہوئے جو بانگ بلند دن رات لوگوں کو سنائی جاتی تھی اور جس کی طرف کفار کو بلایا جاتا تھا، خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ لوگوں کو جبراً مسلمان بنانے کیلئے تلوار ہاتھ میں لے کر نکلتے۔ اور پھر کیا اس صورت میں کفار یہ اعتراض نہ کرتے کہ تم اپنے خدا کا کلام تو جبر کے خلاف سناتے ہو اور خود جبر کرتے ہو، مگر تاریخ سے ثابت ہے کہ کفار کی طرف سے کبھی یہ اعتراض نہیں ہوا۔ حالانکہ ان کی عادت تھی کہ خوب جی کھول کھول کر آپؐ کے خلاف اعتراض کیا کرتے تھے اور ان کے اعتراضات قرآن کریم اور کتب حدیث و تاریخ میں کثرت کے ساتھ بیان ہوئے ہیں۔

آغازِ جہاد کے وقت مسلمانوں کی حالت جبر کے خیال کی مُکذِّب ہے

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جس وقت مسلمانوں کی طرف سے جہاد کا آغاز ہوا اس وقت ان کی جو حالت تھی وہ بھی جبر کے خیال کو جھٹلاتی ہے۔ بھلا گنتی کے چند لوگ جن کے خلاف گویا سارا ملک ہتھیار بند تھا اور جن کا یہ حال تھا کہ خوف کے مارے ان کو رات کو نیند نہیں آتی تھی وہ جبر کے خیال سے جنگ شروع کر سکتے ہیں؟ ایسی حالت میں تو صرف وہی شخص لڑائی کیلئے نکل سکتا ہے جو یا تو یہ سمجھتا ہو کہ اب موت سے بچنے کا اگر کوئی ذریعہ ہے تو یہی ہے کہ خود حفاظتی کیلئے تلوار نکال لی جاوے اور یا وہ یہ خیال کرتا ہو کہ اب مرنا تو ہے ہی کیوں نہ مردوں کی طرح میدان جنگ میں جان دی جاوے۔ ان دو غرضوں کے سوا کسی اور غرض کیلئے کوئی شخص جو مجنون نہیں ہے اس حالت میں لڑائی کیلئے نہیں نکل سکتا جو اس وقت مسلمانوں کی تھی۔ اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ مسلمانوں کی ابتدائی لڑائیاں دفاع اور خود حفاظتی کیلئے تھیں نہ کہ جبر اور تشدد کی غرض سے۔

کبھی کوئی شخص جبراً مسلمان نہیں بنایا گیا

پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کی یہ لڑائیاں لوگوں کو جبراً مسلمان بنانے کی غرض سے تھیں تو تاریخ سے ہمیں ایسے لوگوں کی مثالیں نظر آنی چاہئیں جو بزور مسلمان بنائے گئے آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے ہزاروں مسلمانوں اور کافروں کے نام تاریخ میں محفوظ ہیں کوئی ایک مثال تو ایسے شخص کی ملنی چاہئے جسے تلوار کے زور سے مسلمان بنایا گیا ہو۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ تاریخ میں کوئی ایک مثال بھی جبری تبلیغ کی نظر نہیں آتی۔ ہاں دوسری طرف ایسی مثالیں تاریخ سے ثابت ہیں کہ عین لڑائی کے دوران میں کسی مشرک نے اسلام کا اظہار کیا، لیکن مسلمانوں نے اس خیال سے کہ یہ شخص ڈر کر اسلام کا اعلان کر رہا ہے اور اس کے اسلام کے اظہار کے ساتھ دل کی تصدیق شامل نہیں ہے اس کے اسلام کو اسلام نہیں سمجھا اور اسے تلوار کی گھاٹ اتار دیا۔ چنانچہ تاریخ سے ثابت ہے کہ ایک لڑائی میں اسامہ بن زید جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ کے صاحبزادے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت عزیز تھے ایک کافر کے سامنے ہوئے۔ جب اس کافر نے دیکھا کہ اسامہ نے اس پر غلبہ پالیا ہے تو کہنے لگا کہ میں مسلمان ہوتا ہوں، لیکن اسامہ نے اسکی پروا نہ کی اور اپنا نیزہ چلا دیا۔ جب لڑائی کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس واقعہ کا ذکر ہوا تو آپؐ اسامہ پر سخت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ جب وہ شخص اسلام کا اظہار کرتا تھا تو تم نے اسے کیوں مارا؟ اسامہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ ڈر کے مارے ایسا کہتا تھا اور دل میں مسلمان نہیں تھا۔ آپؐ نے فرمایا ’’کیا تم نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا؟‘‘ یعنی بالکل ممکن ہے کہ اسی وقت اس پر اسلام کی صداقت کھل گئی ہو اور وہ دل سے مسلمان ہو گیا ہو۔ مثلاً ایسا ہو سکتا ہے کہ اس نے اپنے دل میں فیصلہ کا یہ معیار رکھا ہو کہ اگر میں لڑائی میں غالب آ گیا تو معلوم ہوگا کہ ہمارے بت جن کیلئے لڑ رہا ہوں سچے ہیں لیکن اگر میں مغلوب ہو گیا تو ثابت ہوگا کہ خدا ایک ہے۔ بہرحال اس کا میدان جنگ میں مسلمان ہونا اس بات کا یقینی ثبوت نہیں تھا کہ وہ ڈر کر مسلمان ہوتا ہے۔ پس جب اس بات کا امکان تھا کہ وہ دل سے مسلمان ہوتا ہے تو اسامہ کو اپنا ہاتھ روک لینا چاہئے تھا اور اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان پر ناراض ہوئے اور اسامہ روایت کرتے ہیں کہ آپؐ مجھ پر اس قدر ناراض ہوئے کہ میں نے یہ تمنا کی کہ کاش میں اس واقعہ سے پہلے مسلمان ہی نہ ہوا ہوتا اور اب اسکے بعد مسلمان ہوتا تا کہ آپؐ کی یہ ناراضگی میرے حصہ میں نہ آتی۔

پھر تاریخ میں ایسی مثالیں ملتی ہیں کہ اگر کسی وجہ سے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی شخص کے متعلق یہ علم ہو گیا ہے کہ وہ دل سے مسلمان نہیں ہوا بلکہ محض ڈر یا طمع کی وجہ سے ایسا کر رہا ہے تو آپؐ نے اس کا اسلام قبول نہیں فرمایا۔ چنانچہ صحیح مسلم میں ایک روایت آتی ہے کہ کسی لڑائی میں صحابہ نے ایک ایسے کافر کو قید کیا جو بنوثقیف کے حلیفوں میں سے تھا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس قیدی کے پاس سے گزرے تو اس نے قید سے رہائی پانے کے خیال سے کہا کہ ’’اے محمدؐ! مجھے کیوں قید میں رکھا جاتا ہے میں تو مسلمان ہوتا ہوں۔‘‘ آپؐ نے فرمایا ’’اگر تم اس حالت سے پہلے اسلام لاتے تو خدا کے حضور یہ اسلام مقبول ہوتا اور تم نجات پا جاتے مگر اب نہیں۔‘‘ اس کے بعد آپؐ نے اسکے بدلے میں دو مسلمان قیدی بنوثقیف سے چھڑوا لئے اور اسے کفار کو واپس کر دیا۔ الغرض تاریخ میں کوئی ایک مثال بھی ایسی نہیں ملتی کہ صحابہ نے کسی شخص کو تلوار سے ڈرا کر مسلمان بنایا ہو بلکہ جو مثال ملتی ہے اس کے خلاف ملتی ہے اور یہ اس بات کا ایک عملی ثبوت ہے کہ مسلمانوں کی یہ لڑائیاں لوگوں کو جبراً مسلمان بنانے کی غرض سے نہ تھیں۔

اس جگہ اگر کسی کو یہ شبہ پیدا ہو کہ لڑائی میں کسی کافر کی طرف سے اسلام کے اظہار پر اسے چھوڑ دینا یہ بھی تو ایک رنگ کا جبر ہے تو یہ ایک جہالت کا اعتراض ہوگا۔ وجہ مخاصمت کے دور ہو جانے پر لڑائی سے ہاتھ کھینچ لینا حسن اخلاق اور احسان ہے نہ کہ جبر وظلم۔ کفار عرب کے خلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جنگ کرنا صرف اس بناء پر تھا کہ انہوں نے آپؐ کے خلاف تلوار اٹھائی تھی اور اسلام کی پُرامن تبلیغ کو بزور روکنا چاہتے تھے اور اسکے مقابلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ملک میں امن اور مذہبی آزادی قائم کرنا چاہتے تھے۔ اب اگر کوئی شخص مسلمان ہو جاتا

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

اب دیکھتے ہو کیسا رجوعِ جہاں ہوا   اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا
HUSSAIN CONSTRUCTIONS & REAL ESTATE
(SINCE 1964) ﴿ہمارا عزم صاف ستھرا کاروبار﴾
❁ قادیان دارالامان میں گھر، فلیٹس اور بلڈنگ کی عمدہ اور مناسب قیمت پر تعمیر کیلئے رابطہ کریں، اسی طرح قادیان دارالامان میں مناسب قیمت پر بنے بنائے نئے اور پرانے مکان/فلیٹس اور زمین کی خرید اور renovation کیلئے رابطہ کریں۔
(PROP: TAHIR AHMAD ASIF)
contact no. : 87279-41071, 83603-14884, 75298-44681
e mail : hussainconstructionsqadian@gmail.com
HUSSAIN CONSTRUCTIONS & REAL ESTATE

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(856) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ جس طرح حضرت مسیح ناصری سے پہلے حضرت یحییٰ علیہ السلام بطور ارہاص کے مبعوث کئے گئے تھے اسی طرح مجھ سے پہلے سیّد احمد صاحب بریلوی بطور ارہاص کے مبعوث کئے گئے کیونکہ وہ تیرہویں صدی کے مجدّد تھے اور حضرت صاحب فرماتے تھے کہ یہ ایک عجیب مشابہت ہے کہ جس طرح حضرت یحییٰ علیہ السلام قتل ہوئے اسی طرح سید احمد صاحب بریلوی بھی قتل ہوئے اور اس طرح خدانے دونوں سلسلوں کے مسیحوں میں ایک مزید مشابہت پیدا کردی۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ قرآن شریف سے یہ پتہ لگتا ہے کہ ہر چیز اپنے آگے اور پیچھے دونوں طرف کسی نہ کسی رنگ میں اثر پیدا کرتی ہے اور نبوت کا یہ اثر ہے کہ اس سے پہلے ارہاص کا سلسلہ ہوتا ہے اور بعد میں خلافت کا۔ گویا نبوت کا وجود اپنے کمال میں تین درجوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ پہلا درجہ ارہاص کا ہے جسے گویا کہ یوں سمجھنا چاہئے کہ جیسے سورج کے نکلنے سے پہلے شفق میں روشنی پیدا ہوتی ہے۔ دوسرا درجہ نبوت کا ہے جو اصل نور اور ضیاء کا مقام ہے اور اسکے بعد تیسرا درجہ خلافت کا ہے جو نبی کے گذر جانے کے بعد ظاہر ہوتا ہے۔

ارہاص کے اظہار کی صورت مختلف رنگوں میں ہو سکتی ہے یعنی بعض اوقات تو کسی بڑے نبی سے پہلے کسی چھوٹے نبی یا ولی یا مجدّد کو نبی کیلئے راستہ صاف کرنے کے واسطے بھیجا جاتا ہے جیسا کہ حضرت مسیح ناصری اور حضرت مسیح موعودؑ کے وقت میں ہوا اور بعض اوقات کوئی خاص فرد مبعوث نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ ایسی رَو چلا دیتا ہے جس سے بعض سعید فطرتیں متاثر ہو کر نورِ نبوت کی تیاری میں لگ جاتی ہیں جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا۔ یعنی آپؐ کی بعثت سے پہلے عرب میں چند افراد ایسے پیدا ہو گئے جو شرک سے متنفّر ہو کر خدائے واحد کی تلاش میں لگ گئے اور اپنے آپ کو ''حنیفی'' کہہ کر پکارتے تھے اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ارہاص ہر دو رنگوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ یعنی کسی فرد کی بعثت کی صورت میں بھی اور ایک رَو کی صورت میں بھی۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ ارہاص کے لفظی معنے بنیاد رکھنے یا کسی چیز کو مضبوط کرنے کے ہیں چونکہ اللہ تعالیٰ سلسلہ ارہاص کے ذریعہ نورِ نبوت کی ابتدائی داغ بیل قائم کرتا ہے اس لئے اس سلسلہ کو یہ نام دیا گیا اور خلافت کے لفظ کی حقیقت ظاہر ہی ہے کہ نبی کی وفات کے بعد جو سلسلہ خلفاء کا نبی کے کام کو جاری رکھنے اور تکمیل تک پہنچانے کیلئے قائم ہوتا ہے وہ خلافت ہے جس کے لفظی معنے کسی کے پیچھے آنے اور قائم مقام بننے کے ہیں۔ واللہ اعلم۔

(857) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ منشی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی میرے ماموں زاد بھائی تھے اور میرے بہنوئی بھی تھے اور عمر میں مجھ سے قریباً آٹھ سال بڑے تھے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت مجھ سے پہلے کی تھی اور اسکے بعد وہ ہمیشہ تحریک کرتے رہتے تھے کہ مَیں بھی بیعت کرلوں۔ غالباً 1893ء میں ایک خواب کی بناء پر مَیں بھی بیعت کیلئے تیار ہو گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بیعت کی غرض سے حاضر ہوا۔ اس وقت اتفاق سے میرے سامنے ایک شخص حضرت صاحب کی بیعت کر رہا تھا۔ مَیں نے جب بیعت کے یہ الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان سے سنے کہ ''مَیں دین کو دُنیا پر مقدم رکھوں گا'' تو میرا دل بہت ڈر گیا کہ یہ بہت بھاری ذمہ واری ہے جسے مَیں نہیں اٹھا سکوں گا اور مَیں بغیر بیعت کئے واپس لوٹ گیا۔ اسکے بعد ایک دفعہ مولوی صاحب مرحوم نے میری ہمشیرہ سے کہا کہ محمد اسمٰعیل لوگوں کو تو تبلیغ کرتا رہتا تھا اور خود بیعت نہیں کرتا۔ یہ بات سمجھ نہیں آتی۔ میری ہمشیرہ نے مجھے جب یہ بات سُنائی تو مَیں نے خود مولوی صاحب سے پوچھا کہ کیا آپ نے ایسا کہا ہے؟ مولوی صاحب نے فرمایا: ہاں! تو مَیں نے مولوی صاحب کو کہا کہ مَیں علیحٰدگی میں بیعت کرونگا اور میرے دل میں یہ خیال تھا کہ مَیں حضرت صاحب سے عرض کرونگا کہ ہر بات میں دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کا اقرار مجھ سے نہ لیں۔ یعنی اس عہد سے مجھے معاف کر دیں۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ ایسا ہر گز نہیں ہو سکتا۔ پھر اسکے کچھ عرصہ بعد مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور دل میں ارادہ تھا کہ حضرت صاحب پر اپنا خیال ظاہر کر دُوں گا لیکن جب حضرت صاحب مسجد میں تشریف لائے اور مغرب کی نماز کے بعد تشریف فرما ہوئے تو کسی شخص نے عرض کی کہ حضور کچھ آدمی بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''آجائیں'' اس ''آجائیں'' کے الفاظ نے میرے دل پر ایسا گہرا اثر کیا کہ مجھے وہ تمام خیالات بھول گئے اور مَیں بلا چون و چرا آگے بڑھ گیا اور بیعت کر لی۔ بیعت کے بعد جب حضرت صاحب کو میرے ان خیالات کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ ہماری بیعت کی تو غرض ہی یہی ہے کہ ہم دینداری پیدا کریں۔ اگر ہم دین کو مقدم کرنے کا اقرار نہ لیں تو کیا پھر یہ اقرار لیں کہ مَیں دُنیا کے کاموں کو مقدم کیا کروں گا۔ اس صورت میں بیعت کی غرض و غایت اور حقیقت ہی باطل ہو جاتی ہے۔

(858) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ منشی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی نے مجھ سے بیان کیا کہ ڈاکٹر سر محمد اقبال جو سیالکوٹ کے رہنے والے تھے ان کے والد کا نام شیخ نور محمد تھا جن کو عام لوگ شیخ نتھو کہہ کر پکارتے تھے۔ شیخ نور محمد صاحب نے غالباً 1891ء یا 1892ء میں مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم اور سید حامد شاہ صاحب مرحوم کی تحریک پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی۔ ان دنوں سر محمد اقبال اسکول میں پڑھتے تھے اور اپنے باپ کی بیعت کے بعد وہ بھی اپنے آپ کو احمدیت میں شمار کرتے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معتقد تھے۔ چونکہ سر اقبال کو بچپن سے ہی شعر و شاعری کا شوق تھا اس لئے ان دنوں میں انہوں نے سعد اللہ لدھیانوی کے خلاف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں ایک نظم بھی لکھی تھی مگر اسکے چند سال بعد جب سر اقبال کالج میں پہنچے تو انکے خیالات میں تبدیلی آ گئی اور انہوں نے اپنے باپ کو بھی سمجھا بجھا کر احمدیت سے منحرف کر دیا۔ چنانچہ شیخ نور محمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک خط لکھا جس میں یہ تحریر کیا کہ سیالکوٹ کی جماعت چونکہ نوجوانوں کی جماعت ہے اور مَیں بوڑھا آدمی ان کے ساتھ چل نہیں سکتا لہٰذا آپ میرا نام اس جماعت سے الگ رکھیں۔ اس پر حضرت صاحب کا جواب میر حامد شاہ صاحب مرحوم کے نام گیا جس میں لکھا تھا کہ شیخ نور محمد کو کہہ دیویں کہ وہ جماعت سے ہی الگ نہیں بلکہ اسلام سے بھی الگ ہیں۔ اسکے بعد شیخ نور محمد صاحب نے بعض اوقات چندہ وغیرہ دینے کی کوشش کی لیکن ہم نے قبول نہ کیا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مجھ سے میاں مصباح الدین صاحب نے بیان کیا کہ ان سے کچھ عرصہ ہوا ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے بیان کیا تھا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام 1891ء یا 1892ء میں سیالکوٹ تشریف لے گئے تھے اور آپ نے وہاں ایک تقریر فرمائی تھی جس میں کثرت کے ساتھ لوگ شامل ہوئے تھے اور اردگرد کے مکانوں کی چھتوں پر بھی ہجوم ہو گیا تھا تو اس وقت ڈاکٹر سر محمد اقبال بھی وہاں موجود تھے اور کہہ رہے تھے کہ دیکھو شمع پر کس طرح پروانے گر رہے ہیں۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ ڈاکٹر سر محمد اقبال بعد میں سلسلہ سے نہ صرف منحرف ہو گئے تھے بلکہ اپنی زندگی کے آخری ایام میں شدید طور پر مخالف رہے ہیں اور ملک کے نو تعلیم یافتہ طبقہ میں احمدیت کے خلاف جو زہر پھیلا ہوا ہے اسکی بڑی وجہ ڈاکٹر سر محمد اقبال کا مخالفانہ پراپیگنڈا تھا مگر سر محمد اقبال کے بڑے بھائی شیخ عطا محمد صاحب درمیان میں کچھ عرصہ علیٰحدہ رہنے کے بعد حال ہی میں پھر سلسلہ میں شامل ہو گئے ہیں اور ان کے صاحبزادے یعنی سر محمد اقبال کے بھتیجے شیخ اعجاز احمدؐ صاحب سب جج تو سلسلہ کے نہایت مخلص نوجوانوں میں سے ہیں۔

(859) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ دہلی میں ایک احمدی تھے۔ وہ ایک دفعہ حضور علیہ السلام کی زندگی میں قادیان آئے۔ حضور ایک دن سیر کو نکلے تو احمدیہ چوک میں سَیر میں ہمراہ جانے والوں کے انتظار میں کھڑے ہو گئے۔ ان دہلی والے دوست کا بچہ بھی پاس کھڑا تھا۔ فرمایا کہ یہ آپ کا لڑکا ہے؟ انہوں نے عرض کیا۔ جی ہاں۔ پھر پوچھا اس کا کیا نام ہے انہوں نے کہا ''خورشید الاسلام'' مسکرا کر فرمانے لگے خورشید تو فارسی لفظ ہے اور ترکیب نام کی عربی ہے۔ یہ غلط ہے۔ صحیح نام شمس الاسلام ہے۔ اس کے بعد ان صاحب نے اس بچہ کا نام بدل کر شمس الاسلام رکھدیا۔

(860) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے تھے پنجابی مثل ہے کہ ''کتا راتوں۔ گھوڑا ساتوں۔ آدمی باتوں۔'' یعنی کتا تو ایک رات میں چراغوں کا تیل چاٹ کر موٹا ہو جاتا ہے (اگلے زمانہ میں لوگ مٹی کے کھلے چراغ جلایا کرتے تھے اور ان میں تل یا سرسوں کا تیل استعمال ہوتا تھا جسے بعض اوقات کتّے چاٹ جایا کرتے تھے) اور گھوڑا سات دن کی خدمت سے بارونق اور فربہ ہو جاتا ہے۔ مگر آدمی کا کیا ہے وہ اکثر ایک بات سے ہی اتنا خوش ہو جاتا ہے کہ اسکے سنتے ہی اسکے چہرہ اور بدن پر رونق اور صحت اور سُرخی آ جاتی ہے اور فوراً ذرا سی بات ہی ایک عظیم الشان تغیر اسکی حالت میں پیدا کر دیتی ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس موقع پر مجھے حضرت مسیح ناصری کا یہ قول یاد آ گیا ''آدمی روٹی سے نہیں جیتا'' اس میں شُبہ نہیں کہ انسانی خلقت میں خدا نے ایسا مادہ رکھا ہے کہ اس پر جذبات بہت گہرا اثر کرتے ہیں اور کسی کی ذرا سی محبت بھری نظر اسکے اندر زندگی کی لہر پیدا کر دیتی ہے اور ذرا سی چشم نمائی اس کی امنگوں پر اوس ڈال دیتی ہے۔

(861) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مرتبہ ایک لیکچر میں فرمایا کہ یہ پردہ جو گھروں میں بند ہو کر بیٹھنے والا ہے جس کیلئے وَقَرۡنَ فِیۡ بُیُوۡتِکُنَّ کے الفاظ آئے ہیں۔ یہ امہات المومنین سے خاص تھا۔ دوسری مومنات کیلئے ایسا پردہ نہیں ہے بلکہ ان کیلئے صرف اخفاء زینت والا پردہ ہے۔

(862) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عمدہ کاغذ پر صحیح اور خوشخط کتابیں چھپوانے کا خاص خیال تھا۔ سب سے پہلے تو محمد حسین صاحب مرادآبادی کاتب تھے جو نہایت مخلص بزرگ تھے۔ انہوں نے کچھ حصّہ ابتدائی کتابوں کا لکھا۔ اسکے بعد امرتسر کے میاں غلام محمد کاتب سالہا سال تک کتابت کرتے رہے چونکہ حضرت صاحب کو ان کی صحیح نویسی اور خط پسند تھا اس لئے ہمیشہ ان کو ہی بلا لیا کرتے تھے۔ پہلے وہ پندرہ، بیس روپیہ ماہوار خشک پر آئے تھے۔ پھر کہنے لگے حضور کھانا پکانے میں بڑا وقت ضائع ہوتا ہے اس لئے لنگر سے کھانا لگا دیں۔ آپ نے منظور کر لیا اور تنخواہ بھی جاری رکھی پھر ایک مدّت بعد کہا کہ حضور یہ کھانا میرے مزاج کے موافق نہیں مَیں بیمار ہو جاؤں گا۔ حضور روٹی کی جگہ پانچ روپیہ نقد بڑھا دیں اور مَیں خود پکانے کا بندوبست کروں گا۔ آپ نے یہ بھی منظور فرما لیا اور اس طرح تنخواہ میں پانچ کا اضافہ ہو گیا۔ پھر ایک مدت بعد پہلے کی طرح وقت نہ ملنے کی شکایت کی اور کہا مَیں حضور کا کام وقت پر نہیں دے سکتا سارا دن روٹی اور چولہے کے جھگڑے میں گذر جاتا ہے حضور اپنے ہاں سے روٹی لگا دیں۔ آپ نے لگا دی اور رقم بھی قائم رہی۔ پھر ایک عرصہ بعد روٹی کی شکایت کرنے لگے۔ اس کی جگہ پانچ روپے مزید بڑھا لئے۔ غرض وہ ہمیشہ ایسا ہی کرتے رہے۔ یہانتک کہ آخر تنخواہ چالیس روپیہ اور روٹی پر آ گئی۔ اس کے بعد خدا کا فضل ہوا کہ پیر منظور محمد صاحب نے حضور کو اس فکر سے بالکل مستغنی کر دیا اور جیسی خوشخط صاف صاف صحیح کتابت آپ چاہتے تھے وہ پیر صاحب کے واسطے سے حاصل ہو گئی اور سالہا سال پیر جی حضور کی کتابیں لکھتے رہے۔ آخر پھر آخری ایام میں جب پیر جی اپنی بیماری کی وجہ سے لاچار ہو گئے تو پھر میاں غلام محمد کو بلوایا گیا اور اس نے بعض آخری کتب لکھیں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ پیر منظور صاحب نے صرف خدمت کی خاطر اور حضرت صاحب کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے کتابت سیکھی تھی اور خط میں ایک نیا طریق ایجاد کیا تھا۔ جو بہت صاف اور خوبصورت اور کھلا کھلا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ وہ کچھ عرصہ کے بعد جوڑوں کی تکلیف کی وجہ سے معذور ہو گئے۔ پیر صاحب حضرت منشی احمد جان صاحب لدھیانوی کے صاحبزادے ہیں اور نہایت صوفی مزاج بزرگ ہیں۔ قاعدہ یسرنا القرآن انہی کا ایجاد کردہ ہے جس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی ایک نظم میں تعریف فرمائی ہے۔

(سیرۃ المہدی، جلد اوّل، حصہ سوم، مطبوعہ قادیان 2008)

......☆......☆......☆......

بقیہ رپورٹ دورہ حضور انور از صفحہ نمبر 2

کے علاوہ یہ عشاق مندرجہ ذیل جماعتوں اور علاقوں سے آئے تھے۔

North Virginia	York
South Virginia	New York
Philadelphia	Queens
Richmond	Brooklyn
Willingboro	Boston
Central Jersey	Georgia
Los Angeles	San Jose
Buffalo	Pitts Burg
Binghamton	Oshkosh
Hart Ford	Chicago
Seattle	Detroit
North Jersey	Milwaukee
Rochester	Columbus
Cleveland	Dayton
Charlotte	Miami
Fort Worth	Dallas
Lehigh Valley	Alabama
Research Triangle	Syracuse
Hawaii	Orlando
Huston	Fitch Burg
St.Paul	Tucson
Long Island	Tulsa

علاوہ ازیں ہمسایہ ممالک میکسیکو اور Puerto Rico سے بھی احباب اپنے پیارے آقا کے استقبال کیلئے پہنچے تھے۔ امریکہ کی بعض جماعتوں اور علاقوں سے بڑے طویل اور تھکا دینے والے سفر کرنے کے بعد احباب اور فیملیز یہاں پہنچی تھیں۔ Miami سے آنے والے 1078 میل، Tulsa سے آنے والے 1220 میل، ہیوسٹن سے آنے والے 1422 میل اور Tucson سے آنے والے احباب 2280 میل کا سفر طے کرکے پہنچے تھے جبکہ Los Angeles سے آنے والے 2653 میل، سیاٹل سے آنے والے 2752 میل اور San Jose سے آنے والے احباب 2843 میل کا طویل سفر طے کرکے یہاں پہنچے تھے۔

اسکے علاوہ کینیڈا، برطانیہ، پاکستان، بنگلا دیش، بولیویا اور ملک بیلیز سے آنے والے احباب بھی یہاں حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔ ان احباب میں سے ایک تعداد ایسے خاندانوں کی تھی، جنہوں نے اپنی زندگیوں میں پہلی بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنے قریب سے دیکھنا تھا۔ ان کا ایک ایک لمحہ بیتابی سے گزر رہا تھا۔ MTA کے کیمرے استقبال کے اس سارے منظر کو فلمارہے تھے۔ آخر وہ انتہائی بابرکت اور ہر ایک کیلئے یادگار لمحہ آپہنچا جب ٹھیک 4:30 بجے حضور انور کی گاڑی بیرونی گیٹ سے اندر داخل ہوئی اور حضور انور وہیں گاڑی سے نیچے اُتر آئے اور اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا۔ دوسری طرف ہر مرد وزن، بچوں جوانوں اور بوڑھوں کے ہاتھ بلند ہو گئے۔ احباب مسلسل بڑے پُرجوش اور والہانہ انداز میں نعرے بلند کر رہے تھے۔ ہر طرف سے السلام علیکم حضور کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ بچے بچیاں گروپس کی صورت میں خیر مقدمی گیت پیش کر رہی تھیں۔ حضور انور احباب کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کرکے ان کے نعروں اور السلام علیکم کا جواب دے رہے تھے۔ ایک خوشی و مسرت کا سماں تھا۔ عشق و محبت اور فدائیت کی نئی داستانیں رقم ہو رہی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قیام کا انتظام مسجد بیت الرحمٰن کے احاطہ میں واقع گیسٹ ہاؤس میں کیا گیا تھا۔ حضور انور احبابِ جماعت کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

5 بجکر 20 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الرحمٰن تشریف لاکر نمازِ ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائی۔ حضور انور کی اقتدا میں اڑھائی ہزار سے زیادہ احباب مرد وخواتین نے نماز کی ادائیگی کی سعادت پائی۔

جب حضور انور نماز کی ادائیگی کیلئے تشریف لا رہے تھے تو بعض خواتین اور بچے تیزی سے اُس راستہ کی طرف آئے جہاں سے حضور انور نے گزرنا تھا۔ ایک بچہ منہ کے بل گرا۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی پتا کریں اس بچے کو چوٹ تو نہیں لگی۔ جب حضور انور نماز کی ادائیگی کے بعد واپس جا رہے تھے تو والدہ اپنے اس بچے کو لیے راستہ میں کھڑی تھی۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت بچے کا حال پوچھا اور بچہ کے چہرہ پر اپنا ہاتھ رکھا اور دعا دی۔ بعد ازاں حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

جماعت احمدیہ امریکہ کے اس مرکزی سینٹر کا مجموعی رقبہ قریباً 18 ایکڑ ہے۔ یہاں جماعت احمدیہ امریکہ کی سب سے بڑی مسجد ''مسجد بیت الرحمٰن'' کی تعمیر 1994ء میں مکمل ہوئی تھی۔ اس مسجد میں ڈیڑھ ہزار کے لگ بھگ افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ جماعت کے اس مرکزی کمپلیکس میں مسجد کے علاوہ جماعتی دفاتر، مشن ہاؤس، ملٹی پرپز ہالز، لائبریری، میٹنگ رومز، مرکزی کمرشل کچن، بک سٹور، گیسٹ ہاؤس اور مختلف رہائشی اپارٹمنٹس ہیں۔ علاوہ ازیں Masroor TelePort ارتھ سٹیشن MTA ہے۔ نیز MTA یو ایس اے سٹوڈیو بھی بنایا گیا ہے۔

اب حضور انور کے یہاں قیام کے دوران مختلف جگہوں پر بڑی بڑی مارکیز لگائی گئی تھیں۔ جن میں سے بعض نمازوں کی ادائیگی کیلئے تھیں اور بعض میں کھانا کھلانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ ایک وقت میں ہزاروں لوگوں کو کھانا کھلانے کا انتظام تھا۔ مردوں اور عورتوں کی علیحدہ علیحدہ رجسٹریشن اور علیحدہ علیحدہ Covid ٹیسٹ کیلئے بھی انتظامات کیے گئے ہیں۔ اس وقت یہاں سینکڑوں خدام اور لجنہ کارکنات مختلف ڈیوٹیز سرانجام دے رہے تھے۔ سیکیورٹی کے انتظامات کیلئے بھی مختلف شعبے کام کر رہے تھے۔

''مسجد بیت الرحمٰن'' کو رنگ برنگے روشن قمقموں سے سجایا گیا ہے۔ چراغاں بہت خوبصورت منظر پیش کرتا ہے۔ دن ڈھلتے ہی مسجد کے اردگرد سارا علاقہ روشن ہو جاتا ہے۔

پروگرام کے مطابق 8 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمٰن تشریف لاکر نمازِ مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

10/اکتوبر 2022ء بروز سوموار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 6 بجکر 15 منٹ پر ''مسجد بیت الرحمٰن'' تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

جماعتی عمارات کا معائنہ

پروگرام کے مطابق 1 بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ جماعت امریکہ نے مسجد بیت الرحمٰن کے بالمقابل ایک عمارت 6 لاکھ ڈالرز میں خریدی ہے اور اس قطعہ زمین کا کل رقبہ 4/ایکڑ ہے۔ اس عمارت کو Renovation کرکے بطور گیسٹ ہاؤس تیار کیا گیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس عمارت کے معائنہ کیلئے تشریف لے گئے۔ یہ عمارت sitting روم، ڈائننگ روم، کچن اور چار بیڈرومز پر مشتمل ہے۔ اس میں تین باتھ رومز ہیں اور رہائش کے لحاظ سے دیگر تمام سہولیات مہیا ہیں۔ حضور انور نے عمارت کے مختلف حصوں کا معائنہ فرمایا اور سیکرٹری جائیداد سے اسکی Renovation کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور عمارت کے بیرونی حصہ میں Deck پر تشریف لے گئے اور اس گھر کے قطعہ زمین کی حد بندی کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ شعبہ جائیداد کی ٹیم گیسٹ ہاؤس کے باہر کھڑی تھی۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت ان سے گفتگو فرمائی۔

اس عمارت کے ساتھ ہی ایک دوسرا گھر ہے جو جماعت نے سال 2018ء میں خریدا تھا۔ اس وقت مختار احمد ملہی صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری جماعت یو ایس اے اس گھر میں مقیم ہیں۔ موصوف نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی کہ اِس گیسٹ ہاؤس کے ساتھ خاکسار کا گھر ہے۔ حضور کچھ دیر کیلئے تشریف لاکر برکت عطا فرمائیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یہ جماعت کی پراپرٹی ہی ہے۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ یہ جماعتی پراپرٹی ہی ہے۔ جماعت نے 2018ء میں خریدی تھی۔ حضور انور ازراہِ شفقت اس گھر میں تشریف لے گئے اور گھر کے مختلف حصے دیکھے اور خوشی کا اظہار فرمایا۔ بعد ازاں فیملی نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

جب حضور انور گھر سے باہر تشریف لائے تو نیشنل سیکرٹری جائیداد نیاز بٹ صاحب نے بتایا کہ جماعت اس گھر کے ساتھ ایک بڑا سٹوریج تعمیر کرنا چاہتی ہے۔ اس گھر کے قطعہ زمین کا رقبہ 2.2/ایکڑ ہے۔ اس طرح ان دونوں قطعات زمین کو ملا کر جماعت کے پاس 6.2/ایکڑ رقبہ موجود ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ نے اپنے مرکزی دفاتر کیلئے مسجد بیت الرحمٰن سے نصف میل کے فاصلہ پر ایک پراپرٹی پانچ لاکھ ڈالر کی قیمت میں خریدی ہے۔ جس کا نام ''سرائے خدمت'' رکھا گیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت ''سرائے خدمت'' کے معائنہ کیلئے تشریف لے گئے۔

1 بجکر 20 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سرائے خدمت تشریف آوری ہوئی جہاں صدر خدام الاحمدیہ اور ان کی عاملہ کے ممبران نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور نے سرائے خدمت کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور عمارت کے اندر تشریف لے گئے اور معائنہ فرمایا۔ حضور انور living room، dining room اور کچن میں بھی تشریف لے گئے۔ حضور انور گھر کے پچھلے حصہ میں بھی Deck پر تشریف لائے اور صدر صاحب سے زمین کے رقبہ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ صدر صاحب نے بتایا کہ زمین کا رقبہ نصف ایکڑ ہے۔ بعد ازاں حضور انور نے لائبریری اور کانفرنس روم کا معائنہ فرمایا۔ کانفرنس روم کے بارہ میں بتایا گیا کہ یہ پہلے ایک گیراج تھا اس کو Renovation کے بعد کانفرنس روم میں تبدیل کیا گیا ہے۔ کانفرنس روم میں ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت ایک پلیٹ سے کچھ حصہ لے کر تبرک فرمایا۔ بعد ازاں حضور انور پہلی منزل پر تشریف لے گئے۔ جہاں دو دفاتر اور دو بیڈروم تیار کیے گئے تھے۔ اوپر کے حصہ میں دو باتھ رومز بھی ہیں۔ اسی طرح گراؤنڈ فلور پر بھی دو باتھ رومز ہیں۔ اس گھر کے تہ خانے (basement) میں ایک gym اور ایک گیم روم شامل ہے۔

معائنہ کے بعد جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عمارت سے باہر تشریف لائے تو یہاں ہمسایہ میں مقیم امریکن خاتون سامنے کھڑی تھی۔ اس نے حضور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور نے اس سے پوچھا کہ کیا ہم اچھے پڑوسی ہیں۔ جس پر اُس نے جواب دیا کہ آپ لوگ بہت اچھے پڑوسی ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے پاس بڑا گھر ہے۔ آپ کی

زمین کتنی بڑی ہے۔ اِس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ ہماری زمین نصف ایکڑ ہے۔ اس خاتون نے یہاں خدام سے کہا تھا کہ آج آپ کیلئے بڑا خوشی کا دن ہے۔ آپ کے خلیفہ آرہے ہیں۔ ہمارے گھر کا ڈرائیووے آج خالی ہے، آپ بے شک اسے استعمال کریں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوفہ کا شکریہ ادا کیا۔ بعدازاں یہاں سے واپس مسجد بیت الرحمٰن کیلئے روانگی ہوئی۔

1 بجکر 30 منٹ پر حضور انور نے مسجد بیت الرحمٰن تشریف لا کر نمازِ ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں اور تاثرات

پروگرام کے مطابق 6 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج شام کے اس سیشن میں 27 فیملیز کے 121/افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی احباب اور فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج Maryland کی مقامی جماعت کے علاوہ مندرجہ ذیل جماعتوں اور علاقوں سے فیملیز ملاقات کیلئے پہنچی تھیں۔

South Virginia	York
North Jersey	Brooklyn
Willing Boro	Buffalo
North Virginia	Albany
Long Island	Binghamton
Baltimore	MarrisBurg

Albany اور Buffalo سے آنے والی فیملیز چھ سے سات گھنٹے کا سفر کر کے پہنچی تھیں۔ آج کے ملاقات کے پروگرام میں بھی بہت سے خاندان ایسے تھے جن کی خلیفۃ المسیح سے ان کی زندگی میں پہلی ملاقات تھی۔ ہر ایک کی اپنی کیفیات تھیں، ہر ایک کے اپنے جذبات تھے، بعض بیان کرنے کی ہمت اور سکت پاتے تھے۔ بعض نہیں پاتے تھے۔

☆ناصر اقبال صاحب جماعت Harris Burg سے فیملی کے ساتھ ملاقات کیلئے آئے تھے۔ بات کرتے ہوئے رونے لگ گئے، کہنے لگے کہ میں ملاقات کا احوال بیان نہیں کرسکتا۔ ملاقات سے پہلے میں نے سوچا تھا کہ میں حضور سے یہ یہ بات کروں گا لیکن اندر جا کر سب کچھ بھول گیا۔ آج مجھے اس قدر خوشی ہے کہ میں بیان نہیں کرسکتا۔ حضور انور نے میرے بچوں کیلئے دعا کی ہے۔

☆عدنان احمد صاحب جماعت ساؤتھ ورجینیا سے آئے تھے۔ ان کی بیوی رونے لگ گئیں۔ کہنے لگیں کہ میں نے اپنی آنکھوں سے حضور انور کے چہرہ مبارک سے روشنی اور نور کی کرنیں نکلتی دیکھی ہیں۔ ہم نے کہا کہ حضور! ہم آپ سے اُداس ہو گئے تھے تو حضور انور نے فرمایا: تم پھر ملنے کیوں نہیں آئے تھے۔

☆ایک خاتون راضیہ احمد صاحبہ نارتھ جرسی جماعت سے آئی تھیں۔ یہ بھی رونے لگ گئیں۔ کہنے لگیں کہ آج تک میری کسی بھی خلیفہ سے ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ یہ میری زندگی کی پہلی ملاقات تھی۔ میں بہت خوش قسمت ہوں۔ حضور انور نے انتہائی شفقت کا اظہار کیا اور مجھے تبرکاً انگوٹھی بھی دی۔

☆ملک اظہر محمود صاحب جماعت میری لینڈ (Mary Land) سے آئے تھے۔ یہ ایک بوڑھے آدمی تھے۔ چھڑی کے سہارے چلتے تھے اور چلنے میں دشواری ہوتی تھی۔ یہ رونے لگ گئے اور ان سے بات نہیں ہو رہی تھی۔ کہنے لگے کہ میری زندگی کی صرف ایک ہی خواہش تھی اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگا کرتا تھا کہ اے اللہ مجھے زندگی میں میرے پیارے سے ملاقات کروادے۔ آج اللہ نے میری دعا قبول کرلی۔ میرا دل سکون سے بھر گیا۔ اب میری زندگی کی اور کوئی خواہش باقی نہیں رہی۔ اب زندگی میں اور کچھ نہیں رہ گیا۔

☆ایک گیمبین دوست Alnaeh Nyangado صاحب میری لینڈ سے آئے تھے۔ ان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ بار بار کہتے جا رہے تھے کہ حضور انور کو علم تھا کہ میں گیمبیا سے ہوں۔ حضور کو کیسے علم ہوا۔ حضور نے مجھے اور میری فیملی کو دعائیں دیں۔ اب مجھے اور کیا چاہیے۔

☆ایک دوست عباد عثمان احمد صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جب میں دفتر میں داخل ہوا تو میرا سارا جسم کانپنے لگ گیا تھا۔ میں بہت خوش نصیب تھا۔ میں ملاقات کے اس لمحے کو زندگی بھر یاد رکھوں گا اور دل کے قریب رکھوں گا۔

☆عرفان الملک صاحب جماعت ساؤتھ ورجینیا سے آئے تھے۔ کہنے لگے حضور انور کے چہرہ مبارک پر ایک نور تھا۔ میں نے اتنا نور کبھی دیکھا ہی نہیں ہے۔ میری بیٹی نابینا ہے۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ انشاء اللہ بہت فضل کرے گا۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت اس کی آنکھوں پر اپنی انگوٹھی لگائی۔ اب ہمیں اللہ تعالیٰ سے اُمید ہے کہ اللہ اس کیلئے بہت بہتر کرے گا۔

☆ایک دوست مبشر احمد صاحب جماعت Buffalo سے آئے تھے۔ ملاقات کے بعد کہنے لگے کہ کچھ بیان ہی نہیں کیا جاسکتا، الفاظ میں ڈھالنا ناممکن ہے۔ آج کی ملاقات ہمارے لیے، ہماری ساری زندگی کی جمع پونجی ہے۔ حضور انور نے بیٹیوں کی تعلیم کیلئے راہنمائی فرمائی اور فرمایا اِس اِس فیلڈ میں جاؤ اور خدمت خلق کرو۔

☆ایک دوست عمیر احمد صاحب جو نارتھ ورجینیا جماعت سے آئے تھے۔ کہنے لگے کہ آج حضور انور سے ہماری زندگی کی پہلی ملاقات تھی۔ آج کا یہ لمحہ میرے لیے ایک ناقابل یقین لمحہ ہے۔

☆محترمہ منصورہ ہمایوں صاحبہ جو کہ میری لینڈ جماعت سے آئی تھیں۔ ملاقات کے بعد رونے لگ گئیں۔ کہنے لگیں کہ میرا دکھ دور ہو گیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ بس میرے والد صاحب میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ میرے والد صاحب کی وفات پندرہ بیس دن پہلے ہوئی تھی۔ میں غمزدہ تھی۔ حضور کو ملتے ہی سارا غم دور ہو گیا۔ اب مجھے سکون محسوس ہوتا ہے۔ بارہ سال پہلے میرے بھائی کو شہید کیا گیا تھا۔ والد صاحب اسی پریشانی میں اپنی باقی زندگی گزارتے رہے۔ لیکن آج ہمیں سکون مل گیا ہے۔ میرے لیے یہ ایسا لمحہ ہے کہ مجھے ہمیشہ اس کی یاد آئے گی۔

☆ایک دوست لئیق احمد رضوان صاحب نے کہا کہ ملاقات کا نظارہ بہت ہی پیارا تھا۔ ہمارے سامنے ایک چمکتا ہوا چاند تھا اور ہماری نظریں جھکی ہوئی تھیں۔

☆ایک دوست سہیل احمد علی الدین صاحب کہنے لگے کہ یہ میری زندگی کی پہلی ملاقات تھی۔ خوشی تو اتنی ہو رہی ہے کہ مجھ سے بولا نہیں جا رہا۔ ہم حیدر آباد دکن سے ہیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام 8 بجکر 10 منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 8:30 بجے مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لا کر نمازِ مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

11/اکتوبر 2022ء بروز منگل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا 6 بجے ''مسجد بیت الرحمٰن'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور حضور انور کی مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

امریکہ میں غانا کے سفیر کی حضور انور سے ملاقات

پروگرام کے مطابق صبح 11 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ روم میں تشریف لائے۔ جہاں امریکہ میں غانا کی سفیر حاجیہ عالمیہ Mahama صاحبہ حضور انور سے ملاقات کیلئے آئی ہوئی تھیں۔

ان کے ساتھ ملاقات میں فنانس آفیسر Ayishetu Shani صاحب اور کونسلر آفیسر Amidu Mohammed Karande صاحب شامل تھے۔ حضور انور نے غانا کے مختلف علاقوں میں اپنے قیام کے بارہ میں بتایا اور فرمایا کہ جب 1970 اور 80ء کی دہائی میں میرا وہاں قیام تھا اس وقت سڑکوں اور انفراسٹرکچر کی حالت وہاں اچھی نہ تھی۔ کیا اب اس میں بہتری آئی ہے۔ حضور انور نے فرمایا اگر سیاستدانوں کو احساس ہو جائے کہ انہیں اپنی قوم اور اپنے لوگوں کی خدمت کرنی ہے تو حالات بہتر ہوں گے۔ حضور انور نے سفیر سے فرمایا کہ آپ یہاں امریکہ میں بھی ملک کی بہتری کیلئے اپنا کردار ادا کرسکتی ہیں۔

غانا کی معیشت اور اقتصادی صورتحال کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا کہ غانا کو سرمایہ کاروں کو راغب کرنے کی ضرورت ہے۔ غانا میں Potential موجود ہے۔ اسے صرف Potential کے تمام راستوں کو استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا مجھے یقین ہے کہ غانا ترقی کرسکتا ہے اور پورے افریقہ میں سرکردہ ملک بن سکتا ہے۔ آپ کو اپنی سڑکوں کو بہتر بنا کر انفراسٹرکچر کو بہتر بنانا چاہیے۔ آپکا ملک ایک زرعی ملک ہے۔ کسانوں کی پیداوار مارکیٹ میں آنی چاہیے۔ اس کیلئے آپ کو سڑکوں اور ٹرانسپورٹ کی سہولیات کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا میں غانا کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ میں غانا سے محبت کرتا ہوں اور میری خواہش ہے کہ یہ افریقہ کے بہترین ممالک میں شمار ہو۔

سفیر صاحبہ نے بتایا کہ اس کی حضور انور سے سال 2008ء میں غانا میں ملاقات ہوئی تھی جب حضور صد سالہ خلافت جوبلی کیلئے غانا تشریف لائے تھے۔

حضور انور نے غانا کیلئے اپنی معیشت کو بہتر بنانے کیلئے بعض مخصوص طریقوں کا ذکر فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا آپ کو غانا کے شمالی علاقہ جات میں شیابٹر (Shea Butter) کی کاشت کرنی چاہیے۔ آپ اس سے صابن اور تیل بنا سکتے ہیں۔ یہ آمدنی کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ اگر میں وہاں ہوتا تو میں آپ کو دکھا سکتا تھا کہ اس کو کیسے کرنا ہے۔ شیابٹر (Shea Butter) ایک آمدنی پیدا کرنے والی فصل ہے۔ لوگ اسے مغرب میں پسند کرتے ہیں۔ لہٰذا اپنی زمین کاشت کریں اور سرمایہ کاروں سے کہیں کہ وہاں شیابٹر لگائیں پرانی روایتی فصلوں کو چھوڑیں۔ عام طور پر آپ چاول وغیرہ اگاتے ہیں وہ آپ کیلئے فائدہ مند نہیں ہوں گے۔ آپ کو صرف سرمایہ کاری مشینری اور شیابٹر کی نئی اقسام کی ضرورت ہے جو پہلے ہی تیار ہو چکی ہیں۔

حضور انور کے استفسار پر فنانس آفیسر نے بتایا کہ اس کا اپنا فارم ایک ہزار ایکڑ کا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پانچ صد ایکڑ شیابٹر (Shea Butter) کاشت کرنے کیلئے استعمال کرو۔ حضور انور نے فرمایا اگر آپ ایسا کریں گی تو جب اگلی بار غانا آؤں گا تو میں ذاتی طور پر اس فارم کا بھی وزٹ کروں گا۔

حضور انور نے فرمایا غانا کو پوری دنیا کیلئے ایک سرکردہ برآمد کرنے والا ملک ہونا چاہیے اور اسے مغرب پر انحصار نہیں کرنا چاہئے۔ بجائے اسکے کہ آپ خود دوسرے ممالک سے مدد لینے والے ہوں، آپ دوسرے غریب ممالک کی مدد کرنے والے بن جائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ میرا مشورہ اپنے

ملک کے صدر تک پہنچائیں۔ ان کو میری طرف سے یہ پیغام پہنچائیں کہ میری خواہش ہے کہ ان کے دور میں غانا افریقہ کا امیر ترین ملک بن جائے۔ اس پر سفیر محترمہ نے کہا کہ وہ چاہتی ہیں کہ غانا حضور انور کے مشورہ پر عمل کرے۔ حضور انور نے غانا کی زرعی معیشت کو بہتر بنانے کیلئے جو مشورہ دیا ہے وہ ہمارے لیے ایک حقیقی اعزاز ہے۔

ملاقات کے آخر پر حضور انور نے سفیر صاحبہ کو قرآن کریم اپنے دستخطوں کے ساتھ دیا۔ سفیر صاحبہ نے حضور انور کی خدمت میں غانا کا روایتی سکارف سوونیئر کے طور پر تحفہ میں دیا۔ اور حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں سفیر صاحبہ نے حضور انور کی خدمت میں ہاتھ اٹھا کر دعا کروانے کی درخواست کی جس پر حضور انور نے دعا کروائی۔

یہ ملاقات 11 بجکر 25 منٹ پر ختم ہوئی۔

بعد ازاں حضور انور اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

فیملی ملاقاتیں و تأثرات

آج صبح کے اس سیشن میں 32 فیملیز کے 151 رافراد نے اپنے پیارے آقا کی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج ملاقات کرنے والے یہ احباب اور فیملیز مقامی جماعت Maryland کے علاوہ مندرجہ ذیل پندرہ جماعتوں اور علاقوں سے آئے تھے۔

Long Island	New York
Brooklyn	Central Jersey
Baltimore	North Virginia
Dallas	Lehigh Valley
York	Willing Boro
Cleve Land	South Virginia
Dayton	Connecticut
-	Charlotte

ان میں سے بعض احباب اور فیملیز لمبے فاصلے طے کر کے آئی تھیں۔ Cleve Land سے آنے والے 362 میل، Charlotte سے آنے والے 422 میل اور Dayton سے آنے والے 479 میل کا فاصلہ طے کر کے آئے تھے۔ جبکہ ڈ Dallas سے آنے والے 1342 میل کا سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کیلئے پہنچے تھے۔ آج بھی ملاقات کرنے والوں میں سے بہت سے احباب اور فیملیز ایسی تھیں کہ ان کی زندگی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے یہ پہلی ملاقات تھی۔

☆ایک دوست سید عمران احمد جو کہ سنٹرل جرسی سے آئے تھے کہنے لگے کہ میری حضور انور سے کبھی بھی ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ یہ میری زندگی کی پہلی ملاقات تھی۔ بس میں تو حضور انور کے پرنور چہرہ کو دیکھتا رہا۔ حضور نے ہماری بچیوں کیلئے دعا کی۔

☆ایک دوست ھبۃ اللہ واہلہ صاحب جو کہ جماعت میری لینڈ (Mary Land) سے آئے تھے۔ کہنے لگے کہ آج کی ملاقات ہمارے لیے ایک انتہائی غیر معمولی تھی۔ میرے دل میں خواہش تھی کہ حضور میرے ساتھ پنجابی میں بات کریں لیکن میں نے ظاہر نہیں کیا جب میں دفتر میں داخل ہوا تو حضور میرے ساتھ خود ہی پنجابی میں بولنے لگے۔ اس پر میں نے عرض کیا کہ حضور آپ نے تو میرے بتائے بغیر ہی میری خواہش پوری کر دی۔ پھر میں نے اپنے بیٹے کو ملاقات سے پہلے منع کیا تھا کہ تم حضور کے بالکل قریب نہ جانا بلکہ کچھ فاصلے پر رہنا ہے۔ حضور نے میرے بیٹے سے خود فرمایا کہ میرے قریب آجاؤ اور فوٹو لے لو۔ خود اپنے پاس کھڑا کر لیا۔ جب ہم باہر جانے لگے تو حضور نے دونوں بچوں کو واپس بلایا اور فرمایا تم دونوں پڑھتے ہو تو قلم بھی لے لو۔ یہ ملاقات ہمیں ساری زندگی یاد رہے گی۔

☆مدثر نذر چیمہ صاحب جماعت بالٹی مور سے آئے تھے۔ کہنے لگے کہ آج ہم پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ ہم نے ملاقات کی سعادت پائی۔ میں نے آج تک پوری زندگی میں حضور انور جیسا پرنور چہرہ اور شفیق انسان نہیں دیکھا۔ مجھے تو ایسے لگا کہ ایک طرف سے مردہ جسم اندر گیا تو دوسری طرف سے روحانی زندگی مل گئی۔ یہ دو تین منٹ میری ساری زندگی کے بہترین، سب سے عمدہ اور سب سے اچھے لمحات تھے۔ ان کی اہلیہ تو رونے لگ گئی تھیں اور کہنے لگیں کہ حضور کی شخصیت میں تو انسان کھو جاتا ہے۔ ایک دوسری دنیا میں چلا جاتا ہے میں تو بیان ہی نہیں کر سکتی۔

☆ایک دوست قیوم ناصر صاحب جو بالٹی مور (Balti More) جماعت سے آئے تھے کہنے لگے کہ میری تو ملاقات ابھی نہیں ہونی تھی۔ مجھے آج ہی پتہ چلا ہے کہ میری ملاقات ہے۔ میں تو پندرہ گھنٹے کل پوری رات اور آج صبح خدمت خلق کی ڈیوٹی کرتا رہا۔ پھر تھوڑی دیر کیلئے سو گیا تھا۔ فون کرتے رہے لیکن میں سونے کی وجہ سے فون نہیں اٹھا رہا تھا۔ آخر کسی نے مجھے ڈھونڈ لیا اور مجھے مسجد لے آئے۔ میں بہت ہی خوش قسمت، خوش نصیب ہوں کہ میری پیارے آقا سے ملاقات ہوگئی۔ خدائی تقدیر ہی تھی کہ ڈھونڈنے والوں نے مجھے ڈھونڈ لیا۔

☆ایک دوست ناصر احمد صاحب جماعت ڈیٹن سے آئے تھے کہنے لگے کہ یہ میری زندگی کی پہلی ملاقات تھی۔ میری بیوی ایک انڈونیشین نومبائعہ ہے۔ ان کی اہلیہ کہنے لگیں کہ حضور انور سے ملاقات ایک خواب لگتا ہے مجھے اتنی خوشی ہو رہی ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتی۔ مجھے تو میری کئی مہینوں کی دعا کا پھل ملا ہے۔ میں گزشتہ کئی مہینوں سے دعا کر رہی تھی کہ اے اللہ ہماری خلیفہ وقت سے ملاقات کروا دے۔ آج اللہ نے ہماری دعا سن لی۔

یہ ملاقاتیں 1 بجکر 10 منٹ پر ختم ہوئیں۔

بعد ازاں مکرم ڈاکٹر فہیم یونس صاحب نائب امیر امریکہ اور میر عمر احمد صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور انصار ہاؤسنگ کمپلیکس کی پراگریس رپورٹ پیش کی۔ یہ ہاؤسنگ کمپلیکس مسجد بیت الرحمٰن سے 50 میل کے فاصلہ پر واقع Joppa Towne میں تعمیر کیا گیا ہے۔ اس کمپلیکس میں دو ہزار پانچ صد مربع فٹ سے لے کر تین ہزار مربع فٹ کے 48 گھر تعمیر کیے گئے ہیں اور قریباً دس ہزار مربع فٹ رقبے پر مشتمل ایک کمیونٹی سینٹر بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ اس سنٹر میں نماز پڑھنے کیلئے مسجد کا ہال بھی بنایا گیا ہے۔ حضور انور نے قبل ازیں سال 2018ء میں اس پراجیکٹ کا دورہ فرمایا تھا اور اس موقع پر تفصیلاً ہدایات دی تھیں۔ ان تمام ہدایات کے مطابق اب کام تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ ڈاکٹر فہیم قریشی صاحب نے اس موقع پر مکرم خرم بشیر صاحب کیلئے دعا کی درخواست کی۔ موصوف نے اس پراجیکٹ پر بے حد خدمت کی توفیق پائی ہے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام 1 بجکر 20 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں 1 بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''مسجد بیت الرحمٰن'' میں تشریف لا کر نمازِ ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

اجتماعی ملاقات

پروگرام کے مطابق 6 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لائے جہاں مرد احباب کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اجتماعی ملاقات کا پروگرام رکھا گیا تھا۔ اس ملاقات میں 225 راحباب شامل ہوئے۔ ان میں ایک بہت بڑی تعداد ایسی تھی جن کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کی زندگی میں پہلی ملاقات تھی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان احباب کو بات کرنے کا موقع عطا فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا جس نے بات کرنی ہے، کچھ کہنا ہے، باری باری ہاتھ کھڑا کریں اور بات کرتے جائیں۔

☆ایک نوجوان عثمان حیدر صاحب ربوہ سے آئے تھے۔ کہنے لگے یہاں تین سال سے اسائیلم کیا ہوا ہے۔ لیکن ابھی تک کوئی جواب نہیں آیا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ آپ کو صبر کرنا پڑے گا۔ انشاء اللہ ہو جائے گا۔ جاب کر رہے ہیں تو پھر ٹھیک ہے۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے گا۔

☆ایک دوست احتشام الحسن صاحب ربوہ سے آئے تھے جب انہوں نے اپنا تعارف کروایا تو حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے بھائی، عزیز تو جرمنی میں بھی ہیں، یوکے میں بھی ہیں، آئرلینڈ میں بھی ہیں۔ موصوف نے کہا کہ میں ربوہ میں F.SC کر رہا تھا۔ اب ادھر آ گیا ہوں، میری کامیابی کیلئے دعا کریں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆ایک دوست سری لنکا سے آئے تھے۔ کہنے لگے ہمارے کیسز ریجیکٹ ہو چکے تھے۔ حضور انور کی ہدایت پر جماعت نے ہمارے لیے بہت کوشش کی۔ اب ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ ہم شکریہ ادا کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا وہاں جو حالات خراب ہوئے تھے اس سے پہلے نکل آئے تھے۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ ہم پہلے آ گئے تھے۔

☆ایک نوجوان نے عرض کیا کہ میں 24 سال کا ہوں، شادی کر کے آیا ہوں، سکول کا ڈپلومہ لے رہا ہوں۔ پھر آگے مزید پڑھنا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کامیاب کرے۔

☆ایک دوست نے عرض کیا کہ میں پاکستان سے وہاڑی سے آیا ہوں۔ آج یہاں صرف حضور انور کا دیدار کرنے آیا ہوں۔ ایک بزرگ نے ہاتھ میں مائیک پکڑا اور عرض کیا کہ میں پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ مجھے حضور صحیح طرح نظر نہیں آ رہے تھے۔ تو میں نے مائیک صرف اس لیے پکڑا ہے کہ کھڑا ہو کر حضور کا دیدار کرلوں۔ ورنہ میرا کوئی سوال، درخواست نہیں ہے۔

☆ایک دوست نے عرض کیا کہ میرا بیٹا گیارہ سال سے ملائیشیا میں ہے، اس کیلئے دعا کریں خدا تعالیٰ

رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ (الہامی دعا حضرت مسیح موعودؑ)
ترجمہ: اے میرے ربّ! ہر ایک چیز تیری خادم ہے، اے میرے رب! شریر کی شرارت سے مجھے پناہ میں رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر

KOLKATA BAZAR MOBILE SHOP
Prop. : Minzarul Hassan
Contact No. 6239691816, 8116091155
Delhi Bazar, Qadian - 143516
Dist. Gurdaspur, PUNJAB

COAT-PANT, SHERWANI, VASE COAT
SALWAR KAMEEZ, LADIES COAT
عمدہ کوالٹی کے کپڑے مناسب ریٹ پر دستیاب ہیں

Gentelman Tailors
Civil Line Road, Near Four Story
Qadian - 143516 Dist. Gurdaspur, PUNJAB
Tayyab : 9779827028 Sadiq : 9041515164

اسکی مشکلات دور فرمائے اور ہمارے ملنے کے سامان پیدا فرمائے۔ حضور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆ایک نوجوان نے اپنی پڑھائی کا بتا کر مزید تعلیمی فیلڈ کیلئے راہنمائی چاہی تو حضور انور نے فرمایا میڈیسن کرواور دنیا کے کام آؤ۔

☆ایک دوست نے عرض کیا کہ سری لنکا سے آیا ہوں۔ یہاں کام بھی کر رہا ہوں۔ حضور انور نے اس نوجوان کو ہدایت فرمائی کہ شادی کرواؤ۔

☆ایک دوست نے بتایا کہ سری لنکا میں آٹھ سال رہ کر آیا ہوں۔ حالات کافی خراب رہے ہیں۔ بڑی مشکلات سے گزرے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جب اس طرح سفر پر نکلتے ہیں تو مشکلات تو آتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا اب آپ یہاں پہنچ گئے ہیں۔ ہمیشہ اپنے دین کو مقدم کرنے کا عہد کرو۔ خدا تعالیٰ فضل فرماتا رہے گا۔ عبادت کا حق ادا کرو یہ نہ ہو کہ امریکہ آئے ہو تو دنیا میں ڈوب جاؤ۔

☆ایک نوجوان نے عرض کیا کہ میں سری لنکا سے آیا ہوں۔ حضور انور نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ شادی کرواؤ اور ہمیشہ اللہ کو یاد رکھو۔

☆ایک صاحب نے عرض کیا کہ برما سے آیا ہوں۔ یہاں ریفیوجی کیس کیا ہے۔ وہاں پر لیکچرر تھا۔ اب یہاں پی ایچ ڈی کر رہا ہوں۔ حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ بیوی بچے میرے ساتھ ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆ایک دوست نے حضور انور کی خدمت میں اپنے یہاں قیام کے حوالہ سے بات کی تو حضور نے فرمایا اب آپ نے یہاں رہنا ہے یا واپس جانا ہے۔ فرمایا، پاؤں جمالو۔ جاب کی آفر ہوئی ہے تو قبول کرلو اور یہاں رہو۔

☆ایک بزرگ نے عرض کیا کہ پاکستان سے آیا ہوں۔ میری نظر گرتی جارہی ہے۔ میرا دایاں گھٹنا خراب ہے کام نہیں کرتا۔ اس پر حضور انور نے دریافت فرمایا آپ کی عمر کیا ہے۔ ان صاحب نے عرض کیا 92 سال ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا پھر اب تو گھٹنے خراب ہی ہونے ہیں۔

ملاقات کرنے والے یہ احباب میری لینڈ (Mary Land) کی مقامی جماعت کے علاوہ مختلف 27 جماعتوں اور علاقوں سے آئے تھے ان میں سے بعض بڑے لمبے اور طویل سفر طے کر کے آئے تھے۔

Miami سے آنے والے 1056 میل، Los Angeles سے آنے والے 2670 میل اور Silicon Valley سے آنے والے افراد 2845 میل کا سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا کی ملاقات کیلئے پہنچے تھے۔ ملاقات کے بعد ایک دوست اطہر احمد نوید صاحب جو نارتھ Virginia سے آئے تھے کہنے لگے اب مجھے اور کیا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ملاقات کی سعادت عطا فرمائی ہے۔ میں اللہ سے اس سے زیادہ اور کچھ نہیں مانگ سکتا۔

☆ایک دوست فرحان صاحب نے بتایا کہ جیسے ہی حضور آکر تشریف فرما ہوئے تو دل کی ساری ٹینشن دور ہوگئی اور مجھے تو اپنے سانس کی بھی آواز نہیں آرہی تھی۔ میرے دل کی خواہش خدا تعالیٰ نے پوری کردی۔ میرے لیے تو کچھ بہت بڑا ہوا۔

☆نعیم احمد صاحب جماعت Harris Burg سے آئے تھے کہنے لگے کہ میں تو حضور کو ہی دیکھتا رہا اور دعائیں کرتا رہا۔ میری حضور سے ملنے کی خواہش خدا تعالیٰ نے پوری کردی۔

☆تقی احمد باجوہ صاحب جماعت Harris Burg سے آئے تھے کہنے لگے میرے بیٹے کی عمر دو سال ہے مجھے اسکے ساتھ ملاقات کا موقع ملا۔ دعا کیلئے کہا۔ لیکن جب مجھے Mic ملا تو حضور کا جلال اتنا تھا کہ مجھ سے بات نہ ہوسکی۔ ایک دوست محمد اظہر طاہر صاحب ساؤتھ Virginia سے آئے تھے کہنے لگے کہ یہ میری زندگی کی پہلی ملاقات تھی۔ حضور کے چہرہ مبارک پر بہت نور تھا جسے دیکھ کر انسان سب کچھ بھول جاتا ہے۔ میں نے فیملی کیلئے دعا کی درخواست کی۔

☆ضیاء الرحمٰن صاحب جماعت Harris Burg سے آئے تھے۔ کہنے لگے میں تھوڑا اونچا سنتا ہوں، آواز زیادہ نہیں آئی۔ لیکن میں سارا وقت حضور کو دیکھتا رہا۔ میں اپنے جذبات، احساسات بتا نہیں سکتا، بیان سے باہر ہے۔

☆ایک صاحب ناصر سمیع صاحب نارتھ ورجینیا سے آئے تھے۔ کہنے لگے کہ حضور کے سامنے ایسا تھا جیسے مجلس عرفان ہورہی ہو۔ حضور انور کا اتنا فرمانا کہ خدا تعالیٰ فضل کرے ہمارے لیے یہی کافی ہوتا ہے۔ اس سے دل کو بہت تسلی ہوتی ہے۔

☆ایک نوجوان احتشام الحسن صاحب جماعت ساؤتھ ورجینیا سے آئے تھے۔ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے کہ حضور انور سے ملنے کی بہت خواہش تھی۔ حضور خواب میں دو دفعہ آچکے ہیں، میرے والد صاحب نے بھی خواب میں حضور انور کو دیکھا۔ آج میں ملاقات میں حضور انور کا چہرہ ہی دیکھتا رہا۔ میں نے حضور انور کو اپنی انگوٹھی دی، حضور انور نے اپنی انگوٹھی سے مَس کر کے دی۔ میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت انسان سمجھتا ہوں۔

☆پیر معین الدین شاہ صاحب فلاڈلفیا جماعت سے آئے تھے کہنے لگے کہ حضور انور نے مجھ سے پوچھا کہ تم کس علاقے کے پیر ہو۔ میں نے عرض کیا صوفی احمد جان صاحب کے خاندان میں سے ہوں اور مجھے پتا ہی نہیں تھا کہ میرے ایک عزیز رشتہ دار جو حال ہی میں امریکہ آئے ہیں وہ بھی اس اجتماعی ملاقات میں شامل تھے۔ حضور انور نے ہی مجھے اس عزیز کا بتایا کہ وہ بھی یہاں ہیں۔ یہ حضور انور کی برکت ہے کہ نہ صرف حضور انور سے میری پہلی ملاقات ہوئی بلکہ اپنے عزیز رشتہ دار سے بھی میں پہلی دفعہ ملا۔

مرد احباب کے ساتھ یہ گروپ ملاقات 6 بجکر 45 منٹ تک جاری رہی۔

لجنہ کی اجتماعی ملاقات

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ ہال میں تشریف لے آئے جہاں لجنہ کے گروپ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے اجتماعی طور پر شرف ملاقات پایا۔ اس ملاقات میں مجموعی طور پر 245 خواتین اور بچیاں شامل تھیں۔ جو امریکہ کی مختلف 28 جماعتوں سے آئی تھیں۔

حضور انور نے فرمایا وہ خواتین جو کوئی سوال کرنا چاہتی ہیں یا کچھ کہنا چاہتی ہیں، اپنے ہاتھ اٹھائیں۔ اس پر خواتین نے اپنے ہاتھ اٹھائے۔ اکثر خواتین نے اپنا تعارف کروایا اور اپنی فیملی History کا ذکر کیا۔ بعض خواتین نے اپنی فیملی کیلئے دعا کی درخواست کی۔ بعض طالبات نے اپنی پڑھائی کے حوالہ سے حضور انور سے راہنمائی کی درخواست کی۔ ان میں Healthcare، قانون، زراعت اور میڈیکل کی طالبات شامل تھیں۔

بعض خواتین جو ملاقات میں شامل تھیں اور ان کی نئی شادی ہوئی تھی انہوں نے حضور انور سے دعا کی اور نصیحت کی درخواست کی۔ بعض خواتین نے اپنی بیٹیوں کا ذکر کرتے ہوئے ان کے رشتوں کے حوالہ سے دعا کی درخواست کی۔

بعض خواتین نے اپنی خوابوں کے بارہ میں بیان کیا جس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو باقاعدگی سے درود شریف پڑھنا چاہیے۔ خواتین کے گروپ کی یہ ملاقات 7 بجکر 25 منٹ پر ختم ہوئی۔

نومبائعین و نومبائعات کی اجتماعی ملاقات

اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دوبارہ مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لے آئے۔ جہاں نومبائعین کے گروپ نے حضور انور کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔

اس گروپ میں پندرہ لجنہ ممبرات تھیں اور تیس سے زائد مرد احباب تھے۔ خواتین ایک علیحدہ حصہ میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ درمیان میں سکرین لگائی گئی تھی۔

نومبائعین سے میٹنگ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عبداللہ ڈبا صاحب مربی سلسلہ نے کی۔

حضور انور کے سامنے دائیں طرف خواتین بیٹھی تھیں۔ نومبائع خواتین نے باری باری اپنا تعارف کروایا۔ ایک نو مبائع خاتون مراکش سے تھیں۔ انہوں نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ ان کے خاوند MTA العربیہ کو دیکھنے کی وجہ سے بیعت کی طرف مائل ہوئے اور اب اللہ کے فضل سے پوری فیملی احمدیت قبول کر چکی ہے۔

مرد احباب نے بھی باری باری اپنا تعارف کروایا اور اپنے حالات بھی بیان کیے۔ ان نومبائعین میں سے بعض ایسے افریقن امریکن بھی تھے جن کے والدین یا آباء واجداد احمدی تھے۔ لیکن یہ نوجوان جماعت سے دور ہٹ گئے تھے۔ اب جماعت کے دوبارہ رابطہ اور کوشش کے نتیجہ میں ان کی یہ اولاد بیعت کر کے واپس آگئی ہے۔

☆ گیمبیا سے ایک نومبائع تھے ان کے نام کے ساتھ چام (Cham) آتا تھا۔ حضور انور نے فرمایا کہ گیمبیا میں ہمارے ایک مربی چام صاحب بھی ہیں کیا آپ ان کے رشتہ داروں میں سے ہیں تو اس پر اس نومبائع نے کہا کہ یہ میرے رشتہ دار ہیں۔

ان نومبائعین میں سے بعض ایسے بھی تھے جن کو بیعت کرنے کے بعد ان کی فیملی کی طرف سے مخالفت کا سامنا تھا۔ یہاں تک کہ بعضوں کی فیملی نے ان کو چھوڑ دیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سب سے پوچھا کہ بیعت کے بعد وہ اپنے خاندان کی طرف سے کن مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ ایک نومبائع نے بیان کیا کہ جب اس کی فیملی کو علم ہوا کہ میں نے بیعت کرلی ہے اور میں اب احمدی ہو چکا ہوں تو پوری فیملی نے شہر کو ہی چھوڑ دیا اور قطع تعلق کرلیا۔ لیکن میں احمدیت پر مضبوطی سے قائم ھوں۔

☆ایک آدمی نے بتایا کہ اُس نے ابھی تک بیعت نہیں کی۔ جس پر حضور انور نے فرمایا آپ صبر سے دعا کریں اور اللہ تعالیٰ سے تسلی مانگیں۔ پھر جب آپ کا دل پوری طرح مطمئن ہو تو آپ بیعت کریں۔

☆Baltimore سے ایک نومبائع دوست Nacho صاحب تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کا Food Truck Business ہے اور اس نے اپنی اہلیہ کے ساتھ بیعت کی ہے۔ حضور انور نے اسے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا۔ آپ کو دیکھ کر خوشی ہوئی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

تجھے حمد و ثنا زیبا ہے پیارے ✿ کہ تو نے کام سب میرے سنوارے
ترے احساں مرے سر پر ہیں بھارے ✿ چمکتے ہیں وہ سب جیسے ستارے

طالب دعا: رحمت بی بی صاحبہ (مکرم شجاعت علی خان صاحب مرحوم اینڈ فیملی) دارالفضل، کیرنگ صوبہ اڈیشہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

ہر اک نعمت سے تو نے بھر دیا جام ✿ ہر اِک دشمن کیا مردُود و ناکام
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی ✿ فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

طالب دعا: ضیاء الدین خان صاحب مع فیملی (حلقہ محمود آباد، جماعت احمدیہ کیرنگ صوبہ اڈیشہ)

ہے۔

☆ایک پندرہ سالہ نوجوان نے احمدیت سے پہلے کی زندگی کے بارہ میں بتایا کہ وہ بالکل مطمئن نہیں تھا۔جس پر حضور انور نے فرمایا کہ باقاعدگی کے ساتھ نماز پڑھا کریں۔اللہ تعالیٰ آپ کو ہر لحاظ سے مطمئن فرمائے۔

نومبائعین کو مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور نے فرمایا آپ سب سورت فاتحہ سیکھیں اور نماز میں پڑھیں۔ یہ پڑھنی ضروری ہے۔ پھر اس کا ترجمہ سیکھیں۔اس کے معانی کا آپ کو پتا ہونا چاہیے۔

☆ایک نوجوان جن کے والد صاحب احمدی تھے انہوں نے بتایا کہ ان کے والد صاحب کی دعا تھی کہ ان کے سب بچے احمدی ہو جائیں لیکن ابھی تک صرف وہ اکیلے ہی ہیں جنہوں نے احمدیت قبول کرنے کا شرف پایا ہے۔اس پر حضور انور نے مسکرا تے ہوئے فرمایا: باپ کی دعا صرف ایک بچے کیلئے کام آئی۔ پھر حضور انور نے ان کو دعا دی۔

☆ایک دوست Christopher R Meyer آف Orlando نے حضور انور کی خدمت میں ہاتھ پر بیعت کرنے کی درخواست کی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت یہ درخواست منظور فرمائی اور اگلے دن بیعت کے انتظام کیلئے فرمایا۔

☆ایک دوست جن کا تعلق بنگلہ دیش سے تھا۔ انہوں نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ ان کے والدین احمدی تھے لیکن یہ خود مذہب سے دور ہی رہتے تھے۔ایک دن انہوں نے خواب دیکھا جس کے بعد وہ نیو یارک کی ایک مسجد کے پاس سے گزر رہے تھے تو دیکھا کہ اس مسجد پر احمدیہ مسلم جماعت لکھا ہوا تھا۔اس کے بعد 2018ء سے 2022ء تک یہ باقاعدگی کے ساتھ اسی مسجد میں جمعہ کیلئے آتے رہے۔ بالآخر ان کو بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ اور اس کے بعد وہ جماعت کے اکثر پروگراموں میں شامل ہوتے رہے، آج ان کی حضور انور سے ملاقات کی خواہش پوری ہوئی۔ موصوف نے کہا کہ مربی احتشام الحق کوثر صاحب نے میرے ساتھ بڑا وقت لگا کر بڑے صبر و تحمل کے ساتھ مجھے نہ صرف احمدیت کی تعلیم سکھائی بلکہ اپنے اعمال سے میرے لیے ہدایت کا موجب بنے۔

آخر پر ایک خاتون نے اپنا اسلامی نام رکھنے کی درخواست کی۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت موصوفہ کا نام ان کے اصل نام کی مناسبت سے لئیقہ رکھا۔

8 بجکر 10 منٹ پر یہ میٹنگ اپنے اختتام کو پہنچی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے اپنے دفتر تشریف لے آئے۔ 8 بجکر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمٰن تشریف لا کر نمازِ مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

......☆......☆......☆......

شادی کے موقع پر جہیز کا مطالبہ

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”بعض لوگ جہیز کی شرطیں لگاتے ہیں، اتنا سامان ہو تو ہم شادی کریں گے۔ یہ سب لغو ہے۔ میں متواتر سالہا سال سے جماعت کو توجہ دلا رہا ہوں کہ ان کی اصلاح کی جائے۔ اگر جماعت کے لوگ اس طرف توجہ کریں تو بہت جلد اصلاح ہو سکتی ہے۔ اگر وہ عہد کر لیں کہ ہر ایسی شادی جس میں فریقین میں سے کسی کی طرف سے بھی شرطیں عائد کی گئی ہوں تو ہم اس میں شریک نہ ہوں گے تو دیکھ لو تھوڑے ہی عرصہ میں وہ لوگ ندامت محسوس کرنے لگیں گے اور ان شنیع حرکات سے باز آجائیں گے۔ بھلا اس سے زیادہ اور کیا ذلیل کن بات ہو سکتی ہے کہ لڑکیوں کے چارپایوں کی طرح سودے کئے جائیں اور منڈی میں رکھ کر ان کی قیمت بڑھائی جائے۔ پس ہماری جماعت کو ایسی شنیع حرکات سے بچنا چاہئے اور عہد کرنا چاہئے کہ ایسی شادی میں کبھی شامل نہ ہونگے خواہ وہ سگے بھائی بہن کی ہو۔“ (الفضل 18/اپریل 1947)

(شعبہ رشتہ ناطہ، نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے جُڑے رہنے اور خلافت سے وابستہ رہنے کیلئے اطاعت کے وہ معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے جو اعلیٰ درجہ کے ہوں جن سے باہر نکلنے کا کسی احمدی کے دل میں خیال تک پیدا نہ ہو

(خطبہ جمعہ فرمودہ 9/جون 2006ء)

طالب دعا : افراد خاندان مکرم شکیل احمد گنائی صاحب مرحوم (دارالرحمت، جماعت احمدیہ ریشی نگر، کشمیر)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

خلیفہ نبی کے جاری کردہ نظام کی بجا آوری کی جماعت کو تلقین کرتا ہے اور شریعت کے احکامات کو لاگو کرنے کی کوشش کرتا ہے اس لئے اسکی اطاعت بھی کرو اور اسکے بنائے ہوئے نظام کی اطاعت بھی کرو

(خطبہ جمعہ فرمودہ 9/جون 2006ء)

طالب دعا : محمد پرویز حسین اینڈ فیملی (گوروپالی-ساؤتھ) شانتی نکیتن (جماعت احمدیہ بیر بھوم، بنگال)

بقیہ خطبہ بطرز سوال وجواب از صفحہ 17

بقیہ خطبہ بطرز سوال وجواب از صفحہ 17

اپنے دو فرمانبردار بندے بنادے اور ہماری ذرّیت میں سے بھی اپنی ایک فرمانبردار امت پیدا کردے اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا۔ اور ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جُھک جا۔ یقیناً تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

سوال جماعت احمدیہ کی مساجد کی اغراض کیا ہوتی ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہماری مساجد کی بنیادیں ان دعاؤں کے ساتھ اُٹھائی جاتی ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے خدا کے گھر کی بنیادیں اٹھاتے وقت کی تھیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی بابت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کیا پیشگوئی کی تھی؟

جواب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے امت محمدیہ کو مخاطب کر کے فرمایا تھا: اگر تمہیں گھٹنوں کے بل برف پر چل کر بھی اسکے پاس جانا پڑے تو اس کے پاس جانا اور اسے میرا سلام کہنا۔

سوال حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مخالفین نے آگ میں کیوں ڈالا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ کی محبت میں شرک کے خلاف ایک عظیم جہاد کیا تھا اور مخالفین نے اس وجہ سے ان کو آگ میں بھی ڈالا تھا۔

سوال ہم کب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیاروں میں شامل سمجھے جائیں گے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب تک وہ محبت اپنے دل میں پیدا نہ کریں جو ابراہیم علیہ السلام کو اپنے خدا سے تھی۔ جب تک ہم اپنے آپ کو مکمل طور پر خدا تعالیٰ کے احکامات کے سپرد نہ کردیں۔ جب تک ہم اپنے تمام معاملات خدا پر نہ چھوڑ دیں اور عبادتوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کے ساتھ ساتھ جھوٹی اناؤں کو نہ چھوڑ دیں۔ جب تک ہم اپنے خاندانوں اور برادری کی بڑائی کے تکبر سے باہر نہ نکلیں۔ جب تک ہم اس چکر میں رہیں گے کہ میں سیّد ہوں یا مغل ہوں یا پٹھان ہوں یا جاٹ ہوں یا آرائیں ہوں، ان لفظوں سے جب تک باہر نہیں نکلیں گے جب تک ہم اپنے معیار اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق تقویٰ کو نہ بنالیں کوئی فائدہ نہیں۔ تب ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم وفاداروں میں ہیں۔ اور اس زمانے کے ابراہیم سے جو عہد بیعت ہم نے باندھا ہے اس کو پورا کرنے والے ہیں۔ پس جب ہم یہ معیار حاصل کرلیں گے تو تب ہی ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیاروں میں شامل سمجھے جائیں گے۔

سوال احمدی کو کس طرح کی تعلیم کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: احمدی کو بھلائی اور خیر کی تعلیم کو ہی ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے کیونکہ یہی چیز ہے جس نے اسلام کی صحیح تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کا کردار ادا کرنا ہے، بھولے بھٹکوں کو راستہ دکھانا ہے۔ یہ تعلیم پھیلانے میں مساجد ایک بہت بڑا کردار ادا کرتی ہیں۔ ہمیں اپنے عمل سے ثابت کرنا ہوگا کہ ہماری مساجد امن کا نشان ہیں، اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو اللہ تعالیٰ کے قریب لانے کی ضامن ہیں۔

سوال مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احباب جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانۂ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہوگی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر، جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہئے پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا۔

سوال جماعت کی ترقی کب ہوگی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جماعت کی ترقی تبھی ہوگی جب دنیا کو یہ باور کرادیں گے کہ مساجد خدا تعالیٰ کی مخلوق کو اس کے دَر پر جھکانے کا ذریعہ ہیں نہ کہ فساد کا۔

سوال مسجدوں کی اصل زینت کس کے ساتھ وابستہ ہے؟

جواب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: مسجدوں کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ ورنہ یہ سب مساجد ویران پڑی ہوئی ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چھوٹی سی تھی۔ کھجور کی چھڑیوں سے اس کی چھت بنائی گئی تھی۔ اور بارش کے وقت چھت میں سے پانی ٹپکتا تھا۔ مسجد کی رونق نمازیوں کے ساتھ ہے۔ مسجدوں کے واسطے حکم ہے کہ تقویٰ کے واسطے بنائی جائیں۔

سوال اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بندوں میں آپ کب شمار کئے جاؤ گے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہر احمدی کو یہ سوچنا چاہئے کہ اس نے زمانے کے امام کو مان کر جو عہد کیا ہے کہیں وہ ان باتوں کے کرنے سے یا صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑنے سے یا بدظنیوں کی وجہ سے یا دوسرے کو حقیر سمجھنے سے اور تکبر کی وجہ سے وہ اس عہد کو توڑنے والا تو نہیں بن رہا۔ پس جب آپ اس سوچ کے ساتھ اپنے جائزے لے رہے ہوں گے تو جہاں آپ اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بندوں میں شمار ہو رہے ہوں گے وہاں محبتوں کی خوشبو بھی فضا میں بکھیر رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو ایسے عملوں کی توفیق دے۔

سوال مسجدوں میں داخل ہونے کیلئے نیت کس طرح کی ہونی چاہئے؟

جواب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ہماری اس مسجد میں اس نیّت سے داخل ہوگا کہ بھلائی کی بات سیکھے یا بھلائی کی بات جانے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہوگا۔

سوال وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى سے کیا مراد ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اس جگہ مقامِ ابراہیم سے اخلاق مرضیہ ومعاملہ باللہ مراد ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق چلنا اور اللہ تعالیٰ کے مطابق ہر معاملہ کرنا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو بدصحبت سے بچنے کیلئے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: کسی بدصحبت میں نہ بیٹھیں۔ اور اگر بعد میں ثابت ہو کہ ایک شخص جوان کے ساتھ آمد و رفت رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے احکام کا پابند نہیں ہے...... یا حقوق العباد کی کچھ پروا نہیں رکھتا اور یا ظالم طبع اور شریر مزاج یا بدچلن آدمی ہے اور یا یہ کہ جس شخص سے تمہیں تعلق بیعت یا ارادت ہے۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اور بعد میں خلفاء سے ”اس کی نسبت ناحق اور بے وجہ بدگوئی اور زبان درازی اور بدزبانی اور بہتان اور افتراء کی عادت جاری رکھ کر خدا تعالیٰ کے بندوں کو دھوکہ دینا چاہتا ہے تو تم پر لازم ہوگا کہ اس بدی کو اپنے درمیان سے دور کرو اور ایسے انسان سے پرہیز کرو جو خطرناک ہے۔

......☆......☆......☆......

ایک سچے مومن کیلئے ضروری ہے کہ وہ ہر وقت اس بات کو اپنے پیش نظر رکھے کہ دنیوی زندگی دراصل ایک عارضی زندگی ہے اور اسکی تکالیف بھی عارضی ہیں اور جن لوگوں کو اس عارضی زندگی میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اسکے بدلہ میں ایسے شخص کی اخروی زندگی جو دراصل دائمی زندگی ہے، کی تکالیف دور فرما دیتا ہے

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے سوالات کے بصیرت افروز جوابات

نوٹ: سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف وقتوں میں اپنے مکتوبات اور ایم ٹی اے کے مختلف پروگراموں میں اہم مسائل کے بارہ میں جو ارشادات مبارکہ فرماتے ہیں، ان میں سے کچھ قارئین کے افادہ کیلئے الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کیے جا رہے ہیں۔ (ادارہ)

(قسط:42)

سوال یمن سے ایک دوست نے بیوی کو دی جانے والی تین طلاقوں کی بابت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں راہنمائی کی درخواست کی۔ جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 23/اگست 2021ء میں اس مسئلہ پر درج ذیل راہنمائی فرمائی۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب اصل میں جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے تو بیوی کی کسی ناقابل برداشت اور فضول حرکت پر ناراض ہو کر یہ قدم اٹھاتا ہے۔ بیوی سے خوش ہو کر تو کوئی انسان اپنی بیوی کو طلاق نہیں دیتا۔ اس لیے ایسے غصہ کی حالت میں دی جانے والی طلاق بھی مؤثر ہوتی ہے۔ لیکن اگر کوئی انسان ایسے طیش میں تھا کہ اس پر جنون کی سی کیفیت طاری تھی اور اس نے نتائج سے بے پرواہ ہو کر جلد بازی میں اپنی بیوی کو طلاق دی اور پھر اس جنون کی کیفیت کے ختم ہونے پر نادم ہوا اور اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا تو اسی قسم کی کیفیت کے بارے میں قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ (البقرہ:226) یعنی اللہ تمہاری قسموں میں (سے) لغو (قسموں) پر تم سے مؤاخذہ نہیں کرے گا۔ ہاں جو (گناہ) تمہارے دلوں نے (بالارادہ) کمایا اس پر تم سے مؤاخذہ کرے گا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بُردبار ہے۔

آپ کی بیان کردہ صورت سے تو بظاہر یہی لگتا ہے کہ آپ مختلف وقتوں میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے چکے ہیں اور قرآن کریم نے ایک مسلمان کو جو تین طلاق کے استعمال کا حق دیا ہے، آپ اسے استعمال کر چکے ہیں اور اب آپ اپنی بیوی سے رجوع کرنے کا حق نہیں رکھتے۔ جب تک کہ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ والی شرط پوری نہ ہو۔

بہرحال ان امور کی روشنی میں آپ خود اپنا جائزہ لے کر اپنے متعلق فیصلہ کریں کہ آپ کی طلاق حقیقی رنگ میں تھی یا لغو طلاق کے زمرہ میں آتی ہے۔

سوال جرمنی سے ایک خاتون نے لڑکوں اور لڑکیوں کا اپنے جسموں کے مختلف حصوں پر Piercing کروانے کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مسئلہ دریافت کیا ہے۔ جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 23/اگست 2021ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا:

جواب اسلام نے چیزوں کی حلت و حرمت کے احکامات کے علاوہ بعض اشیا کے طیب وغیر طیب ہونے اور بعض کاموں کے لغو ہونے کے بارے میں بھی تعلیمات دی ہیں۔ زیور پہننے کیلئے لڑکیوں کے کان اور ناک کی حد تک Piercing کروانے کا رواج شروع سے چلا آتا ہے اور اس میں کسی قسم کی قباحت اور ممانعت نہیں پائی جاتی۔ لیکن لڑکوں کیلئے تو کان اور ناک وغیرہ چھدوانا بھی ناپسندیدہ اور لغو کام ہے۔

ہر کام کی ایک حد ہوتی ہے، جب اس حد سے تجاوز کیا جائے تو ایک جائز کام بھی بعض اوقات ناجائز یا لغو کے زمرہ میں شامل ہو جاتا ہے۔ جس میں پڑنے سے ایک مومن کو منع کیا گیا ہے۔ (سورۃ المومنون:4)

نپلز اور جسم کے ایسے حصوں پر Piercing کروانا جنہیں اسلام نے پردہ میں رکھنے کا حکم دیا ہے ان پر ایسا کام کروانا تو ویسے ہی بے حیائی اور خلاف شریعت فعل ہے۔ باقی زبان پر اور ہونٹوں کے اندر اور باہر Piercing کروانا کئی قسم کی بیماریوں اور انفیکشن کا باعث ہو سکتا ہے۔ اس لیے میرے نزدیک تو لڑکیوں کیلئے بھی پردہ میں رہتے ہوئے صرف ناک اور کان میں زیور کے استعمال کیلئے Piercing کروانے کی اجازت ہے اور اس سے زیادہ ان کیلئے بھی یہ کام لغو اور ناجائز کے زمرہ میں آئے گا۔

سوال ڈنمارک سے ایک مربی صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ اور ذوالحجہ کے پہلے عشرہ میں سے کس کی فضیلت زیادہ ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 25/اگست 2021ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا:

جواب قرآن کریم اور احادیث نبویہ ﷺ میں ان دونوں مہینوں کی فضیلت کا کوئی باہمی تقابلی جائزہ تو بیان نہیں ہوا بلکہ دونوں مہینوں اور ان میں ہونے والی عبادات کے کثرت سے فضائل و برکات بیان ہوئے ہیں۔ یہ فضائل عمومی رنگ میں بھی بیان ہوئے ہیں اور بعض اوقات حضور ﷺ نے کسی سوال پوچھنے والے کے حالات کے پیش نظر اور بعض اوقات موقعہ محل کے لحاظ سے بھی انہیں بیان فرمایا ہے۔

قرآن کریم اور حدیث میں بیان ہونے والی ان فضیلتوں کی بنا پر بعض اعتبار سے رمضان المبارک کا آخری عشرہ اور اس میں کی جانے والی عبادتیں اور اس میں نازل ہونے والے احکام بظاہر زیادہ افضل قرار پاتے ہیں اور بعض لحاظ سے ذوالحجہ کا پہلا عشرہ اور اس کی عبادات بظاہر زیادہ افضل ٹھہرتے ہیں۔ چنانچہ حضور ﷺ نے ایک موقعہ پر فرمایا: سَيِّدُ الشُّهُوْرِ شَهْرُ رَمَضَانَ وَأَعْظَمُهَا حُرْمَةً ذُو الْحِجَّةِ (شعب الایمان للبیہقی، فصل تخصیص أیام العشر من ذي الحجۃ، حدیث نمبر 3597) یعنی تمام مہینوں کا سردار رمضان کا مہینہ ہے اور ان میں سے حرمت کے اعتبار سے سب سے عظیم ذوالحجہ کا مہینہ ہے۔

سوال گھانا سے ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ اگر کسی نے میت کو چھوا ہو تو کیا اس کیلئے غسل جنابت کرنا فرض ہے اور کیا وہ غسل جنابت کیے بغیر نماز جنازہ میں شامل ہو سکتا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 25/اگست 2021ء میں اس مسئلہ کے بارہ میں درج ذیل راہنمائی فرمائی۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَيْسَ عَلَيْكُمْ فِي غَسْلِ مَيِّتِكُمْ غُسْلٌ إِذَا غَسَلْتُمُوْهُ فَإِنَّ مَيِّتَكُمْ لَيْسَ بِنَجِسٍ فَحَسْبُكُمْ أَنْ تَغْسِلُوْا أَيْدِيَكُمْ (المستدرک علی الصحیحین للحاکم کتاب الجنائز باب لیس علیکم في غسل میتکم غسل) یعنی جب تم اپنے کسی مردہ کو غسل دو تو اسکے بعد تم پر غسل واجب نہیں۔ کیونکہ تمہارے مردے نجس نہیں ہیں۔ مردہ کو غسل دینے کے بعد تمہارا ہاتھ دھو لینا کافی ہے۔

اسی طرح موطا امام مالک میں حضرت اسماء بنت عمیسؓ کے بارہ میں آتا ہے کہ جب انہوں نے اپنے خاوند حضرت ابو بکر صدیقؓ کی وفات پر انہیں غسل دیا تو غسل دینے کے بعد وہاں موجود مہاجرین سے پوچھا کہ کیا اب میرے لیے غسل کرنا ضروری ہے؟ تو اس کے جواب میں ان لوگوں نے کہا کہ نہیں۔ (موطا امام مالک کتاب الجنائز باب غُسْلِ الْمَيِّتِ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم مردہ کو غسل دیا کرتے تھے۔ پھر ہم میں سے بعض خود غسل کر لیتے تھے اور بعض غسل نہیں کرتے تھے۔ (سنن دار قطنی کتاب الجنائز، باب التَّسْلِيْمُ فِي الْجَنَازَةِ وَاحِدٌ وَالتَّكْبِيْرُ أَرْبَعًا وَخَمْسًا)

ان احادیث کے مقابل پر سنن ابی داؤد میں مروی حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک روایت میں یہ ذکر آتا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو مردہ کو غسل دے اسے چاہیے کہ غسل کرے۔ اسی طرح حضرت عائشہؓ کی ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ چار چیزوں کی وجہ سے غسل فرمایا کرتے تھے، جنابت کی وجہ سے، جمعہ کے روز، سینگی لگوانے سے اور مردہ کو غسل دے کر۔

لیکن اس مضمون کی روایات کو علمائے حدیث نے ضعیف اور منسوخ قرار دیا ہے۔ نیز کہا ہے کہ غسل سے مراد صرف ہاتھوں کا دھونا ہے۔

فقہاء اربعہ کے نزدیک بھی میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا واجب نہیں، صرف مستحب ہے تا کہ میت کو غسل دینے کی وجہ سے اگر انسان کو کوئی گندگی لگ گئی ہو یا گندے پانی کے چھینٹے انسان کے بدن پر پڑ گئے ہوں تو غسل کے نتیجہ میں اسکی صفائی ہو جائے۔ پس جب میت کو غسل دینے کی وجہ سے نہلانے والے پر غسل واجب نہیں ہوتا تو میت کو چھونے والے پر کس طرح غسل واجب ہو سکتا ہے۔ لہٰذا میت کو غسل دینے والا بغیر غسل کے نماز جنازہ میں شامل ہو سکتا ہے، اس میں کوئی ممانعت نہیں۔ ہاں فقہاء نے یہ لکھا ہے کہ جس طرح باقی نمازوں کیلئے وضو ضروری ہے اسی طرح نماز جنازہ کیلئے بھی وضو کرنا ضروری ہے، وہ اسے کرنا چاہیے۔

سوال کینیڈا سے ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ کیا خدا تعالیٰ کا نافرمان اس دنیا میں تکلیف و مصائب میں رہتا ہے یا مومن تکالیف کا شکار رہتا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 25/اگست 2021ء میں اس بارہ میں درج ذیل ارشادات فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب ہمارے آقا و مولا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے نہایت پُر حکمت کلام کے ذریعہ یہ مضمون ہمیں سمجھا دیا ہے آپؐ فرماتے ہیں: اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ۔ یعنی یہ دنیا مومن کی قید اور کافر کی جنت ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الزہد والرقائق باب نمبر 1) اس جامع و مانع کلام میں حضور ﷺ نے ہمیں یہ بات سمجھائی ہے کہ ایک مومن اللہ تعالیٰ کی طرف سے حرام اور ناپسندیدہ قرار دی جانے والی شہوات دنیا اسی کی خاطر چھوڑ دیتا ہے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر اور اسکی اطاعت میں مجاہدات کرتا اور مشکلات برداشت کرتا ہے، اس لیے یہ دنیا بظاہر اس کیلئے ایک قید خانہ کی مانند ہو جاتی ہے۔ لیکن جب وہ فوت ہوتا ہے تو اس کی اس عارضی قربانی کے نتیجہ میں اخروی اور دائمی زندگی میں اس کو ان مصائب و مشکلات سے استراحت نصیب ہوتی ہے اور وہ ان دائمی انعامات کا وارث قرار پاتا ہے جن کا خدا تعالیٰ نے اس سے وعدہ کیا ہوتا ہے۔ جبکہ ایک کافر خدا تعالیٰ کے حکموں کو پس پشت ڈال کر اس عارضی دنیا کے ہر قسم کے حلال و حرام سامان زندگی سے فائدہ اٹھاتا اور اسی دنیا کو اپنے لیے جنت خیال کرتا ہے۔ لہٰذا جب وہ مرتا ہے تو اس دنیا میں کیے گئے اپنے کرموں کی وجہ سے اسے اخروی اور دائمی زندگی میں عذاب الٰہی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

پس ایک سچے مومن کیلئے ضروری ہے کہ وہ ہر وقت اس بات کو اپنے پیش نظر رکھے کہ دنیوی زندگی دراصل ایک عارضی زندگی ہے اور اسکی تکالیف بھی عارضی ہیں اور جن لوگوں کو اس عارضی زندگی میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اسکے بدلہ میں ایسے شخص کی اخروی زندگی جو دراصل دائمی زندگی ہے، کی تکالیف دور فرما دیتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ ایک مومن کو اس دنیا میں جو بھی تکالیف پہنچتی ہیں یہاں تک کہ راستہ چلتے ہوئے جو کانٹا بھی چبھتا ہے اسکے بدلے میں بھی اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں اجر لکھ دیتا ہے یا اس کی خطائیں معاف فرما دیتا ہے۔ (صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ والاداب بَابُ ثَوَابِ الْمُؤْمِنِ فِيمَا يُصِيبُهُ مِنْ مَرَضٍ أَوْ حُزْنٍ......) اس دنیوی زندگی کے مصائب

میں اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کو سب سے زیادہ ڈالتا ہے۔ اسی لیے حضور ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں میں سے انبیاء پر سب سے زیادہ آزمائشیں آتی ہیں پھر رتبہ کے مطابق درجہ بدرجہ باقی لوگوں پر آزمائش آتی ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے کسی آدمی کو حضور ﷺ سے زیادہ درد میں مبتلا نہیں دیکھا۔ (صحیح بخاری کتاب المرضیٰ بَاب شِدَّةِ الْمَرَضِ) چنانچہ ہم جانتے ہیں کہ آپ ﷺ کے کئی بچے فوت ہوئے، حالانکہ صرف ایک بچہ کی وفات کا دکھ ہی بہت بڑا دکھ ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''قرآن کریم کے دوسرے مقام میں جو یہ آیت ہے۔ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا۔ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ نَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا (مریم:72،73) یہ بھی درحقیقت صفت محمودۂ ظلومیت کی طرف ہی اشارہ کرتی ہے اور ترجمہ آیت یہ ہے کہ تم میں سے کوئی بھی ایسا نفس نہیں جو آگ میں وارد نہ ہو یہ وہ وعدہ ہے جو تیرے رب نے اپنے پر امر لازم اور واجب الادا ٹھہرا رکھا ہے۔ پھر ہم اس آگ میں وارد ہونے کے بعد متقیوں کو نجات دیدیتے ہیں اور ظالموں کو یعنی ان کو جو مشرک اور سرکش ہیں جہنم میں زانو پر گرے ہوئے چھوڑ دیتے ہیں...... اس آیت میں بیان فرمایا کہ متقی بھی اس نار کی مس سے خالی نہیں ہیں۔ اس بیان سے مراد یہ ہے کہ متقی اسی دنیا میں جو دار الابتلا ہے انواع اقسام کے پیرایہ میں بڑی مردانگی سے اس نار میں اپنے تئیں ڈالتے ہیں اور خدا تعالیٰ کیلئے اپنی جانوں کو ایک بھڑکتی ہوئی آگ میں گراتے ہیں اور طرح طرح کے آسمانی قضا و قدر بھی نار کی شکل میں ان پر وارد ہوتے ہیں وہ ستائے جاتے اور دکھ دیئے جاتے ہیں اور اس قدر بڑے بڑے زلزلے ان پر آتے ہیں کہ ان کے ماسوا کوئی ان زلازل کی برداشت نہیں کرسکتا اور حدیث صحیح میں ہے کہ تپ بھی جو مومن کو آتا ہے وہ نار جہنم میں سے ہے اور مومن بوجہ تپ اور دوسری تکالیف کے نار کا حصہ اسی عالم میں لے لیتا ہے اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ مومن کیلئے اس دنیا میں بہشت دوزخ کی صورت میں متمثل ہوتا ہے یعنی خدا تعالیٰ کی راہ میں تکالیف شاقہ جہنم کی صورت میں اس کو نظر آتی ہیں پس وہ بطیب خاطر اس جہنم میں وارد ہو جاتا ہے تو معاً اپنے تئیں بہشت میں پاتا ہے۔'' (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 142 تا 145) دنیوی تکالیف اور آزمائشوں میں بہت سی الٰہی حکمتیں مخفی ہوتی ہیں، جن تک بعض اوقات انسانی عقل کی رسائی ممکن نہیں ہوتی۔ پس انسان کو صبر اور دعا کے ساتھ ان کو برداشت کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''بعض وقت مصلحت الٰہی یہی ہوتی ہے کہ دنیا میں انسان کی کوئی مراد حاصل نہیں ہوتی۔ طرح طرح کے آفات، بلائیں، بیماریاں اور نامرادیاں لاحق حال ہوتی ہیں مگر ان سے گھبرانا نہ چاہیے۔'' (ملفوظات، جلد پنجم، صفحہ 23، ایڈیشن 2016ء)

سوال جرمنی سے ایک مربی صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ کیا ایک عورت اپنے مخصوص ایام میں کسی عورت کی میت کو غسل دے سکتی ہے؟ نیز یہ کہ جس شخص کو صدقہ دیا جائے کیا اسے بتانا ضروری ہے کہ یہ صدقہ کی رقم ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 15/ستمبر 2021ء میں اس بارہ میں درج ذیل ہدایات عطا فرمائیں۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب قرآن کریم یا احادیث میں بظاہر کوئی ایسی ممانعت نہیں آئی کہ حائضہ یا جنبی کسی میت کو غسل نہیں دے سکتے۔ البتہ صحابہ و تابعین نیز فقہاء میں اس بارہ میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ کچھ اسکے جواز کے قائل ہیں اور ان کی دلیل آنحضور ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ اِنَّ الْمُسْلِمَ لَيْسَ بِنَجِسٍ (السنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الجنائز باب من لم یر الغسل من غسل المیت) یعنی مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔ لہٰذا ان کے نزدیک کسی جنبی یا حائضہ کے میت کو غسل دینے میں کوئی حرج نہیں۔ جبکہ ایک گروہ کے نزدیک حائضہ اور جنبی کا میت کو غسل دینا مکروہ ہے اور ایک تیسری رائے یہ ہے کہ اگر مجبوری ہو اور حائضہ اور جنبی کے علاوہ کوئی اَور میت کو غسل دینے والا موجود نہ ہو تو اس مجبوری کی صورت میں حائضہ اور جنبی میت کو غسل دے سکتے ہیں لیکن عام حالات میں انہیں میت کو غسل نہیں دینا چاہیے۔

میرے نزدیک بھی عام حالات میں حائضہ اور جنبی کو میت کو غسل نہیں دینا چاہیے لیکن اگر کوئی دوسرا موجود نہ ہو تو مجبوری کی حالت میں حائضہ یا جنبی کے میت کو غسل دینے میں کوئی حرج کی بات نہیں۔

آپ کے دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ صدقہ بتا کر دینا چاہیے کیونکہ کئی لوگ صدقہ لینا پسند نہیں کرتے۔ پھر حدیث میں بھی آتا ہے کہ حضور ﷺ کی خدمت میں اگر صدقہ کی کوئی چیز آتی تو آپ اپنے اور اپنے اہل خانہ کیلئے اسے استعمال نہ فرماتے بلکہ اہل صفہ کو بھجوا دیتے لیکن اگر کوئی ہدیہ پیش کرتا تو اس میں سے خود بھی کھاتے اور اہل صفہ کو بھی بھجواتے۔ اس سے تو بظاہر یہی ثابت ہوتا ہے کہ آپؐ کی خدمت میں صدقات اور ہدیہ جات پیش کرنے والے بھی آپ کو بتایا کرتے تھے کہ یہ صدقہ ہے یا ہدیہ ہے۔ اسی لیے تو آپ اس کے استعمال میں بھی فرق فرمایا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری کتاب الرقاق بَاب كَيْفَ كَانَ عَيْشُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ وَ تَخَلِّيهِمْ مِنَ الدُّنْيَا)

(ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ، انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 23/اکتوبر 2022)

......☆......☆......☆......

بقیہ از سیرۃ خاتم النّبیینؐ از صفحہ نمبر 8

ہے تو قطع نظر اسکے کہ اسے گھر میں بیٹھے ہوئے اسلام پر شرح صدر پیدا ہوتا ہے یا میدان جنگ میں، جب بھی وہ اسلام کا اظہار کرے گا تو اسکے اس اظہار کے کم از کم یہ معنے ضرور ہوں گے کہ اب اسکی طرف سے وہ خطرہ دور ہو گیا ہے جن کی بناء پر یہ جنگ ہو رہی تھی تو اس صورت میں لازماً اسکے خلاف کارروائی بند کر دی جاوے گی۔ درحقیقت جیسا کہ ابھی ظاہر ہو جائے گا جنگ کی ابتداء تو کفار کی طرف سے تھی۔ پس جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تھا تو طبعاً اس کے یہ معنے ہوتے تھے کہ اب وہ جنگ کو ترک کر کے صلح کی طرف مائل ہوتا ہے۔ پس اس کے خلاف لڑائی روک دی جاتی تھی۔ یہی مفہوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا ہے جس میں آپؐ نے فرمایا کہ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی'' مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ان کفار سے جنگ کروں جو اسلام کے خلاف میدان جنگ میں نکلے ہیں سوائے اسکے کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔'' مگر غلطی سے بعض لوگوں نے اس حدیث کے یہ معنے سمجھ لئے ہیں کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کے تمام کافروں کے خلاف اس وقت تک لڑنے کا حکم دیا گیا تھا کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔ حالانکہ یہ معنے قرآنی تعلیم اور تاریخی واقعات کے صریح خلاف ہیں اور یہ ایک سراسر خلاف دیانت فعل ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی قول کے وہ معنے چھوڑ کر جو قرآن و تاریخ کے مطابق ہیں اور لغت عرب کی رو سے بھی ان پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوسکتا وہ معنے کئے جاویں جو واضح قرآنی تعلیم اور صریح تاریخی واقعات کے بالکل خلاف ہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا یہی مطلب ہے کہ جن کفار نے مسلمانوں کے خلاف تلوار اٹھائی ہے اور ملک میں نقض امن کا موجب ہو رہے ہیں مجھے ان کے خلاف لڑنے کا حکم دیا گیا ہے، لیکن اگر وہ مسلمان ہو جائیں اور ان کی طرف سے یہ خطرہ جاتا رہے تو مجھے لڑائی بند کر دینے کا حکم ہے۔ گویا مراد یہ ہے کہ مجھے ان کفار کے خلاف اس وقت تک لڑنے کا حکم ہے کہ یا تو جنگ کا طبعی نتیجہ ظاہر ہو جاوے یعنی یہ لوگ جو اسلام کے خلاف اٹھے ہوئے ہیں مفتوح ہو جائیں اور جنگ کا خاتمہ ہو جاوے اور یا وہ اسلام کی صداقت کے قائل ہو کر مسلمان ہو جائیں اور ان کی طرف سے امن شکنی کا کوئی اندیشہ نہ رہے۔ اسکا مزید ثبوت یہ ہے کہ صرف اسلام کے اظہار پر ہی لڑائی بند نہیں ہوتی تھی بلکہ اگر کوئی قبیلہ مسلمانوں کے خلاف جنگ ترک کر دیتا تھا اور مسلمانوں کی سیاسی حکومت کو قبول کر لیتا تھا تو خواہ وہ کفر و شرک پر ہی قائم رہتا تھا اسکے خلاف بھی جنگ کی کارروائی روک دی جاتی تھی۔ چنانچہ اسکی بہت سی مثالیں تاریخ میں مذکور ہیں جو اپنے موقع پر بیان ہوں گی۔ الغرض اسلام کے اظہار پر لڑائی بند کر دینے کے حکم کا قطعاً کوئی تعلق جبر سے نہیں ہے بلکہ یہ ایک حسن سیاست کا فعل ہے جو ہر عقل مند کے نزدیک قابل تعریف سمجھا جانا چاہئے۔ یہ تشریح جو اس حدیث کی کی گئی ہے یہ محض عقلی تشریح نہیں بلکہ خود قرآن کریم کمال صراحت کے ساتھ اس تعلیم کو پیش کرتا ہے کہ اگر کفار اپنے مظالم سے باز آجائیں اور ملک میں فساد اور امن شکنی کا موجب نہ بنیں تو اس صورت میں مسلمانوں کو ان کے خلاف فوراً کارروائی روک دینی چاہئے۔ چنانچہ قرآن شریف فرماتا ہے: وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ یعنی'' اے مسلمانو! تم جنگ کرو ان کفار سے جو تم سے جنگ کرتے ہیں اس وقت تک کہ ملک میں فتنہ نہ رہے اور ہر شخص اپنے خدا کیلئے (نہ کسی ڈر اور تشدد کی وجہ سے) جو دین بھی چاہے رکھ سکے اور اگر یہ کفار اپنے ظلموں سے باز آجائیں تو تم بھی رک جاؤ کیونکہ تمہیں ظالموں کے سوا کسی کے خلاف جنگی کارروائی کرنے کا حق نہیں ہے۔''

اس آیت کی تفسیر حدیث میں اس طرح آتی ہے کہ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اللهَ يَقُوْلُ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنُ فِتْنَةٌ ۔ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ فَعَلْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ كَانَ الْاِسْلَامُ قَلِيْلًا فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِي دِيْنِهٖ اِمَّا يَقْتُلُوْهُ وَاِمَّا يُوْثِقُوْهُ حَتّٰى كَثُرَ الْاِسْلَامُ فَلَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ یعنی'' یہ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لڑو ان کفار سے جو تم سے لڑتے ہیں اس وقت تک کہ ملک میں فتنہ نہ رہے اسکے متعلق ابن عمر کہتے ہیں کہ ہم نے اس الٰہی حکم کی تعمیل یوں کی کہ جبکہ رسول اللہ کے زمانہ میں مسلمان بہت تھوڑے تھے اور جو شخص اسلام لاتا تھا اسے کفار کی طرف سے دین کے راستے میں دکھ دیا جاتا تھا اور بعض کو قتل کر دیا جاتا تھا اور بعض کو قید کر دیا جاتا تھا۔ پس ہم نے جنگ کیا اس وقت تک کہ مسلمانوں کی تعداد اور طاقت زیادہ ہوگئی اور نو مسلموں کیلئے فتنہ نہ رہا۔'' اس واضح اور بین آیت اور اس واضح اور بین حدیث کے ہوتے ہوئے ذو معنیین حدیث سے جبری اشاعت کی تعلیم ثابت کرنے کی کوشش کرنا ہرگز دیانت داری کا فعل نہیں سمجھا جاسکتا۔ (باقی آئندہ)

(سیرت خاتم النّبیینؐ صفحہ 288 تا 294 مطبوعہ قادیان 2011)

شعبہ نور الاسلام کے تحت
اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں
ٹول فری نمبر : 1800 103 2131
اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

Near Railway Gate, Soro, Balasore-45, ODISHA
Prop. : Sk. Ishaque, Con. No. 7873776617, 9778116653, 9937080096
طالب دعا: شیخ اسحٰق، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Ayenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کے ضمن میں آپؓ کی طرف سے

حضرت خالد بن سعید بن عاصؓ، حضرت طُرَیفہ بن حاجز، حضرت عَلاء بن حَضْرَمیؓ کی سرکردگی میں بھیجی جانے والی مہمات کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 24 / جون 2022 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال ساتویں مہم کس کے خلاف تھی اور حضرت ابوبکر نے کس کیلئے اس مہم میں جھنڈا باندھا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ساتویں مہم باغیوں کے خلاف تھی ۔ یہ مہم حضرت خالد بن سعید بن عاصؓ کی تھی جو مرتد باغیوں کے خلاف بھیجے گئے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خالد بن سعید بن عاصؓ کیلئے جھنڈا باندھا اور ان کو شام کے سرحدی علاقے حَمْقَتَین کی طرف بھیجا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خالد بن سعید بن عاص کا کیا تعارف فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خالد بن سعید بن عاصؓ کا نام خالد، کنیت ابوسعید تھی۔ آپؓ کے والد کا نام سعید بن عاص بن امیہ اور والدہ کا نام لُبَینہ بنت حباب تھا جو اُمّ خالد کے نام سے مشہور تھیں۔

سوال حضرت خالد بن سعید بن عاصؓ کے قبولیت اسلام کے واقعہ کی بابت حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خالدؓ کے اسلام قبول کرنے کے واقعہ کا ذکر یہ ہے کہ آپؓ نے خواب میں دیکھا کہ آپؓ آگ کے کنارے پر کھڑے ہیں اور ان کا باپ انہیں اس میں گرانے کی کوشش کر رہا ہے اور آپؓ نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؓ کو کمر سے پکڑے ہوئے ہیں کہ کہیں آپ آگ میں گر نہ جائیں۔ حضرت خالدؓ اس پر گھبرا کر بیدار ہوئے اور کہا اللہ کی قسم! یہ خواب سچا ہے۔ آپؓ نے اپنا خواب حضرت ابوبکرؓ کو سنایا۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ تم سے بھلائی کا ارادہ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں بچائے۔ یہ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں ان کی پیروی کر لو کیونکہ جب تم اسلام قبول کرتے ہوئے ان کی پیروی کرو گے تو وہ تمہیں آگ میں گرنے سے بچائے گا اور تمہارا باپ اس آگ میں پڑنے والا ہے۔ چنانچہ حضرت خالدؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اسلام قبول کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت خالدؓ کے اسلام لانے پر بہت خوش ہوئے۔

سوال اسلام لانے پر خالد رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے باپ نے کیا سلوک کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان کا باپ حضرت خالدؓ کو برا بھلا کہنے لگا اور مارنے لگا اور وہ سوٹا جو اس کے ہاتھ میں تھا اس کے ساتھ مارنا شروع کیا یہاں تک کہ ان کے سر پر مار مار کر توڑ دیا اور کہنے لگا کہ تم نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی پیروی کر لی ہے حالانکہ تم اس کی قوم کی اسکے ساتھ مخالفت کو دیکھ رہے ہو اور اسکو بھی جو وہ ان لوگوں کے معبودوں کی برائیاں بیان کرتے ہیں اور ان لوگوں کے آباؤ اجداد کی برائیاں بھی۔ حضرت خالدؓ نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم! میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کر چکا ہوں۔ اس پر ان کا باپ سخت غصہ ہوا اور ان کو کہا کہ اے بیوقوف! میری نظروں سے دُور ہو جاؤ اور جہاں چاہو چلے جاؤ میں تمہارا کھانا بند کر دوں گا۔

سوال حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے باپ نے بیماری کے سخت ایام میں کیا کہا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خالدؓ کا باپ ایک مرتبہ بیمار ہوا تو مرض کی شدت کی وجہ سے اس نے کہا کہ اگر مجھے اس بیماری سے شفا ہوگئی تو پھر ابنِ اَبی کَبْشَہ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا کی عبادت مکہ میں نہیں ہوگی۔ میں ایسی سختی کروں گا کہ یہاں سے سب مسلمانوں کو نکال دوں گا۔

سوال حضرت خالدؓ کن کن غزوات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خالدؓ عمرۃ القضاء، فتح مکہ، غزوۂ حنین، طائف اور تبوک وغیرہ سب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم رکاب رہے۔

سوال رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خالد بن سعید کو کس جگہ کے صدقات وصول کرنے پر مقرر کیا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خالد بن سعیدؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمن کے صدقات وصول کرنے پر مقرر فرمایا تھا۔

سوال حضرت خالدؓ کی وفات کب ہوئی تھی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت خالدؓ جنگ مَرْجُ الصُّفَّر میں حضرت ابوبکرؓ کے عہد خلافت میں شہید ہوئے۔

سوال جنگ مَرْجُ الصُّفَّر کب ہوئی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جنگ مَرْجُ الصُّفَّر 14 ہجری میں حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت کے شروع میں ہوئی تھی۔

سوال حضرت ابوبکرؓ نے حضرت خالدؓ کو کہاں متعین کیا تھا اور ان کو کیا حکم دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوبکر نے حضرت خالدؓ کو تَیمَاء میں امدادی دستہ پر متعین کیا تھا اور فرمایا اپنی جگہ سے نہ ہٹنا اور اطراف کے لوگوں کو اپنے سے ملنے کی دعوت دینا اور صرف ان لوگوں کو قبول کرنا جو مرتد نہ ہوئے ہوں اور کسی سے لڑائی نہ کرنا سوائے اس کے جو تم سے لڑائی کرے یہاں تک کہ میرے احکام پہنچ جائیں۔

سوال رومیوں کو جب مسلمانوں کے اس عظیم الشان لشکر کی خبر پہنچی تو انہوں نے کیا کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رومیوں کو مسلمانوں کے اس عظیم الشان لشکر کی خبر پہنچی تو انہوں نے اپنے زیرِ اثر عربوں سے شام کی جنگ کیلئے فوجیں طلب کیں۔

سوال رومیوں کے لشکر کی بابت جب خالدؓ نے حضرت ابوبکر کو اطلاع کی تو آپؓ نے کیا جواباً تحریر کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوبکرؓ نے جواب لکھا کہ تم پیش قدمی کرو۔ ذرا مت گھبراؤ اور اللہ سے مدد طلب کرو۔

سوال حضرت خالدؓ نے جب رومیوں کی طرف پیش قدمی کی تو کیا ہوا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خالدؓ دشمن کی طرف بڑھے اور جب قریب پہنچے تو دشمن پر کچھ ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ سب اپنی جگہ چھوڑ کر اِدھر اُدھر منتشر ہو گئے اور بھاگ گئے۔ حضرت خالدؓ دشمن کے مقام پر قابض ہو گئے۔ اکثر لوگ جو حضرت خالدؓ کے پاس جمع تھے مسلمان ہو گئے۔

سوال خالد نے جب رومیوں پر قابض ہونے کی اطلاع حضرت ابوبکر کو دی تو آپ نے جواباً کیا لکھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خالد نے جب اس کامیابی کی اطلاع حضرت ابوبکرؓ کو دی۔ تو حضرت ابوبکرؓ نے لکھا کہ تم آگے بڑھو مگر اتنا آگے نہ نکل جانا کہ پیچھے سے دشمن کو حملہ کرنے کا موقع مل جائے۔

سوال آٹھویں مہم کس کے خلاف تھی اور حضرت ابوبکر نے حضرت طُرَیفہ بن حاجز کو کیا حکم دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آٹھویں مہم حضرت طُرَیفہ بن حَاجِز کی مرتد باغیوں کے خلاف مہم تھی۔ حضرت ابوبکرؓ نے ایک جھنڈا حضرت طُرَیفہ بن حاجز کیلئے باندھا اور ان کو حکم دیا کہ وہ بنوسُلَیم اور بنوھَوَازِن کا مقابلہ کریں۔

سوال حضرت ابوبکر نے خلیفہ مقرر ہونے کے بعد کس کو عربوں پر والی بنایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوبکرؓ نے خلیفہ مقرر ہونے کے بعد حضرت طُریفہ بن حاجز کو بنوسُلَیم کے ان عربوں پر جو اسلام پر قائم تھے والی بنایا تھا۔

سوال اِیَاس بن عبداللہ کو فُجَاءَہ کیوں کہتے تھے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فُجَاءَہ کے لفظ میں اچانک کا مفہوم پایا جاتا ہے کیونکہ یہ شخص اچانک مسافروں اور بستیوں پر حملہ کر کے انہیں لُوٹ لیتا تھا اس لیے اسکا نام فجاءہ پڑ گیا تھا۔

سوال حضرت ابوبکر نے فُجَاءَہ کو سواری اور اسلحہ دیا تو اس نے کیا کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ شخص وہاں سے چلا اور جو مسلمان یا مرتد ان کے سامنے آتا ان کے اموال چھین لیتا اور جو انکار کرتا اسے قتل کر دیتا۔ یہ ہر ایک کے ساتھ یہی کر رہا تھا۔ مسلمانوں کو بھی قتل کر دیتا تھا، شہید کر دیتا تھا۔ اسکے ہمراہ بنُوشَرِید کا ایک شخص بھی تھا جسے نَجَبَہ بن اَبُومَیثَاء کہا جاتا تھا۔

سوال جب حضرت ابوبکر کو فُجَاءَہ کی اس حرکت کی اطلاع ملی تو آپؓ نے کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوبکرؓ نے تحریر فرمایا کہ دشمنِ خدا فُجَاءَہ میرے پاس آیا اور وہ کہہ رہا تھا کہ وہ مسلمان ہے۔ اس نے مجھ سے مطالبہ کیا کہ میں اس کو اسلام سے ارتداد اختیار کرنے والوں کے خلاف طاقت مہیا کروں۔ چنانچہ میں نے اس کو سواری دی اور اسلحہ دیا۔ اب مجھے یقینی طور پر یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ اللہ کا دشمن مسلمانوں اور مرتدین کے پاس گیا اور ان کے اموال لیتا رہا اور جو اس کی مخالفت کرتا اسے قتل کر دیتا۔ لہٰذا تم اپنے پاس موجود مسلمانوں کو ساتھ لے کر جاؤ اور اسے قتل کر دو یا گرفتار کر کے میرے پاس بھیج دو۔

سوال حضرت ابوبکرؓ نے فُجَاءَہ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوبکرؓ نے اس کیلئے مدینہ میں ایک آگ کا بڑا الاؤ روشن کروایا اور اس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اس میں پھینک دیا۔

سوال حضرت ابوبکرؓ نے فُجَاءَہ کو آگ میں جلانے کا کیوں حکم دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ سلوک اس لیے اس سے کیا گیا کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ یہی سلوک کرتا رہا تھا۔

سوال نویں مہم کس کے خلاف تھی اور حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عَلَاء بن حَضْرَمیؓ کو کہاں جانے کا حکم دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: نویں مہم جو تھی وہ حضرت عَلَاء بن حَضْرَمیؓ کی تھی جو مرتد باغیوں کے خلاف مہم تھی۔ حضرت ابوبکرؓ نے ایک جھنڈا حضرت عَلَاء بن حَضْرَمیؓ کو دیا اور ان کو بحرین جانے کا حکم دیا۔

سوال حضور انور نے حضرت عَلَاء بن حَضْرَمیؓ کا کیا تعارف بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عَلَاء بن حَضْرَمیؓ کا نام عَلَاء تھا۔ آپؓ کے والد کا نام عبداللہ تھا۔ آپ کا تعلق یمن کے علاقہ حَضْرَمَوت سے تھا۔ دعوتِ اسلام کے آغاز میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بادشاہوں کو تبلیغی خطوط ارسال فرمائے تو منذر بن ساوی حاکمِ بحرین کے پاس خط لے جانے کی خدمت حضرت عَلَاء بن حَضْرَمیؓ کے سپرد ہوئی۔ اسکے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپؓ کو بحرین کا عامل مقرر فرما دیا۔

......☆......☆......☆......

ہماری مساجد کی بنیادیں ان دعاؤں کے ساتھ اُٹھائی جاتی ہیں

جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے خدا کے گھر کی بنیادیں اٹھاتے وقت کی تھیں

احمدی کو بھلائی اور خیر کی تعلیم کو ہی ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے

کیونکہ یہی چیز ہے جس نے اسلام کی صحیح تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کا کردار ادا کرنا ہے، بھولے بھٹکوں کو راستہ دکھانا ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 10 / جون 2005 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے شروع میں کون سی آیت کی تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے شروع میں سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 128 اور کی تلاوت 129 کی تلاوت فرمائی وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰھٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَ اِسْمٰعِیْلُ ۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَآ اُمَّۃً مُّسْلِمَۃً لَّکَ ۔ وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَ تُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

ترجمہ: اور جب ابراہیم اس خاص گھر کی بنیادوں کو استوار کر رہا تھا اور اسماعیل بھی۔ یہ دعا کرتے ہوئے کہ اَے ہمارے رب! ہماری طرف سے قبول کر لے۔ یقیناً تو ہی بہت سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔ اور اے ہمارے ربّ! ہمیں

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 10791: مَیں سید غفور ولد مکرم سید دھلیا صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 28 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دارالسلام ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 دسمبر 2022ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ حبیب　　العبد: سید غفور　　گواہ: طیب خان

مسل نمبر 10792: مَیں سیدہ رونق یاسمین زوجہ مکرم شیخ کرشن احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دارالبرکات ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 ستمبر 2022ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 2 گلے کا ہار، 1 گلے کی چین، 1 جوڑی کنگن، 2 جوڑی کان کی بالیاں، 4 انگوٹھیاں (کل وزن 8 تولہ 22 کیریٹ) زیور نقرئی: 1 جوڑی پائل، 4 انگوٹھیاں پیر کی (کل وزن 4 تولہ) حق مہر -/40,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد فضل عمر　　الامۃ: سیدہ رونق یاسمین　　گواہ: شیخ کرشن احمد

مسل نمبر 10793: مَیں فیروز احمد ولد مکرم نائب احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 20 اپریل 2003 پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 ستمبر 2022ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ادریس خان　　العبد: فیروز احمد　　گواہ: محمد فضل عمر

مسل نمبر 10794: مَیں نذیر الدین خان ولد مکرم نظام الدین خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پنشنر عمر 49 سال پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 ستمبر 2022ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ کھیتی زمین 17 گنٹھ محمود آباد میں ایک مکان۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/37500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ولی الدین　　العبد: نذیر الدین خان　　گواہ: نذیر خان

مسل نمبر 10795: مَیں امۃ الکریم فردوس زوجہ مکرم رحیم احمد خان صاحب معلم سلسلہ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 34 سال پیدائشی احمدی، ساکن احمدیہ مشن ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 ستمبر 2022ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 گلے کا ہار، 1 گلے کی چین، 2 چوڑیاں، 2 کان کے کانٹے، 2 ناک کی لونگ (کل وزن 2.50 تولہ 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پائل 1 جوڑی 6 تولہ، حق مہر -/35,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مجیب الحق خان　　الامۃ: امۃ الکریم فردوس　　گواہ: رحیم احمد خان

مسل نمبر 10796: مَیں ہاجرہ بیگم زوجہ مکرم عبد الحلیم خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 58 سال پیدائشی احمدی، ساکن نوین باغ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 ستمبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 گلے کی چین، 2 جوڑی کان کے کانٹے، 2 کنگن، 1 انگوٹھی (کل وزن 4.50 تولہ 22 کیریٹ) حق مہر -/5000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شمیم احمد طاہر　　الامۃ: ہاجرہ بیگم　　گواہ: مجیب الحق خان

مسل نمبر 10797: مَیں قدسیہ بیگم زوجہ مکرم محب الرحمن صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 46 سال پیدائشی احمدی، ساکن نیا گڑھ روڈ خوردہ (نزد D.I.ET. School) ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 ستمبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 گلے کا ہار، 2 جوڑی کان کی بالیاں، 2 کنگن، 1 انگوٹھی (کل وزن 3 تولہ 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پائل 2 جوڑی، پیر کی انگوٹھیاں 4 عدد (کل وزن 15 تولہ) حق مہر -/25,500 روپے کے عوض میں میرے شوہر نے 50 گنٹھ کھیتی زمین دی ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محب الرحمن　　الامۃ: قدسیہ بیگم　　گواہ: رحیم احمد خان

مسل نمبر 10798: مَیں آصف محمد ولد مکرم عقیل محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن بکس لائن (نیئر SBI) ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 ستمبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مجیب الحق خان　　العبد: آصف محمد　　گواہ: شیخ کریم الدین

مسل نمبر 10799: مَیں عزیز احمد شاہ ولد مکرم محمد علی شاہ صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 56 سال پیدائشی احمدی، ساکن ہیلا ساہی ڈاکخانہ پورانا بازار ضلع بھدرک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 اکتوبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک پلاٹ رقبہ 4 ڈسمل بمقام مرزاپور، ایک پلاٹ رقبہ 2.50 ڈسمل بمقام مرزاپور جس پر ایک مکان تعمیر ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ظہور احمد　　العبد: عزیز احمد شاہ　　گواہ: شیخ غلام احمد

مسل نمبر 10800: مَیں مبارک احمد شاہ ولد مکرم محمد علی شاہ صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 61 سال پیدائشی احمدی، ساکن چھتراک محلہ ڈاکخانہ پرانا بازار ضلع بھدرک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 اکتوبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر

منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک پلاٹ رقبہ 8 ڈسمل بمقام چھڑاک محلہ جس میں ایک مکان تعمیر ہے، کھیتی زمین رقبہ 1/ ایکڑ 95 ڈسمل بمقام حمیر بندھا و پال سنگا۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/7000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ظہور احمد — العبد: مبارک احمد شاہ — گواہ: شیخ غلام احمد

مسل نمبر 10801: مَیں فرحان احمد ولد مکرم ذکی احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن بھویاں محلہ ڈاکخانہ گردپور ضلع بھدرک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5/اکتوبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ظہور احمد — العبد: فرحان احمد — گواہ: ذکی احمد

مسل نمبر 10802: مَیں شیخ توفیق احمد ولد مکرم شیخ سلیم صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 42 سال پیدائشی احمدی، ساکن بکرباڑی کانٹا بنیاں کوانس ضلع بھدرک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3/اکتوبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/9000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: افتخار احمد احمدی — العبد: شیخ توفیق احمد — گواہ: شیخ غلام احمد

مسل نمبر 10803: مَیں شیخ فارس احمد ولد مکرم شیخ زاہد احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 16 سال پیدائشی احمدی، ساکن قدم بیڑا کوانس ضلع بھدرک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5/اکتوبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نصر اللہ خان — العبد: شیخ فارس احمد — گواہ: شیخ غلام احمد

مسل نمبر 10804: مَیں ذکی احمد ولد مکرم غلام محمود علی صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ پنشنر عمر 61 سال پیدائشی احمدی، ساکن بھویاں ڈاکخانہ گردپور ضلع بھدرک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5/اکتوبر 2022ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک پلاٹ رقبہ 14 ڈسمل بمقام بھویاں محلہ بھدرک جس پر ایک پختہ مکان تعمیر ہے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/50,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ظہور احمد — العبد: ذکی احمد — گواہ: افتخار احمد احمدی

مسل نمبر 10805: مَیں محی الدین احمد خان ولد مکرم صدر الدین خان صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 31 سال پیدائشی احمدی، ساکن دارالبرکات ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22/ستمبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شہادت خان — العبد: محی الدین احمد خان — گواہ: محمد فضل عمر

مسل نمبر 10806: مَیں محمد خالد ولد مکرم سعید محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیوشن عمر 27 سال پیدائشی احمدی، ساکن دارالانوار ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22/ستمبر 2022ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ٹیوشن ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد فضل عمر — العبد: محمد خالد — گواہ: شیخ فرحان

مسل نمبر 10807: مَیں رفعت بیگم زوجہ مکرم سیف اللہ خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی، ساکن دارالبرکات ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25/ستمبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ طلائی زیورات: 2 گلے کا ہار، 1 گلے کی چین، 3 جوڑی کان کی بالیاں، 3 انگوٹھیاں، 2 ناک کی لانگ (کل وزن 5 تولہ 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پازیب دو جوڑی، 6 پیر کی انگوٹھیاں (کل وزن 15 تولہ) حق مہر -/90,990 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد فضل عمر — الامۃ: رفعت بیگم — گواہ: سیف اللہ خان

مسل نمبر 10808: مَیں سیف اللہ خان ولد مکرم عاصفت اللہ خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 سال پیدائشی احمدی، ساکن دارالبرکات ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25/ستمبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ کھیتی زمین بمقام دیبا سنگھ پرساد رقبہ 58 گنٹھ، 25 گنٹھ، 18.500 گنٹھ، 28.500 گنٹھ، 38.500 گنٹھ، 80.500 گنٹھ، 25 گنٹھ، کھیتی زمین بمقام نو پاڑہ 109 گنٹھ، رہائشی زمین و باڑی مع پختہ مکان رقبہ 1.500 گنٹھ (مندرجہ بالا جائیداد میں والدہ اور خاکسار کی ایک بہن اور خاکسار شرعی وارث ہیں) میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/35190 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد فضل عمر — العبد: سیف اللہ خان — گواہ: شہادت خان

مسل نمبر 10809: مَیں سمیر خان ولد مکرم اسحاق خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 41 سال تاریخ بیعت 2000ء، ساکن حلقہ دارالبرکات ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21/ستمبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/8600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شہادت خان — العبد: سمیر خان — گواہ: محمد فضل عمر

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2019-22 Vol. 71 Thursday 1 - December - 2022 Issue. 48

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

حضرت ابوبکرؓ شجاعت اور بہادری کا مجسمہ تھے، بڑے بڑے خطرے کو اسلام کی خاطر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کی بدولت خاطر میں نہ لاتے تھے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی اور پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25؍نومبر 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کا ذکر ہو رہا تھا۔ اس ضمن میں اُن کی خدمت خلق اور محتاجوں کو کھانا کھلانے کے بارے میں ذکر ملتا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ غریبوں اور مسکینوں پر بے حد مہربان تھے۔ سردیوں میں کمبل خرید کر محتاجوں میں تقسیم کیا کرتے تھے۔ اسلام قبول کرنے سے قبل بھی حضرت ابوبکرؓ قریش کے بہترین لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ لوگوں کو جو بھی مشکلات پیش آتی تھیں لوگ اُن سے مدد لیا کرتے تھے۔ مکہ میں بڑی بڑی دعوتیں اور مہمان نوازی کیا کرتے تھے۔ دَور جاہلیت میں قریش کے ممتاز اور افضل ترین لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ لوگ اپنے مسائل اور معاملات میں اُن سے رجوع کیا کرتے تھے۔

ایک روایت ہے کہ خلافت کے منصب پر متمکن ہونے سے پہلے آپؓ ایک لاوارث کنبے کی بکریوں کا دودھ دوہا کرتے تھے اور خلیفہ بننے کے بعد بھی چھ ماہ تک حسب سابق یہ خدمت انجام دیتے رہے جب تک کہ آپؓ نے مدینہ میں رہائش اختیار نہ کر لی۔ حضرت عمرؓ مدینہ کے کنارے رہنے والی ایک بوڑھی اور نابینا عورت کا خیال رکھا کرتے تھے۔ آپؓ اُس کیلئے پانی لاتے اور اُس کے کام کاج کرتے۔ ایک مرتبہ جب آپؓ اُس کے گھر گئے تو معلوم ہوا کہ کوئی شخص آپؓ سے پہلے ہی اُس کے کام کر گیا ہے۔ اگلی دفعہ آپؓ اُس کے گھر جلدی گئے اور چھپ کر بیٹھ گئے تو دیکھا کہ یہ حضرت ابوبکرؓ ہیں جو اُس بڑھیا کے گھر آتے تھے اور اُس وقت حضرت ابوبکرؓ خلیفہ تھے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم! یہ آپؓ ہی ہو سکتے تھے یعنی اس نیکی میں مجھ سے بڑھنے والے آپؓ ہی ہو سکتے تھے۔

ایک روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ نے بتایا کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس دو لوگوں کا کھانا ہو وہ تیسرے کو لے جائے اور جس کے پاس چار کا کھانا ہو وہ پانچویں کو لے جائے۔ حضرت ابوبکرؓ تین آدمیوں کو لے آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس کو لے گئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے مہمانوں کو جو کھانا پیش کیا وہ مہمانوں کے کھانا کھانے کے بعد بھی اتنا بچ رہا کہ پہلے سے بھی تین گنا زیادہ لگتا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ وہ کھانا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر لے گئے اور وہاں بھی قابل ذکر لوگوں کی تعداد نے وہ کھانا کھایا۔ یہ برکت اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کے کھانے میں ڈالی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ کے بیٹے عبدالرحمٰنؓ بھی خلافت کے لائق تھے۔ لوگوں نے کہا کہ اُن کی طبیعت حضرت عمرؓ سے نرم ہے اور لیاقت بھی اُن سے کم نہیں۔ ان کو آپؓ کے بعد خلیفہ بننا چاہیے۔ لیکن حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کو ہی خلافت کیلئے منتخب کیا باوجود اس کے کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی طبائع میں اختلاف تھا۔ پس حضرت ابوبکرؓ نے خلافت سے کوئی ذاتی فائدہ حاصل نہیں کیا بلکہ آپ خدمت خلق میں ہی بڑائی خیال کیا کرتے تھے۔ صوفیاء کی ایک روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کے ایک غلام سے پوچھا کہ کون کون سے کام تیرا آقا کیا کرتا تھا تا کہ میں بھی وہ کام کروں۔ غلام نے بتایا کہ حضرت ابوبکرؓ روزانہ روٹی لے کر فلاں طرف جایا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ اس غلام کے ہمراہ اُس طرف کھانا لے کر چلے گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک غار میں ایک اپاہج اندھا جس کے ہاتھ پاؤں نہ تھے بیٹھا ہوا تھا۔ حضرت عمرؓ نے اُس کے منہ میں ایک لقمہ ڈالا تو وہ رو پڑا اور کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابوبکرؓ پر رحم فرمائے وہ بھی کیا آدمی تھے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ تمہیں کیسے پتا چلا کہ ابوبکرؓ فوت ہو گئے ہیں؟ اُس نے کہا کہ میرے منہ میں دانت نہیں ہیں اس لیے ابوبکرؓ لقمہ چبا کر میرے منہ میں ڈالا کرتے تھے۔ آج لقمہ سخت ہے اس لیے میں نے خیال کیا کہ میرے منہ میں لقمہ ڈالنے والا کوئی اور شخص ہے اور ابوبکرؓ کبھی ناغہ نہیں کیا کرتے تھے اب جو ناغہ ہوا تو یقیناً ابوبکرؓ اس دنیا میں نہیں ہے۔ پس وہ کونسی شئے ہے جو بادشاہت سے حضرت ابوبکرؓ نے حاصل کی ہے؟ جو کچھ اُنہیں ملا خدمت سے ملا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ حق اللہ اور حق العباد دو ٹکڑے شریعت کے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھو کہ کس قدر عمر خدمات میں گزارا۔ حضرت علیؓ کی حالت کو دیکھو کہ اتنے پیوند لگائے کہ جگہ نہ رہی۔ حضرت ابوبکرؓ نے ایک بڑھیا کو حلوہ کھلانا وطیرہ کر رکھا تھا۔ غور کرو کہ یہ کس قدر التزام تھا۔ جب حضرت ابوبکرؓ فوت ہو گئے تو اُس بڑھیا نے کہا کہ آج ابوبکرؓ فوت ہو گئے۔ پڑوسیوں نے پوچھا کہ تجھے الہام ہوا ہے۔ اُس نے کہا نہیں بلکہ آج ابوبکرؓ حلوہ لے کر نہیں آیا اس واسطے معلوم ہوا کہ وہ فوت ہو گیا۔ یعنی زندگی میں ممکن نہ تھا کہ کسی حالت میں بھی حلوہ نہ پہنچے۔ دیکھو کس قدر خدمت تھی ایسا ہی سب کو چاہیے کہ خدمت خلق کرے۔

حضرت ابوبکرؓ شجاعت اور بہادری کا مجسمہ تھے۔ بڑے بڑے خطرے کو اسلام کی خاطر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کی بدولت خاطر میں نہ لاتے تھے۔ مکی زندگی میں جب انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کیلئے تکلیف یا خطرہ کا کوئی موقع دیکھا تو آپؐ کی حفاظت کیلئے دیوار بن کر سامنے کھڑے ہو جاتے۔ شعب ابی طالب میں تین سال تک اسیری کا زمانہ آیا تو ثابت قدمی اور استقلال کے ساتھ وہیں موجود رہے۔ ہجرت کے دوران بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت و معیت کا اعزاز ملا حالانکہ جان کا خطرہ تھا۔ جتنی بھی جنگیں ہوئیں نہ صرف آپؓ اُن میں شامل ہوئے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے فرائض بھی سرانجام دیتے۔ حضرت علیؓ نے ایک مرتبہ لوگوں سے پوچھا کہ سب سے زیادہ بہادر کون ہے تو لوگوں نے کہا آپؓ ہیں لیکن حضرت علیؓ نے فرمایا کہ سب سے بہادر ابوبکرؓ ہیں کیونکہ جنگ بدر میں ابوبکرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تلوار سونتے کھڑے رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی مشرک پہنچنے نہ پائے۔ صلح حدیبیہ میں بھی جب معاہدہ لکھا گیا تو جس ایمانی جرأت و استقلال و فراست و اطاعت و عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ حضرت ابوبکرؓ نے پیش کیا حضرت عمرؓ اپنی بعد کی زندگی میں اس کو نہیں بھولے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کفار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے میں پٹکہ ڈال کر زور سے کھینچنا شروع کیا۔ حضرت ابوبکرؓ کو اس بات کا علم ہوا تو دوڑے ہوئے آئے اور کفار کو ہٹا کر فرمایا کہ اے لوگو! تمہیں خدا کا خوف نہیں آتا کہ تم ایک شخص کو محض اس لیے مارتے پیٹتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ میرا ربّ ہے۔ وہ تم سے کوئی جائیداد نہیں مانگتا تو پھر کیوں اُسے مارتے ہو۔ صحابہؓ کہتے ہیں کہ ہم اپنے زمانے میں سب سے بہادر حضرت ابوبکرؓ کو سمجھتے تھے کیونکہ دشمن جانتا تھا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مار لیا تو اسلام ختم ہو جائے گا اور ہم نے دیکھا کہ حضرت ابوبکرؓ ہمیشہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہوتے تھے تا کہ جو کوئی آپؐ پر حملہ کرے تو اُس کے سامنے اپنا سینہ کر دیں۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ جس طرح جبرئیل بیت المقدس کے سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اسی طرح ہجرت میں ابوبکرؓ آپؐ کے ساتھ تھے جو گویا اسی طرح آپؐ کے تابع تھے جس طرح جبرئیل خدا تعالیٰ کے تابع کام کرتا ہے۔ جبرئیل کے معنی خدا تعالیٰ کے پہلوان کے ہوتے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ بھی اللہ تعالیٰ کے خاص بندے تھے اور دین کیلئے ایک نڈر پہلوان کی حیثیت رکھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے قبل حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ میرے دل میں بار بار یہ خواہش اُٹھتی ہے کہ میں لوگوں سے کہہ دوں کہ وہ میرے بعد ابوبکرؓ کو خلیفہ بنا دیں لیکن پھر رُک جاتا ہوں کیونکہ میرا دل جانتا ہے کہ میری وفات کے بعد خدا تعالیٰ اور اُس کے مومن بندے ابوبکرؓ کے سِوا کسی اور کو خلیفہ نہیں بنائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ صحابہ کی حالت دیکھو کہ جب امتحان کا وقت آیا تو جو کچھ کسی کے پاس تھا اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کمبل پہن کر آ گئے یعنی صرف ایک کمبل پہن لیا اور سب کچھ خدا کی راہ میں دے دیا پھر اللہ تعالیٰ نے اُس کی جزا بھی دے دی۔ غرض یہ ہے اصلی خوبی کہ خیر اور روحانی لذت سے بہرہ ور ہونے کیلئے وہی مال کام آ سکتا ہے جو خدا کی راہ میں خرچ کیا جائے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad